فاطمۃ الزہرا علیہا السلام
حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے
۱۰۰ سو واقعات
مرتب محمد محسن
شاکر پبلی کیشنز لاہور

رضی اللہ عنہا
حضرت فاطمۃ الزہرا
کے
سو واقعات
مرتب: محمد محسن
اردو بازار لاہور
شاکر پبلی کیشنز
فون: 042-37240084

حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے ۱۰۰ سو واقعات

باہتمام ملک محمد شاکر

سن اشاعت دسمبر 2016ء

طابع اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

قیمت =/140 روپے

ملنے کا پتہ

شبیر برادرز
اردو بازار لاہور فون: 042-7246006

نظامیہ کتاب گھر
زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور 0301-4377868

احمد بک کارپوریشن
اقبال روڈ نزد کمیٹی چوک راولپنڈی
051-5558320

مکتبہ بابا فرید
چوک چٹی قبر، پاک پتن شریف

اسلامک بک کارپوریشن
اقبال روڈ نزد کمیٹی چوک راولپنڈی
051-5536111

مکتبہ قادریہ
داتا دربار مارکیٹ لاہور
042-37226193

معراج کتب خانہ
اندرونی بوہڑ گیٹ ملتان
0323-7210125

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

فہرست

نمبر شمار	عنوان	واقعہ نمبر
9	نام والقابات	۱
12	ساری فضاء چہرے کے نور سے منور ہوگئی	۲
13	حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا آنسو بہانا	۳
14	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے غلاظت کو دور کرنا	٤
16	ابوجہل کے منہ پر تھپڑ مارنا	٥
17	والدہ کا وصال اور کیفیت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا	٦
19	مدینہ منورہ کی جانب ہجرت	۷
20	حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی	۸
25	حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جہیز	۹
27	حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح بہترین شخص کے ساتھ	۱۰
29	جنتی لباس	۱۱
31	گھریلو امور میں دلچسپی	۱۲
33	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسائیگی کا شرف	۱۳
34	تسبیح حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا	۱٤
35	ازدواجی زندگی	۱٥
37	واقعہ مباہلہ	۱٦
39	آیت تطہیر کا نزول	۱۷
41	نذر کے روزے رکھنے کا واقعہ	۱۸
44	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دلاسہ دینا	۱۹
45	بچی ہوئی کھجوریں	۲۰
46	اللہ عزوجل جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے	۲۱
48	وہ نعمتیں جن کے بارے میں پوچھا جائے گا	۲۲

حرفِ ابتداء

اللہ عزوجل کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے اور حضور نبی کریم ﷺ کی ذات بابرکات پر بے شمار درود و سلام۔

سورۃ الشوریٰ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے:

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى

''فرما دیجئے میں تم سے اس پر کچھ اجرت طلب نہیں کرتا ماسوائے اپنے قرابت داروں کی محبت کے۔''

اللہ عزوجل نے حضور نبی کریم ﷺ سے فرمایا آپ ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر لوگوں کو یہ بتا دیں کہ میں دین حق کی تبلیغ میں جو صعوبتیں برداشت کر رہا ہوں اور میں نے دین حق کی سربلندی کے لئے جو قربانیاں دی ہیں میں تم سے ان کا معاوضہ طلب نہیں کرتا ماسوائے اس کے کہ تم میرے قرابت داروں کی محبت کو ترجیح دو اور انہیں دیگر لوگوں سے بڑھ کر عزت و احترام دو اور ان کی محبت کا حق ادا کرو۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! ہمیں آپ ﷺ کے قرابت داروں سے محبت کا حکم دیا گیا ہے آپ ﷺ کے قرابت دار کون ہیں؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا علی، فاطمہ اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہم۔

خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے متعلق حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے انہیں تکلیف دی گویا اس نے مجھے تکلیف دی۔

خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی سیرتِ مبارکہ سب مسلمانوں بالخصوص عورتوں کے لئے بہترین نمونہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا ایک مثالی بیٹی، ایک مثالی بیوی اور ایک مثالی ماں تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے دین اسلام کی سربلندی کے لئے اپنے والد بزرگوار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ بے پناہ مصائب کا سامنا کیا مگر کبھی بھی زبان پر شکوہ نہ لائیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے فاقہ بھی برداشت کئے مگر ثابت قدمی میں کوئی فرق نہ آیا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے لوگوں کے ظلم و ستم کا بھی سامنا کیا مگر پھر بھی آپ رضی اللہ عنہا کا عزم کم نہ ہو سکا۔ آپ رضی اللہ عنہا کی حیاتِ طیبہ ہمیں صبر و استقلال، جرأت و بہادری اور ادائیگی فرض کا درس دیتی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا کی سیرتِ طیبہ ہر مسلمان عورت کے لئے قابل تقلید ہے اور ہر عورت کا یہ فرض اولین بنتا ہے کہ وہ آپ رضی اللہ عنہا کی سوانح عمری کا مطالعہ کرے اور آپ رضی اللہ عنہا کے اقوال و افعال پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرے۔

زیرِ نظر کتاب ''حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سو واقعات'' کو بے شمار کتب کے مطالعہ کے بعد مرتب کیا گیا ہے اور یہ کوشش کی گئی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا کی سیرتِ مبارکہ کے حقیقی پہلوؤں کو اجاگر کیا جائے اور اس ضمن میں مستند کتب سے رجوع کیا گیا ہے تاکہ حالات و واقعات کے مصدقہ ہونے میں کوئی امر مانع نہ رہے۔ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں یہ عاجزانہ التجا ہے کہ وہ میری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ہمیں صحیح معنوں میں دین اسلام اور اپنے اسلاف کے اقوال و افعال پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور جب ہم اس دنیا سے رخصت ہوں تو اللہ عزوجل اور اس کے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل بیت کی محبت میں رخصت ہوں اور بروزِ حشر ہمیں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت نصیب ہو۔ آمین

محمد محسن

واقعہ نمبر ۱

نام والقابات

آپ رضی اللہ عنہا کا نام مبارک ''فاطمہ (رضی اللہ عنہا)'' ہے۔

فاطمہ ''فطم'' سے ہے جس کے معانی روکنے یا چھڑانے کے ہیں اور فاطمہ کے معانی ہوا روکنے والی، چھڑانے والی کے ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں فاطمہ کے معانی چھڑانے والی، آتش جہنم سے نجات دینے والی کے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنی بیٹی کا نام فاطمہ (رضی اللہ عنہا) اس لئے رکھا کہ اللہ عزوجل نے اسے اور اس کی نسل کو روزِ قیامت آگ سے محفوظ فرما دیا۔ (ابن عساکر)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنی بیٹی کا نام فاطمہ (رضی اللہ عنہا) اس لئے رکھا کہ اللہ عزوجل نے اسے اور اس سے محبت کرنے والوں کو دوزخ سے الگ کر دیا ہے۔ (دیلمی)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میں نے اپنی بیٹی کا نام فاطمہ (رضی اللہ عنہا) اس لئے رکھا کہ اللہ عزوجل نے اس کو اور اس سے محبت رکھنے والوں کو دوزخ سے جدا کر دیا۔ (صواعق محرقہ)

القابات:

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے القابات زہرا، طاہرہ، مطہرہ، بتول، سیّدۃ النساء العالمین اور سیّدۃ النساء اہل الجنۃ ہیں۔

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مشہور لقب ''زہرا'' ہے جس کے معانی کلی یعنی انتہائی خوبصورت کے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کا لقب ''زہرا'' اس وجہ سے مشہور ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہا کو کبھی حیض نہ آیا اور نہ ہی کسی بچے کی پیدائش کے وقت آپ رضی اللہ عنہا کو نفاس آیا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہا جب ہر قسم کی غلاظت سے پاک وصاف تھیں اسی لئے ''زہرا'' کے لقب سے مشہور ہوئیں۔

امام نبہانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کبھی حیض نہ آتا تھا اور جب آپ رضی اللہ عنہا کے بچے کی ولادت ہوتی تو اسی وقت پاک ہو جاتی تھیں حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہا سے کبھی کوئی نماز بھی قضا نہ ہوئی اسی لئے آپ رضی اللہ عنہا کو زہرا کہا جاتا ہے۔

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا لقب ''طاہرہ'' بھی ہے جس کے معانی پاکباز خاتون کے ہیں اور آپ رضی اللہ عنہا کو ہر قسم کی ظاہری و باطنی پاکیزگی حاصل تھی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک فاطمہ (رضی اللہ عنہا) پاکدامن ہیں اور اللہ عزوجل نے ان کی اولاد پر جہنم کی آگ حرام دی ہے۔ (مستدرک الحاکم)

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زوجہ تھیں وہ رماتی ہیں جب حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت ہوئی تو میں اس وقت ضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بطورِ دایہ موجود تھی اور میں نے کوئی خون جو بوقت ادت ہوا کرتا ہے وہ نہ دیکھا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم نہیں جانتی کہ میری بیٹی طاہرہ مطہرہ ہے اسے حیض کا خون بھی جاری نہیں تا۔ (مشکوٰۃ)

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا لقب ''مطہرہ'' ہے جس کے معانی پاک صاف ون کے ہیں۔

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا لقب ''بتول'' بھی ہے جس کے معانی قطع تعلق

کے ہیں اور آپ رضی اللہ عنہا چونکہ دنیا و مافیہا سے بے پرواہ تھیں اسی لئے آپ رضی اللہ عنہا کا لقب ''بتول'' ہوا۔ (مراۃ المناجیح)

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا لقب ''سیّدۃ النساء العالمین'' ہے جس کے معانی تمام جہان کی عورتوں کے سردار ہیں۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! کیا تو نہیں چاہتی کہ تو تمام جہانوں کی عورتوں، میری اس امت کی عورتوں اور تمام مومنین کی عورتوں کی سردار ہو۔'' (المستدرک الحاکم)

مسروق کی روایت ہے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تم مسلمان عورتوں کی سردار ہو یا میری اس امت کی سب عورتوں کی سردار ہو۔ (بخاری)

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا لقب ''سیدۃ النساء اہل الجنۃ'' ہے جس کے معانی جنتی عورتوں کی سردار کے ہیں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! جنتی عورتوں کی سوائے مریم (علیہا السلام) کے سردار ہیں۔ (بخاری)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک فرشتہ جو اس رات سے قبل کبھی زمین پر نہ اترا تھا اس نے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ مجھے سلام کرنے کے لئے حاضر ہو اور مجھے یہ خوشخبری دے فاطمہ (رضی اللہ عنہا) اہل جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہے اور حسن وحسین (رضی اللہ عنہم) جنت کے تمام جوانوں کے سردار ہیں۔

(مسند احمد)

واقعہ نمبر ۲

ساری فضاء چہرے کے نور سے منور ہو گئی

سیّدہ ، زاہرا ، طیبہ ، طاہرہ
جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سن ولادت کے متعلق اختلاف پایا جاتا ہے اور اس بارے میں متعدد روایات پائی جاتی ہیں مگر جمہور علماء کے نزدیک آپ رضی اللہ عنہا کا سن ولادت بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے پانچ برس قبل ہے۔

ابن سعد کی روایت کے مطابق حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ولادت باسعادت اعلانِ نبوت سے پانچ برس قبل اس وقت ہوئی جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک پینتیس (۳۵) برس تھی اور ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک پچاس (۵۰) برس تھی اور قریش مکہ اس وقت خانہ کعبہ میں ایک دراڑ آنے کی وجہ سے اس کی تعمیر نو میں مصروف تھے۔ (مدارج النبوۃ)

ابن اسحاق کا قول ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اولادِ پاک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلانِ نبوت سے قبل ہوئی ماسوائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے جو حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے تولد ہوئے۔

شیخ شعیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ولادت ہوئی تو ساری فضاء آپ رضی اللہ عنہا کے چہرے کے نور سے منور ہو گئی۔ (روض الفائق)

واقعہ نمبر ۳

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا آنسو بہانا

حضور نبی کریم ﷺ اعلانِ نبوت کے بعد مشرکین مکہ کے ظلم و ستم کا شکار تھے اور مشرکین مکہ کے ظلم و ستم میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جب مشرکین مکہ کو آپ ﷺ کو اذیت پہنچاتا دیکھتیں تو پریشان ہو جاتی تھیں اور آنسو بہانے لگتی تھیں۔ حضور نبی کریم ﷺ اس موقع پر آپ رضی اللہ عنہا کو دلاسہ دیتے اور فرماتے میری بیٹی! تم فکر مند نہ ہو اللہ عزوجل کبھی بھی تمہارے باپ کو تنہا نہیں چھوڑے گا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ایک دن حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا روتی ہوئی حضور نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف لائیں۔ آپ ﷺ نے شفقت سے پوچھا میری بیٹی! تم کیوں روتی ہو؟ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ابا جان! میں کیوں نہ روؤں مشرکین قریش کا ایک گروہ حجر اسود کے پاس لات و عزیٰ و منات کی قسمیں کھا رہا ہے کہ وہ آپ ﷺ کو دیکھتے ہی شہید کر دیں گے اور ان میں کوئی بھی ایسا نہیں ہے جس نے آپ ﷺ کے مقدس خون سے اپنا حصہ پہچانا نہ ہو؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا میری بچی! تم میرے پاس وضو کا برتن لاؤ۔ پھر آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور مسجد تشریف لے گئے۔ جب مشرکین نے آپ ﷺ کو دیکھا تو پکارے یہ رہے۔ پھر ان کے سر جھک گئے اور ان کی ٹھوڑیاں ساقط ہو گئیں اور اپنی آنکھوں کو اٹھا بھی نہ سکے۔ آپ ﷺ نے ایک مٹھی میں خاک لے کر ان پر ماری اور فرمایا چہرے بگڑ گئے۔ پھر جس جس شخص کو اس میں سے کوئی کنکری لگی وہ بدر کے دن حالت کفر میں قتل ہوا۔ (مستدرک)

واقعہ نمبر ٤

حضور نبی کریم ﷺ سے غلاظت کو دور کرنا

حضور نبی کریم ﷺ نے جب اعلانِ نبوت کیا تو مشرکین مکہ آپ ﷺ کی جان کے دشمن ہو گئے اور وہ آپ ﷺ کو اذیت پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے اور ہر وقت آپ ﷺ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے رہتے تھے۔

(۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ حرمِ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے دورانِ نماز ابوجہل نے کہا کوئی ہے جو فلاں قبیلے کے ذبح کئے ہوئے اونٹ کا گوبر، خون اور بچہ دانی لا کر آپ ﷺ کے کندھوں پر حالت سجدہ میں رکھ دے؟ پھر وہ غلیظ چیزیں لا کر جب آپ ﷺ سجدہ میں گئے تو آپ ﷺ کے کندھوں کے درمیان رکھ دی گئیں۔ آپ ﷺ ان کے بوجھ کی وجہ سے کافی دیر تک سجدہ میں رہے اور اس دوران مشرکین ہنستے رہے یہاں تک کہ وہ ہنستے ہوئے ایک دوسرے پر گرنے لگے۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو خبر ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہا جو کہ اس وقت کم سن تھیں تشریف لائیں اور ان مشرکین کو برا بھلا کہتے ہوئے وہ غلاظت اپنے ہاتھوں سے ہٹانے لگیں۔

حضور نبی کریم ﷺ کو مشرکین کی اس حرکت نے شدید صدمہ پہنچایا آپ ﷺ نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد تین مرتبہ یہ دعا مانگی:

”اے اللہ! تو قریش کو اپنی گرفت میں لے۔“

پھر حضور نبی کریم ﷺ نے ابوجہل، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف، عقبہ بن ابی معیط اور عمارہ بن ولید کا نام لے کر دعا مانگی کہ اے اللہ! تو ان کو اپنی گرفت میں لے لے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اللہ کی قسم! میں نے ان سب کی لاشیں جنگ بدر کے موقع پر خاک آلود ہوتی دیکھیں، پھر ان سب کی لاشوں کو انتہائی ذلت کے ساتھ گھسیٹ کر بدر کے ایک گڑھے میں ڈال دیا گیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اس موقع پر فرمایا ان گڑھے والوں پر اللہ کی لعنت ہو۔ (بخاری)

۱۲ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ابھی کم سن تھیں اور حضور نبی کریم ﷺ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے اور اس وقت وہاں بے شمار مشرکین موجود تھے۔ جب آپ ﷺ سجدہ میں گئے تو عتبہ بن معیط نے آپ ﷺ کی پیٹھ مبارک پر اونٹ کی اوجھڑی رکھ دی۔ خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جب خبر ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں اور حضور نبی کریم ﷺ کی پیٹھ مبارک سے اونٹ کی اوجھڑی کو گرا دیا اور عتبہ کے لئے بددعا فرمائی۔ (الحیات الحمی)

۱۳ حضور نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ راستہ سے گزر رہے تھے ایک بدبخت نے آپ ﷺ کے سر مبارک پر خاک ڈال دی۔ آپ ﷺ اسی حالت میں گھر تشریف لائے، حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کی یہ حالت دیکھی تو بے قرار ہو گئیں، فوری پانی لائیں اور آپ ﷺ کا سر دھونے لگیں اور ساتھ ہی روتی جاتی تھیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہا کو یوں روتے دیکھا تو فرمایا بیٹی تم روؤ نہیں، اللہ عزوجل تیرے باپ کو بچائے گا۔ (طبری)
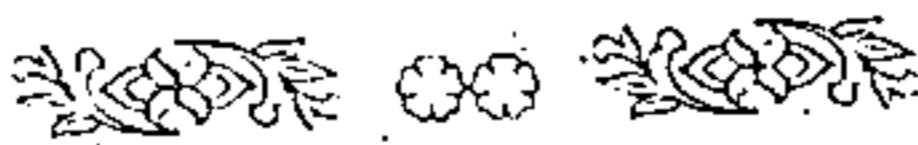
واقعہ نمبر ۵

ابوجہل کے منہ پر تھپڑ مارنا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک دن ابوجہل نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ننھے چہرے پر تھپڑ مارنے کی گستاخی کی۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اس کی شکایت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) کے پاس جاؤ اور اسے جا کر ساری بات بتاؤ۔

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اسی وقت ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) کے پاس گئیں اور انہیں سارا واقعہ بتایا۔ ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) نے آپ رضی اللہ عنہا کو ساتھ لیا اور ابوجہل کے پاس پہنچے اور آپ رضی اللہ عنہا سے وہاں جا کر فرمایا جس طرح اس نے تمہارے منہ پر تھپڑ مارا ہے تم بھی اس کے منہ پر ویسے ہی تھپڑ مارو۔ آپ رضی اللہ عنہا نے ابوجہل کے منہ پر تھپڑ مار دیا اور واپس آ کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سارا واقعہ بیان کیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور دعا فرمائی:

''اے اللہ! ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) کو نہ بھلانا۔''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مجھے یقین ہے کہ ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) کا قبولِ اسلام حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اسی دعا کا نتیجہ ہے۔

واقعہ نمبر ٦

والدہ کا وصال اور

کیفیت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا

٦ھ میں مشرکین مکہ کی دشمنی عروج پر پہنچ چکی تھی اور اکابرین قریش نے بالاتفاق فیصلہ کیا کہ بنو ہاشم سے ہر طرح کی قطع تعلقی اختیار کر لی جائے اور ان کے ساتھ کاروباری لین دین ختم کر دیا جائے اور ان سے کسی بھی قسم کا کوئی تعلق باقی نہ رکھا جائے، اس فیصلہ کو اکابرین قریش نے ایک معاہدہ کی شکل دی اور اس معاہدہ پر تمام سرداروں کے دستخط کروانے کے بعد اسے خانہ کعبہ کی دیوار پر آویزاں کر دیا گیا۔ حضرت ابوطالب جو اس وقت بنو ہاشم کے سربراہ تھے وہ بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب کو لے کر شعب ابی طالب نامی گھاٹی میں محصور ہو گئے اور ان میں ابولہب شامل نہ تھا۔ شعب ابی طالب میں محصوری کی مدت قریباً تین برس ہے۔ اس دوران جانثارانِ رسول اللہ ﷺ نے حضور نبی کریم ﷺ کا بھرپور ساتھ دیا اور اپنی جانوں کی پرواہ کئے بغیر آپ ﷺ کا ساتھ نہ چھوڑا۔ بالآخر اکابرین قریش کے معاہدہ کو دیمک نے چاٹ لیا اور یوں بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب کو شعب ابی طالب سے رہائی کی صورت پیدا ہوئی۔

شعب ابی طالب کی محصوری کے خاتمہ کے بعد حضور نبی کریم ﷺ کے ہردلعزیز چچا حضرت ابوطالب انتقال فرما گئے اور اس کے کچھ دنوں بعد آپ ﷺ کی غمگسار اہلیہ ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا بھی وصال فرما گئیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کے لئے یہ دونوں بڑے صدمے تھے جنہوں نے آپ ﷺ کو غمگین کر دیا اسی

لئے اس سال کو عام الحزن یعنی غم کے سال کے طور پر یاد کیا جاتا ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی تدفین خود اپنے ہاتھوں سے کی اور ان کے جسم اقدس کو قبر میں اتارا۔

حضور نبی کریم ﷺ جب ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی تدفین کے بعد گھر لوٹے تو حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا ابا جان! میری والدہ کہاں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا تمہاری ماں اس وقت فرعون کی بیوی حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت مریم علیہا السلام کے محلات کے درمیان زبرجد سے بنے ہوئے گھر میں ہیں جہاں نہ کوئی فضول بات ہے اور نہ ہی کسی قسم کی کوئی تھکاوٹ۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ابا جان! یہ زبرجد کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا زبرجد موتیوں، لعل اور یاقوت سے مرصع محل ہے۔ (معجم الاوسط)

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو والدہ سے جدائی انتہائی شاق گزری تھی اور آپ رضی اللہ عنہا ان کی جدائی کو شدت سے محسوس کرتی تھیں مگر چونکہ آپ رضی اللہ عنہا کی تربیت ایک ایسی ماں نے کی تھی جو حضور نبی کریم ﷺ کی ہر مصیبت میں ساتھ دینے والی تھیں لہٰذا آپ رضی اللہ عنہا نے والدہ کے وصال کے بعد یہ ذمہ داری سنبھال لی کہ جب بھی حضور نبی کریم ﷺ دن بھر کی صبر آزما تبلیغ کے بعد واپس لوٹتے تو آپ رضی اللہ عنہا ان کی دلجوئی فرماتی تھیں اور آپ رضی اللہ عنہا کا چہرہ دیکھتے ہی حضور نبی کریم ﷺ کی ساری تھکاوٹ دور ہو جاتی تھی۔

رسول اللہ کی جیتی جاگتی تصویر کو دیکھا
کیا نظارہ جن آنکھوں نے تفسیر نبوت کا
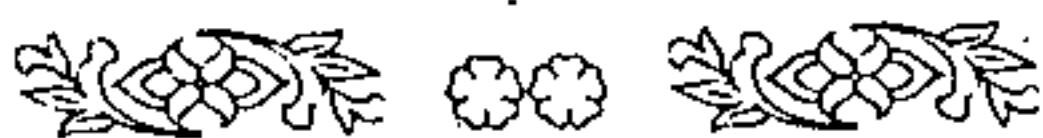
واقعہ نمبر ۷

مدینہ منورہ کی جانب ہجرت

مشرکین مکہ کا ظلم وستم جب حد سے تجاوز کر گیا تو ۱۳ نبوی میں حضور نبی کریم ﷺ کو اللہ عزوجل کی جانب سے مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کرنے کا حکم ہوا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اپنے بستر پر چھوڑا اور خود حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مکہ مکرمہ سے نکلے اور مدینہ منورہ کی جانب عازمِ سفر ہوئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد حضرت زید بن حارثہ اور حضرت ابورافع رضی اللہ عنہم کو مکہ مکرمہ روانہ کیا تاکہ وہ آپ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اہل خانہ کو لے کر مدینہ منورہ واپس آئیں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر قیام کیا اور پھر آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ وہ حضرت زید بن حارثہ اور حضرت ابورافع رضی اللہ عنہم کو پانچ سو درہم اور دو یا تین اونٹ دے کر مکہ مکرمہ روانہ کریں تاکہ وہ اشیائے ضروریہ خریدیں اور آپ ﷺ کے اہل خانہ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اہل خانہ کو مدینہ منورہ لا سکیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن حارثہ اور حضرت ابورافع رضی اللہ عنہم کے ہمراہ عبداللہ بن اریقط کو بھی روانہ کیا یوں یہ حضور نبی کریم ﷺ کی صاحبزادیوں حضرت سیّدہ ام کلثوم، حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہن اور ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اہل و عیال کو لے کر مدینہ منورہ تشریف لائے۔ (معارج النبوۃ)

واقعہ نمبر ۸

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی

ہجرتِ مدینہ کے وقت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سن بلوغت کو پہنچ چکی تھیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی الحجہ ۲ھ میں آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کیا، اس وقت آپ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک قریباً پندرہ برس تھی اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک قریباً اکیس برس تھی۔

❶ ابن سعد کی روایت میں ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کی خواہش ظاہر کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! میں اس سلسلہ میں حکم الٰہی کا منتظر ہوں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کا ذکر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کیا تو انہوں نے کہا اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! آپ رضی اللہ عنہ کو منع کر دیا گیا۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ترغیب دلائی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کی خواہش ظاہر کی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بھی یہی فرمایا کہ اے عمر (رضی اللہ عنہ)! میں اس سلسلہ میں حکم الٰہی کا منتظر ہوں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اس کا ذکر کیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر تو اس کے اہل حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔ (طبقات الکبریٰ)

ایک دن حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہم مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے دورانِ گفتگو حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ذکر ہوا تو

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمام معززین نے حضور نبی کریم ﷺ سے ان کے ساتھ نکاح کی خواہش کا اظہار کیا مگر آپ ﷺ نے فرمایا یہ معاملہ اللہ عزوجل کے ذمہ ہے اور حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے نکاح کا پیغام نہیں بھیجا شاید انہوں نے ایسا غربت کی وجہ سے کیا ہو اور میرا خیال ہے کہ اللہ عزوجل اور حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کے لئے روک رکھا ہے۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق اور حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہم سے مشورہ طلب کیا کہ ان کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ اور اگر ان کا ارادہ ہو تو ہم سب مل کر حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کے پاس جاتے ہیں اور انہیں اس بات پر آمادہ کرتے ہیں کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کی دختر خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح پر راضی ہوں اور اگر وہ تنگ دستی کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں تو ہم ان کی مدد کریں گے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! اللہ عزوجل آپ رضی اللہ عنہ کو اس کی توفیق دے اور پھر سب مل کر مسجد نبوی سے نکلے اور حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کو تلاش کرتے ہوئے ایک انصاری کے باغ کی جانب جا نکلے جہاں حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ باغ میں بطورِ اجرت اونٹوں کے لئے پانی نکالنے میں مصروف تھے۔ تینوں حضرات نے حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو حال احوال دریافت کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے علی (رضی اللہ عنہ)! معززین قریش نے حضور نبی کریم ﷺ کی دختر خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کی خواہش ظاہر کی مگر آپ ﷺ نے یہ کہہ کر انہیں لوٹا دیا کہ یہ معاملہ اللہ عزوجل کے ذمہ ہے اور ہم آپ رضی اللہ عنہ کو نیک عادات و اطوار کا مالک پاتے ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ کو اس کا اہل سمجھتے ہیں آپ رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم ﷺ کے رشتہ دار بھی ہیں پھر آپ رضی اللہ عنہ کو کس نے اس بات سے روکا اور مجھے امید ہے کہ اللہ عزوجل اور رسول اللہ ﷺ نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو آپ رضی اللہ عنہ کے لئے روک رکھا ہے۔

راوی کہتے ہیں حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

کی بات سنی تو آپ رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور آپ رضی اللہ عنہ کہنے لگے اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے ایسے کام پر آمادہ کیا جو رکا ہوا تھا اور مجھے ایسے کام کی جانب متوجہ کیا جس سے میں غافل تھا، اللہ کی قسم! مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شہزادی پسند ہیں اور ایسے رشتہ کے لئے کوئی مجھ جیسا نہیں مگر غربت نے مجھے اس کام سے روک رکھا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے علی (رضی اللہ عنہ)! ایسا نہ کہو اللہ عزوجل اور اس کے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک یہ دنیا اور اس میں جو کچھ ہے وہ اڑتے غبار کی مانند ہے۔ (روض الفائق)

۳ حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہم کی ترغیب پر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر پہنچے اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا کون ہے؟ ابھی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جواب بھی نہ دیا تھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دروازہ کھول دو وہ ہے جس سے اللہ عزوجل اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم محبت کرتے ہیں اور وہ بھی ان سے محبت کرتا ہے۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس کا ذکر کرتے ہیں؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ میرا بھائی ہے اور مجھے ساری مخلوق سے زیادہ پیارا ہے؟

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں تیزی سے اٹھی اور جب میں نے دروازہ کھولا تو وہاں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ موجود تھے، پھر جب تک میں اوٹ میں نہ ہو گئی وہ اندر داخل نہ ہوئے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بیٹھنے کے لئے کہا۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گئے اور کوئی بات کرنے کی بجائے زمین کریدنے لگے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی (رضی اللہ عنہ)! کچھ کام تھا تم بلا جھجک بتاؤ تمہاری حاجت پوری ہو گی؟ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے

ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں آپ ﷺ نے مجھے اپنے چچا ابوطالب اور چچی فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت اسد سے لیا اور اس وقت میں ناسمجھ تھا، آپ ﷺ نے میری رہنمائی فرمائی، مجھے ادب کا قرینہ سکھایا، مجھے نیک بنایا، مجھ پر میرے ماں باپ سے زیادہ شفقت فرمائی اور اللہ عزوجل نے آپ ﷺ کے ذریعے مجھے ہدایت عطا فرمائی اور مجھے شرک سے محفوظ رکھا جس میں میرے والدین مبتلا تھے اور آپ ﷺ ہی دنیا و آخرت میں میرا وسیلہ ہیں اور میں یہ پسند کرتا ہوں کہ اللہ عزوجل آپ ﷺ کے ذریعے میری پشت پناہی فرمائے اور میرا بھی ایک گھر ہو، بیوی ہو جس سے میں سکون حاصل کروں، میں آپ ﷺ کی خدمت میں اسی غرض سے حاضر ہوا ہوں اور آپ ﷺ سے آپ ﷺ کی شہزادی خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کی خواہش ظاہر کرتا ہوں۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے حضور نبی کریم ﷺ کا چہرہ دیکھا جو اس وقت خوشی و مسرت سے دمک رہا تھا۔ (روض الفائق)

④ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جب حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کی خواہش کا اظہار کیا تو آپ ﷺ نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ علی (رضی اللہ عنہ) نے تم سے نکاح کی خواہش کا اظہار کیا اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے خاموشی اختیار کی اور پھر حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔ (طبقات الکبریٰ)

⑤ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے علی (رضی اللہ عنہ)! تمہارے پاس کیا ہے جس سے تم فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کا حق مہر ادا کر دو؟ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اللہ کی قسم! میری حالت آپ ﷺ سے پوشیدہ نہیں، میرے پاس ایک زرہ، ایک تلوار اور پانی لانے کے لئے ایک اونٹ کے سوا کچھ بھی نہیں ہے؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم تلوار سے اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرو گے اور اس

کے بغیر گزارہ نہیں ہے اور اونٹ سے تم اپنے اور گھر والوں کے لئے پانی لاتے ہو اور سفر میں اس پر سامان بھی لادتے ہو اور اب تمہارے پاس زرہ ہے میں اس کے عوض سے تم سے اپنی بیٹی کا نکاح کرتا ہوں اور میں تجھ سے راضی ہوں۔ (روض الفائق)

❻ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور نبی کریم ﷺ کے فرمان کے بعد اپنی زرہ لی اور بازار چلا گیا تا کہ اسے فروخت کر سکوں۔ پھر میری زرہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے چار سو درہم میں خرید لی اور جب میں نے ان سے درہم وصول کر لئے اور انہوں نے زرہ اپنے قبضہ میں لے لی تو مجھ سے فرمایا اے علی (رضی اللہ عنہ)! کیا اب میں اس زرہ کا آپ رضی اللہ عنہ سے زیادہ حقدار ہوں اور آپ رضی اللہ عنہ ان درہم کے زیادہ حقدار ہیں؟ میں نے کہا کیوں نہیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں یہ زرہ آپ رضی اللہ عنہ کو بطورِ ہدیہ دیتا ہوں۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے وہ درہم اور زرہ لی اور حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حسن سلوک پر ان کے لئے خیر و برکت کی دعا فرمائی۔ (روض الفائق)

❼ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ذریعے اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جن میں حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم و دیگر شامل تھے انہیں بلایا اور جب سب جمع ہو گئے تو آپ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور بعد حمد و ثناء فرمایا مجھے اللہ عزوجل نے حکم دیا ہے کہ میں اپنی بیٹی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کا نکاح علی (رضی اللہ عنہ) سے کر دوں اور ان کا مہر چار سو مثقال مقرر کرتا ہوں، اے علی (رضی اللہ عنہ)! کیا تجھے منظور ہے؟ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں اسے بخوشی قبول کرتا ہوں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے تین مرتبہ اس کی تکرار کی اور پھر دعا فرمائی کہ اللہ عزوجل تم دونوں کو برکت دے اور تمہیں نیک اولاد عطا فرمائے۔ (مدارج النبوۃ)

واقعہ نمبر ۹

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جہیز

❶ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو تین چیزیں دیں اول سیاہ رنگ کی ایک چادر، دوم ایک مشک اور سوم ایک تکیہ جس میں اذخر کی گھاس بھری ہوئی تھی۔ (سنن نسائی)

❷ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے عقد کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یعنی امہات المومنین کو حکم دیا کہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کے لئے جہیز تیار کریں اور ان کو علی (رضی اللہ عنہ) کے پاس پہنچائیں۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے ایک علیحدہ حجرہ کا انتظام کیا گیا اور پھر میدانِ بطحاء کے کنارے سے نرم مٹی منگوا کر ہم نے اپنے ہاتھوں سے اس حجرہ میں فرش تیار کیا اور پھر خرما کی چھال سے دو تکیے تیار کئے اور حجرہ کے ایک کونے میں کپڑے اور مشک لٹکانے کے لئے لکڑی گاڑ دی۔ اس سب کے بعد حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس حجرہ میں پہنچا دیا اور پھر دعوتِ ولیمہ میں ہم نے لوگوں کو کھجوریں اور انگور کھلائے اور ہم نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بہتر کوئی شادی نہیں دیکھی۔ (ابن ماجہ)

❸ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بلایا اور مٹھی بھر درہم دیئے اور فرمایا ان کے عوض تم فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کے لئے مناسب چیزیں خرید لاؤ اور پھر حضرت سلمان فارسی اور حضرت بلال رضی اللہ عنہم کو ان کے ہمراہ بھیجا تاکہ وہ سامان اٹھانے میں ان کے معاون ہوں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۶۳ درہم عطا فرمائے اور میں نے ان کے عوض روئی سے بھرا ہوا موٹے کپڑے

کا ایک بستر، چمڑے کا ایک دسترخوان، کھجور کے پتوں سے بھرا چمڑے کا تکیہ، پانی کا ایک مشکیزہ، ایک کوزہ اور نرم اون کا ایک پردہ خریدا۔ پھر میں نے، حضرت سلمان اور حضرت بلال رضی اللہ عنہم نے وہ سامان اٹھالیا اور حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر پیش کیا۔ آپ ﷺ نے سامان دیکھا تو رونے لگے اور آسمان کی جانب نگاہ بلند کی اور فرمایا الٰہی! ایسے لوگوں کو اپنی برکت سے نواز جن کا شعار ہی تجھ سے ڈرنا ہے۔ (روض الفائق)

۴۹ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ایک مرتبہ ایک منافق نے کہا اگر تم میری لڑکی سے شادی کرتے تو میں تمہیں اتنا جہیز دیتا کہ اونٹوں کی قطاریں لگ جاتیں۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا شادی تقدیر سے نہیں ہوتی اور نہ ہی تدبیر سے ہوتی ہے بلکہ یہ امر الٰہی ہے اور یہی سب سے بڑا جہیز ہے اور میری نگاہ نہ ہی پہلے کبھی مال و متاع پر گئی اور نہ اب جائے گی۔ جب آپ رضی اللہ عنہ اس منافق کو یہ جواب دے چکے تو ندائے غیبی آئی آسمان کی جانب نگاہ بلند کرو۔ آپ رضی اللہ عنہ نے آسمان کی جانب نگاہ بلند کی تو آسمان اونٹوں کی قطاریں لگی ہوئی تھیں اور ان کی پشت پر انعام و اکرام کے ڈھیر تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے منافق! مجھے اللہ عزوجل نے فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کا جہیز دکھا دیا اور وہ ایسا ہے کہ روئے زمین پر قیامت تک کسی نے نہ دیکھا ہوگا اور نہ دیکھ سکے گا۔

۵۰ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جو جہیز دیا اس میں دو جوڑے، دو بازو بند نقرئی، ایک چادر، ایک پیالہ، ایک چکی، دو گلاس، ایک مشک، ایک کٹورہ پانی پینے کے لئے، دو رضائیاں جو کتان کی بنی ہوئی تھیں، چار گدے جو اون سے بھرے ہوئے تھے اور دو تکیے جو کھجور کے پتوں سے بھرے تھے۔ (الحیات الحی)

واقعہ نمبر ۱۰

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح بہترین شخص کے ساتھ

① حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کر دیا تو حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نکاح ایسے شخص سے کر دیا جس کے پاس نہ مال ہے اور نہ کوئی اور چیز؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! کیا تو اس پر راضی نہیں کہ اللہ عزوجل نے اہل بیت میں سے دو اشخاص کو پسند کیا ایک تیرے باپ کو اور دوسرے تیرے شوہر کو، تم اس کی ہرگز نافرمانی نہ کرنا۔ (حکایاتِ صحابہ)

② حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سے مروی اسی روایت میں ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تمہارا نکاح اس کے ساتھ کیا جو ازروئے اسلام اولین مسلمانوں میں سے ہے اور علم کے اعتبار سے دانا ہے جبکہ تم امت کی عورتوں میں بہترین ہو جس طرح حضرت مریم علیہا السلام اپنی قوم میں تھیں۔

(مستدرک الحاکم)

③ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جب رخصت ہو کر اپنے گھر تشریف لے گئیں تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور دروازے پر کھڑے ہو کر اندر آنے کی اجازت مانگی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھر کے اندر آنے کی اجازت ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا ایک برتن منگوایا اور اس میں اپنے دونوں ہاتھ ڈالنے کے بعد پانی حضرت علی المرتضیٰ

رضی اللہ عنہ کے سینہ اور بازوؤں پر چھڑکا اور پھر حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا جو شرم و حیاء سے جھجکتی ہوئی تشریف لائیں، آپ ﷺ نے ان پر بھی پانی چھڑکا اور فرمایا اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! میں نے تیرا نکاح اپنے خاندان کے بہترین شخص کے ساتھ کیا ہے۔

(طبقات ابن سعد)

۴ طبرانی کی روایت ہے جب حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا رخصت ہو کر آئیں تو حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا میرا انتظار کرنا چنانچہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو لے کر گھر کے ایک گوشہ میں بیٹھ گئے اور آپ ﷺ کا انتظار کرنے لگے۔ آپ ﷺ تشریف لائے اور اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے دروازہ کھولا۔ حضور نبی کریم ﷺ اندر تشریف لائے اور پانی منگوایا۔ آپ ﷺ کو ایک لکڑی کے برتن میں پانی پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ نے اس برتن میں اپنے ہاتھ ڈال دیئے اور پھر اللہ عزوجل نے جو چاہا پڑھا۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان کے شانوں، بازوؤں اور سینہ پر وہ پانی چھڑکا اور پھر حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا جو شرماتی ہوئی تشریف لائیں اور آپ ﷺ نے ان پر بھی پانی چھڑک دیا۔ پھر فرمایا اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! میں نے تمہارا نکاح اپنے خاندان کے افضل شخص سے کیا ہے۔ (طبرانی)

۵ بعض روایات میں آتا ہے جس دن حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح اور رخصتی ہوئی حضور نبی کریم ﷺ اس روز بعد نمازِ عشاء حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے اور پانی کا پیالہ منگوایا اور اس میں اپنا لعابِ دہن ڈالنے کے بعد تین مرتبہ معوذتین پڑھی اور دعا مانگی اور پھر وہ پانی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو پینے کے لئے دے دیا۔ پھر پانی منگوایا اور اس سے وضو کیا جو بچ گیا وہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پینے کے لئے دے دیا اور پھر دونوں کے حق میں دعا فرمائی۔ (کنز العمال)

واقعہ نمبر ۱۱

جنتی لباس

نقوش پائے محمد ﷺ کی جستجو میں رہوں
میرے خدا میری چاہت کی آبرو رکھنا

① نزہۃ المجالس میں منقول ہے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کے وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! اللہ عزوجل نے آپ ﷺ کو سلام کہا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو سلام کروں اور ان کے لئے جنتی لباسوں میں سندس اخضر کا خاص لباس ہدیۃً بھیجا ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حضرت جبرائیل علیہ السلام کا سلام پہنچایا اور وہ لباس جو جبرائیل علیہ السلام لائے تھے وہ آپ رضی اللہ عنہا کو پہننے کے لئے دیا اور اس لباس کو زیب تن کرنے کے بعد آپ رضی اللہ عنہا کا نور مشرق و مغرب میں چھا گیا۔

(نزہۃ المجالس)

② نزہۃ المجالس میں منقول ہے کہ ایک یہودی عورت کی شادی ہوئی اور اس نے اپنی امیر سہیلیوں کو بلایا جو انتہائی قیمتی لباس زیب تن کئے اس شادی میں شریک ہوئیں اور اس یہودی عورت نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بھی شادی میں شرکت کی دعوت دی تھی اور اس کا ارادہ آپ رضی اللہ عنہا کے فقر کا تمسخر اڑانا تھا۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں جنتی لباس پیش کیا کہ وہ یہ لباس حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے لائے ہیں۔

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا وہ جنتی لباس زیب تن کئے جب اس شادی میں

شریک ہوئیں تو ہر عورت انہیں دیکھ کر حیران رہ گئی اور پوچھنے لگیں کہ یہ لباس کہاں سے آیا ہے؟

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا مجھے یہ لباس میرے والد نے دیا ہے؟ انہوں نے پوچھا ان کے پاس کہاں سے آیا؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا انہیں یہ لباس حضرت جبرائیل علیہ السلام نے لا کر دیا ہے۔ انہوں نے پوچھا حضرت جبرائیل علیہ السلام سے یہ لباس کہاں سے لے کر آئے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا وہ یہ لباس جنت سے لائے ہیں۔ ان عورتوں نے جب آپ رضی اللہ عنہا کی بات سنی تو بے ساختہ پکار اٹھیں:

اَشْهَدُ اَنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلَ اللّٰه

''ہم گواہی دیتی ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور ہم گواہی دیتی ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔''

پس ان میں سے جس عورت کا شوہر بھی مسلمان ہوا وہ عورت اس کے ساتھ رہی اور جس عورت کا شوہر مسلمان نہ ہوا اس نے اپنے شوہر سے علیحدگی اختیار کر لی۔

(نزہۃ المجالس)

واقعہ نمبر ۱۲

گھریلو امور میں دلچسپی

خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی گھریلو امور میں دلچسپی اور گھریلو امور کو احسن انداز میں نبھانا موجودہ معاشرے کی عورتوں کے لئے بہترین نمونہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا کو بظاہر کوئی آسائش میسر نہ تھی مگر آپ رضی اللہ عنہا نے کبھی بھی زبان سے اُف تک نہ کی اور گھریلو کام کاج میں کبھی سستی کا مظاہرہ نہ کیا، بچوں کی تربیت میں کوئی کسر باقی نہ رہنے دی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اپنے شوہر کو راضی کرنے کی سعی کرتی رہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نہایت صابر و شاکر تھیں۔ گھریلو امور کی انجام دہی کے ساتھ ساتھ پانچ وقت نماز پابندی سے ادا کرتی تھیں اور معمول کے اوراد و وظائف کو بھی کبھی ترک نہ کیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا کبھی بھی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے بے جا فرمائش نہ کرتی تھیں اور جو کچھ بھی کھانے یا پہننے کو مل جاتا صبر و شکر کے ساتھ کھا لیتی تھیں اور پہن لیتی تھیں۔

❶ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے ہاتھوں سے چکی پیستی تھیں جس کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہا کے ہاتھوں پر چھالے پڑ جاتے تھے، مشک میں پانی خود بھر کر لاتی تھیں جس کی وجہ سے سینہ پر مشک کی رسی کے نشان پڑ گئے تھے، گھر میں جھاڑو وغیرہ خود دیتی تھیں جس کی وجہ سے تمام کپڑے گرد آلود ہو جاتے تھے۔

(سنن ابوداؤد)

❷ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صاحبزادی حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے آپ رضی اللہ عنہا اس وقت اونٹ کے بالوں سے بنے ہوئے موٹے لباس کو زیب تن کئے چکی میں آٹا پیس رہی تھیں، رسول

اللہ ﷺ نے دیکھا تو آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے آپ ﷺ نے فرمایا دنیا کی تنگی و سختی پر صبر سے کام لو تا کہ جنت کی ابدی نعمتیں تمہیں حاصل ہوں۔ (احیاء العلوم)

۳ روایات میں آتا ہے حضرت بلال رضی اللہ عنہ ایک صبح نماز کے لئے دیر سے پہنچے، حضور نبی کریم ﷺ نے دریافت کیا اے بلال (رضی اللہ عنہ)! تمہیں کس چیز نے روکا؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میں حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مکان کے پاس سے گزرا اور آپ رضی اللہ عنہا اس وقت آٹا پیس رہی تھیں اور بچہ پاس رو رہا تھا میں نے عرض کیا اگر آپ رضی اللہ عنہا چاہیں تو میں آٹا پیس دیتا ہوں اور اگر چاہیں تو بچہ کو سنبھال لیتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا میں اپنے بیٹے پر تم سے زیادہ مہربان ہوں اور میری تاخیر کا سبب یہ ہے۔ (تاریخ دمشق)

۴ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہماری والدہ گھر کے تمام امور اپنے ہاتھوں سے انجام دیتی تھیں حتیٰ کہ کھانا پکانا، چکی پیسنا، جھاڑو دینا وغیرہ سب کام ہماری والدہ خود کیا کرتی تھیں۔

۵ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو سخت بخار ہو گیا اور میں آپ رضی اللہ عنہا کے ساتھ رات بھر جاگتا رہا۔ پچھلے پہر ہم دونوں کی آنکھ لگ گئی اور میں اذانِ فجر سن کر جب بیدار ہوا تو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہا وضو فرما رہی ہیں، میں مسجد میں نماز پڑھنے چلا گیا جب نماز پڑھ کر آیا تو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہا معمول کے مطابق چکی پیس رہی تھیں۔ میں نے کہا فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! تمہیں اپنے حال پر رحم نہیں آتا، تم رات بھر بیمار رہیں، پھر صبح ٹھنڈے پانی سے وضو کر کے نماز پڑھی اور اب چکی پیس رہی ہو؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اگر میں اپنے فرائض ادا کرتے ہوئے مر بھی جاؤں تو مجھے کچھ پرواہ نہیں۔

واقعہ نمبر ۱۳

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمسائیگی کا شرف

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مکان حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان سے قدرے فاصلہ پر واقع تھا۔ ایک دن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے اور فرمایا کہ میرا ارادہ ہے کہ تمہیں اپنے مکان کے نزدیک منتقل کر دوں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ بن نعمان کے کئی مکان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب میں موجود ہیں ان سے کہہ کر کوئی مکان خالی کروا دیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس بات کو مناسب نہیں سمجھتا اور حارثہ (رضی اللہ عنہ) نے پہلے بھی بے شمار مکانات مہاجرین کو بطورِ ہدیہ دیئے ہیں۔

حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ بن نعمان کو اس بات کی خبر ہوئی تو وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی شہزادی کو اپنے قریب منتقل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرا گھر لے لیں اور میرا سب کچھ اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے، اللہ کی قسم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو مجھ سے قبول فرمائیں گے وہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے باقی چھوڑ دیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو صحیح کہتا ہے اللہ عزوجل تجھے برکت عطا فرمائے اور پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ بن نعمان کے مکان میں منتقل کر دیا۔ (طبقات الکبریٰ)

واقعہ نمبر ۱۴

تسبیح حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا

حضور نبی کریم ﷺ کے پاس فتوحات کے زمانہ میں بے شمار غلام اور لونڈیاں بطورِ غنیمت آئیں۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ وہ بھی حضور نبی کریم ﷺ کے پاس جا کر ان سے گھریلو کام کاج کے لئے کوئی لونڈی مانگ لیں تاکہ گھریلو کام کاج میں آسانی ہو۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جب حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ ﷺ اس وقت گھر پر موجود نہ تھے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آپ رضی اللہ عنہا کی آؤ بھگت کی اور آنے کی وجہ دریافت کی۔ آپ رضی اللہ عنہا نے انہیں اپنے آنے کی وجہ بتائی تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ سے اس معاملہ پر بات کریں گی۔ آپ رضی اللہ عنہا واپس لوٹ آئیں، پھر جب حضور نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے آنے کے متعلق بتایا۔ حضور نبی کریم ﷺ اسی وقت آپ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے اور فرمایا کہ میں تمہیں اس وقت کوئی لونڈی نہیں دے سکتا کیونکہ مجھے ابھی اصحابِ صفہ کی خوردونوش کا انتظام کرنا ہے اور میں انہیں کیسے بھول جاؤں جنہوں نے دین اسلام کی سربلندی کے لئے اپنے گھربار کو ترک کر دیا تاکہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کی خوشنودی حاصل کریں، تم ہر نماز کے بعد اور رات کو سونے سے قبل ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمدللہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو یہ تمہارے لئے لونڈی سے بہتر ہے۔ (بخاری)

واقعہ نمبر ۱۵

ازدواجی زندگی

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کی ازدواجی زندگی بلاشبہ میاں بیوی کے مابین تعلقات کی بہترین مثال ہے۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کے مابین بہترین ذہنی ہم آہنگی اور محبت و الفت پائی جاتی تھی مگر بتقاضائے بشریت دونوں کے مابین کبھی کبھار ناراضگی بھی ہو جاتی تھی۔

❶ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک دن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملنے ان کے گھر گئے تو حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کو موجود نہ پایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کے متعلق دریافت کیا تو حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ ان کے اور حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کے مابین کچھ جھگڑا ہو گیا تھا جس پر وہ غصہ میں چلے گئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کو تلاش کرنے بھیجا اس نے آ کر بتایا کہ آپ رضی اللہ عنہ مسجد میں آرام فرما رہے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود اس جگہ تشریف لے گئے اور اس وقت حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کے پہلو سے چادر ہٹ گئی تھی اور جسم مبارک پر مٹی لگی ہوئی تھی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی مٹی صاف کرتے جاتے اور فرماتے جاتے اے ابوتراب اٹھو، اے ابوتراب اٹھو۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کو گھر لائے اور دونوں میاں بیوی کے مابین صلح کروائی۔ (بخاری)

❷ حضرت عمرو بن سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک مرتبہ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مابین کچھ ناراضگی ہو گئی۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے

کہا اللہ کی قسم! میں آپ رضی اللہ عنہ کی شکایت رسول اللہ ﷺ سے کروں گی۔ پھر حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضور نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف لائیں اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی ان کے پیچھے خاموشی سے آ گئے اور ایک جگہ چھپ کر کھڑے ہو گئے تا کہ دونوں کی گفتگو سن سکیں۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شکایت کی تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! میری بات غور سے سنو وہ کون سے میاں بیوی ہیں جن کے درمیان اختلافِ رائے پیدا نہیں ہوتا اور وہ کون سا شوہر ہے جس کی بیوی اس کی خواہش پوری نہ کرے اور وہ خاموش رہے؟ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ خاموشی سے سن رہے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اس کے بعد ارادہ کر لیا کہ آئندہ کوئی بھی ایسا کام نہیں کروں گا جو خاتونِ جنت کے مزاج کے خلاف ہو۔

(طبقات الکبریٰ)

۱۳ حضرت حبیب بن ابوثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مابین کچھ ناراضگی ہو گئی، حضور نبی کریم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے اور آپ ﷺ کے لئے بستر بچھایا گیا۔ آپ ﷺ پہلو کے بل لیٹ گئے، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور وہ آپ ﷺ کی ایک جانب بیٹھ گئے پھر حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں اور آپ ﷺ کی ایک جانب بیٹھ گئیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے دونوں کا ہاتھ پکڑ کر ناف پر رکھا اور دونوں کے مابین صلح کروا دی۔ پھر آپ ﷺ ان کے مکان سے باہر تشریف لائے تو عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ! جب آپ ﷺ اندر تشریف لے گئے تو چہرے پر حزن و ملال کی کیفیت تھی اب جب باہر تشریف لائے تو چہرے پر مسرت کے آثار ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ایسا کیوں نہ ہو میں نے ان دونوں کے مابین صلح کروائی ہے جو مجھے بہت پیارے ہیں۔

(طبقات الکبریٰ)

واقعہ نمبر ۱۶

واقعہ مباہلہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ایک مرتبہ نجران کے عیسائیوں کا ایک وفد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کا مقصد آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مناظرہ کرنا تھا۔ انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق دریافت کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اللہ عزوجل کے بندے اور رسول ہیں اور کنواری مریم علیہا السلام کی جانب القا کئے گئے۔ عیسائی بولے وہ تو (معاذ اللہ) اللہ کے بیٹے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کیسے؟ عیسائی بولے کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بندہ ایسا دیکھا جو بغیر باپ کے پیدا ہوا ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ دلیل ہے تو حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق تم کیا رائے رکھتے ہو کہ وہ بغیر ماں باپ کے پیدا کئے گئے جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تو ماں تھیں اور باپ نہ تھے۔ ان عیسائیوں کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کا کوئی جواب نہ تھا مگر وہ اپنی ہٹ دھرمی کی بناء پر جھگڑنے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مباہلہ کر لو جو سچا ہوا وہ بچ جائے گا اور جو غلط ہوا وہ برباد ہوگا اور حق و باطل عقائد بھی واضح ہو جائیں گے۔ اللہ عزوجل نے اس موقع پر سورۂ آل عمران کی آیت نمبر ۶۱ نازل فرمائی:

"یہ آپ سے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق) حجت کریں اس کے
کہ آپ کو اس کا علم آچکا (پس) فرما دیجئے ہم بلاتے ہیں اپنے بیٹے
اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جانیں
اور تمہاری جانیں پھر مباہلہ کریں تو جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو۔"

عیسائی وفد نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سنی تو کہا ہمیں تین دن کی مہلت

دیں۔ آپ ﷺ نے انہیں تین دن کی مہلت دے دی اور پھر تین دن گزرنے کے بعد وہ عیسائی وفد عمدہ قبائے زیب تن کئے اپنے نامور پادریوں کے ہمراہ واپس لوٹا۔ آپ ﷺ بھی تشریف لائے اور آپ ﷺ کی گود میں حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ تھے، بائیں ہاتھ سے آپ ﷺ نے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھام رکھا تھا جبکہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، آپ ﷺ کے پیچھے تھے۔ آپ ﷺ ان سے فرما رہے تھے جب میں دعا کروں تو تم سب آمین کہنا۔ پھر آپ ﷺ نے دعا فرمائی:

''اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔''

عیسائی وفد میں موجود سب سے بڑے پادری نے جب حضور نبی کریم ﷺ کو اہل بیت کے ہمراہ دیکھا تو بے ساختہ پکار اٹھا: بے شک میں ایسے چہرے دیکھتا ہوں کہ اگر یہ بارگاہِ الٰہی میں دعا کریں کہ اے اللہ! ان پہاڑوں کو اپنی جگہ سے ہٹا دے تو وہ ان پہاڑوں کو ان کی جگہ سے ہٹا دے اور تم ان سے ہرگز مباہلہ نہ کرو ورنہ ہلاک کر دیئے جاؤ گے اور پھر روئے زمین پر کوئی بھی عیسائی باقی نہ رہے گا۔

عیسائی وفد نے جب اپنے بڑے پادری کی بات سنی تو حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا ہم آپ ﷺ سے مباہلہ نہیں کرتے، آپ ﷺ اپنے دین پر رہیں اور ہم اپنے دین پر رہیں گے۔ پھر ان عیسائیوں نے جزیہ کی شرط پر صلح کر لی۔

حضور نبی کریم ﷺ نے اس موقع پر فرمایا قسم ہے اللہ عزوجل کی جس کا عذاب ان کے سروں پر تھا اور اگر یہ مباہلہ کرتے تو یہ بندر اور خنزیر بن جاتے اور ان کے گھربار جل کر خاکستر ہو جاتے اور ان کے چرند و پرند سب نیست و نابود ہو جاتے۔

(مدارج النبوۃ)

واقعہ نمبر ۱۷

آیت تطہیر کا نزول

ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے:

''اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو! تم سے ہر ناپاکی دور فرما دے اور تمہیں پاک کر کے خوب صاف ستھرا کر دے۔''

(الاحزاب:۳۳)

بیشتر مفسرین کرام کے نزدیک یہ آیت مبارکہ حضرت سیّدہ فاطمہ، حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ، حضرت سیّدنا امام حسن اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہم کے حق میں نازل ہوئی۔

❶ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آیت بالا پنجتن پاک کی شان میں نازل ہوئی اور پنجتن پاک سے مراد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سیّدہ فاطمہ، حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ، حضرت سیّدنا امام حسن اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہم ہیں۔ (مسند احمد)

❷ مسند احمد میں منقول ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدہ فاطمہ، حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ، حضرت سیّدنا امام حسن اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہم کو اپنی چادر میں لیا اور دعا فرمائی:

''اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں تو ان سے رجس و ناپاکی کو دور فرما دے اور انہیں پاک کر دے اور خوب پاک کر۔''

❸ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت شیبہ سے مروی ہے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے ایک صبح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گھر سے باہر جاتے دیکھا اور

آپ ﷺ نے اس وقت ایک چادر اوڑھ رکھی تھی جس پر سیاہ اون سے کجادوں کے نقش بنے ہوئے تھے پس حضرت سیّدنا امام حسن ؓ آئے تو آپ ﷺ نے انہیں اس چادر میں داخل کرلیا، پھر حضرت سیّدنا امام حسین ؓ آئے اور آپ ﷺ نے انہیں بھی اس چادر میں داخل کرلیا۔ پھر حضرت سیّدہ فاطمہ ؓ آئیں تو آپ ﷺ نے انہیں بھی اس چادر میں داخل کرلیا۔ پھر حضرت علی المرتضیٰ ؓ آئے اور آپ ﷺ نے انہیں بھی اس چادر میں داخل کرلیا اور پھر آپ ﷺ نے فرمانِ الٰہی کی تلاوت کی:

''اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو! تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب صاف ستھرا کردے۔''

(مسلم وبیہقی)

۲ حضرت عمر بن ابی سلمہ ؓ جو حضور نبی کریم ﷺ کے پروردہ ہیں فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ ام المومنین حضرت ام سلمہ ؓ کے گھر پر تھے جب فرمانِ الٰہی نازل ہوا:

''اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو! تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب صاف ستھرا کردے۔''

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدہ فاطمہ، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت سیّدنا امام حسن اور حضرت سیّدنا امام حسین ؓ کو بلایا اور اپنی کملی میں ڈھانپ لیا اور پھر فرمایا اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے نجاست کو دور کردے اور انہیں خوب پاک وصاف کردے۔ (ترمذی)

واقعہ نمبر ۱۸

نذر کے روزے رکھنے کا واقعہ

کیا بات رضا اس چمنستانِ کرم کی
زہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن، پھول

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ایک مرتبہ سردارانِ نوجوان اہل جنت حضرت سیّدنا امام حسن اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہم بیمار ہو گئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ ان کی عیادت کے لئے گئے۔ کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا آپ رضی اللہ عنہ ان کی صحت کے لئے نذر مان لیں۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے نذر مان لی کہ جب میرے دونوں بیٹے صحت یاب ہوں گے تو میں اور میری زوجہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تین روزے رکھیں گے۔ اللہ عزوجل کے فضل و کرم سے حضرت سیّدنا امام حسن اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہم کو صحت کاملہ نصیب ہوئی اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی نذر پوری کرنے کے لئے تین روزے رکھے۔ جب پہلا روزہ رکھا تو افطار کے وقت گھر میں کوئی چیز موجود نہ تھی۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے قرض لیا اور تھوڑے سے جو لا کر حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیئے جنہیں پیس کر انہوں نے آٹا تیار کیا۔ جب شام کو افطار کے وقت کھانا تیار ہوا اور حضرت علی المرتضیٰ، حضرت سیّدہ فاطمہ، حضرت سیّدنا امام حسن و حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہم دسترخوان پر افطار کے لئے تشریف فرما ہوئے تو دروازے پر کسی سائل نے آواز دی اے نبی کے گھر والو! میں مسکین ہوں اور کئی دن سے بھوکا ہوں مجھے کچھ کھانے کے لئے دو۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا

ہم یہ کھانا اس مسکین کو دے دیتے ہیں اور پھر وہ سارا کھانا اس مسکین کو دے دیا گیا اور گھر والے فاقہ سے رہے۔ اگلے روز بھی روزہ رکھا گیا اور جب افطار کا وقت ہوا اور حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کھانا تیار کیا۔ جب سب گھر والے دسترخوان پر افطار کے لئے بیٹھے تو اس دوران ایک سائل نے آواز دی اے نبی کے گھر والو! میں یتیم ہوں مجھے کچھ کھانے کے لئے دو۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا یہ کھانا اس یتیم کو دے دیں ہم پانی پی کر روزہ افطار کرلیں گے۔ تیسرے دن بھی روزہ رکھا گیا اور جب افطار کے وقت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دسترخوان بچھایا تو دروازے پر ایک سائل نے آواز دی اے نبی کے گھر والو! میں غلام ہوں اور کئی دن سے بھوکا ہوں مجھے کچھ کھانے کے لئے دو۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا یہ کھانا اسے دے دیں۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے وہ کھانا اس غلام کو دے دیا اور یوں ایک مرتبہ پھر سب گھر والوں نے پانی سے روزہ افطار کیا۔

حضرت سیّدنا امام حسن اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہما کی صحت یابی کے لئے مانی گئی نذر کے تین روزے پورے ہو چکے تھے اور تین دن کے فاقہ نے انہیں انتہائی کمزور کر دیا تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب ملنے کے لئے آئے اور اپنے اہل وعیال کو اس حال میں دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں صبر کی تلقین کی۔ اس دوران حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور بعد سلام عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کے اس فعل کو بے حد پسند کیا اور اللہ عزوجل ان کے حق میں فرماتا ہے:

> ''وہ جو اپنی نذر پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جب برائی پھیلی اور وہ کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت میں مسکین کو اور یتیم کو اور غلام کو اور کہتے ہیں ہم یہ سب خاص اللہ کی رضا کے لئے کرتے ہیں اور بدلہ میں شکر طلب نہیں کرتے بے شک ہمیں اپنے

رب سے ایسے دن کا خوف ہے جو بے حد سخت ہے اور اللہ انہیں اس دن کے شر سے محفوظ رکھے گا اور انہیں تازگی وشادمانی عطا فرمائی اور ان کے صبر پر ان کے لئے جنت کی بشارت دی اور ریشمی کپڑے عطا فرمائے، وہ جنت میں تخت پر تکیہ لگائے ہوں گے اور وہاں نہ دھوپ ہوگی اور نہ سردی اور درختوں کے سائے ان پر جھکے ہوں گے اور ان کے گچھے ان کے لئے جھکا دیئے ہوں گے اور ان پر چاندی کے برتن اور کوزے ہوں گے جو شیشہ کی مثل ہوں گے، کیسے شیشے چاندی کے ساقیوں نے انہیں پورے اندازہ پر رکھا ہوگا اور اس میں انہیں جام پلائے جائیں گے جس کی ملونی ادرک ہو گی اور وہ ادرک کیا ہے؟ جنت میں ایک چشمہ ہے جسے سلسبیل کہتے ہیں اور اس کے گرد خدمت گار پھریں گے ہمیشہ رہنے والے جنہیں آپ دیکھیں گے تو موتی بکھرے ہوئے سمجھیں گے اور جب اِدھر اُدھر نگاہ دوڑائیں گے تو سکون پائیں گے اور بڑی سلطنت ان کے بدن پر ہے، کریب کے سبز کپڑے اور قنادیز کے اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائیں جائیں گے اور ان کے رب کی جانب سے انہیں پاکیزہ شراب پلائی جائے گی اور ان سے کہا جائے گا کہ یہ تمہارا انعام ہے اور تمہاری محنت قبول ہوئی۔'' (سورۃ الدھر)

(روح البیان)

واقعہ نمبر ۱۹

حضور نبی کریم ﷺ کا دلاسہ دینا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضور نبی کریم ﷺ کے ہمراہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر گیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ان کے دروازہ پر پہنچ کر فرمایا السلام علیکم بیٹی! کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا تشریف لایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا میرے ساتھ کوئی اور بھی ہے؟ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا عمران بن حصین (رضی اللہ عنہ)۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میرے اوپر صرف ایک چادر ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی چادر انہیں دی جسے لینے کے بعد حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے اپنا جسم تو ڈھانپ لیا مگر سر کیسے ڈھانپوں گی؟ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس ایک پرانی چادر تھی آپ ﷺ نے وہ بھی انہیں دے دی اور فرمایا اس سے سر ڈھانپ لو۔ پھر ہم گھر میں داخل ہوئے اور آپ ﷺ نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا حال دریافت کیا۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کل سے فاقہ ہے۔ آپ ﷺ نے سنا تو آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا بیٹی! میں نے خود تین دن سے کچھ نہیں کھایا حالانکہ میں تو اللہ کا محبوب ہوں اور تمہاری نسبت اللہ کے زیادہ قریب ہوں، میں نے آخرت کو دنیا پر ترجیح دی اور فقر و فاقہ اختیار کیا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے کندھوں پر رکھا اور فرمایا تم جنت کی عورتوں کی سردار ہو اور میں نے تمہارا نکاح اس کے ساتھ کیا جو دنیا و آخرت میں سردار ہے۔ (حلیۃ الاولیاء)

واقعہ نمبر ۲۰

بچی ہوئی کھجوریں

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک دن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لائے اور فرمایا میرے دونوں بیٹے حسن و حسین رضی اللہ عنہم کہاں ہیں؟ میں نے عرض کیا آج جب ہم نے صبح کی تو ہمارے گھر کھانے کو کچھ نہ تھا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا میں ان دونوں کو لے جاتا ہوں اور مجھے ڈر ہے کہ یہ کہیں تمہارے پاس بھوک کی وجہ سے نہ روئیں اور تمہارے پاس انہیں کھلانے کو کچھ نہیں ہے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فلاں یہودی کی طرف گئے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنا تو اس یہودی کے پاس تشریف لے گئے اور وہاں حضرت سیّدنا امام حسن اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہم ایک حوض کے پاس کھیل رہے تھے اور کچھ بچی ہوئی کھجوریں ان کے سامنے پڑی تھیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی (رضی اللہ عنہ)! کیا تم میرے بیٹوں کو گرمی کی شدت سے پہلے گھر نہیں لے جاؤ گے؟ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آج ہمارے پاس گھر میں کھانے کے لئے کچھ نہ تھا اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر بیٹھ جائیں تو میں فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کے لئے یہ بچی ہوئی کھجوریں چن لوں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہو گئے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بچی ہوئی کھجوریں ایک کپڑے میں جمع کیں اور چل دیئے، ایک شہزادے کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھا لیا اور دوسرے شہزادے کو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اٹھا لیا یہاں تک کہ گھر پہنچ گئے۔ (معجم الکبیر)

واقعہ نمبر ۲۱

اللہ عزوجل جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے

① حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کئی دنوں سے فاقے سے تھے جب معاملہ کچھ دشوار ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس تشریف لے گئے مگر وہاں بھی کھانے کو کچھ نہ پایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ان سے کھانے کا پوچھا۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا اللہ کی قسم! میرے پاس بھی کھانے کو کچھ نہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں سے تشریف لے گئے تو حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی پڑوسن دو روٹیاں اور ایک گوشت کا ٹکڑا بطورِ نذر لائی۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ان روٹیوں اور گوشت کے ٹکڑے کو رکھ لیا اور کہا اللہ کی قسم! میں اسے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے رکھوں گی۔ پھر حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ یا حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سے میں سے کسی کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیجا اور جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا اللہ عزوجل نے مجھے کچھ عطا کیا ہے جو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے رکھ لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ برتن میرے پاس لاؤ چنانچہ وہ برتن لایا گیا اور جب اس برتن سے کپڑا ہٹایا گیا تو وہ گوشت اور روٹی سے بھرا ہوا تھا۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جان گئیں کہ یہ اللہ عزوجل کی برکت سے ہوا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب کھانے کے متعلق دریافت کیا تو حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یہ اللہ عزوجل کی

جانب سے ہے بے شک اللہ عزوجل جسے چاہے بے حساب رزق دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تمام تعریفیں اللہ عزوجل کے لئے ہیں جس نے تمہیں بنی اسرائیل کی عورتوں کی سردار جیسا بنایا اسے جب اللہ عزوجل کوئی رزق دیتا پھر اس کے بارے میں پوچھا جاتا تو کہتی یہ اللہ کی طرف سے ہے بے شک اللہ جسے چاہے بے حساب رزق دیتا ہے۔ (درمنثور)

⑫ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک رات ہم نے فاقہ سے گزاری صبح ہوئی اور میں کھانے کی تلاش میں نکلا تو راستہ میں ایک درہم پڑا ہوا ملا، میں نے اسے اٹھالیا اور اس سے آٹا اور گوشت خرید کر حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو لا کر دیا۔ انہوں نے آٹا گوندھ کر روٹیاں پکائیں اور جب فارغ ہوئیں تو کہنے لگیں اگر میرے والد بزرگوار بھی ہوتے تو میں ان کی دعوت کرتی۔ میں حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ اس وقت پہلو کے بل آرام فرما رہے تھے اور فرما رہے تھے میں بھوک سے اللہ عزوجل کی پناہ چاہتا ہوں۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! ہمارے پاس کچھ کھانا ہے آپ ﷺ بھی تشریف لائیں۔ حضور نبی کریم ﷺ تشریف لائے اس وقت ہنڈیا جوش مار رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس میں سے عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے لئے بھی نکالو۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایک بڑے پیالے میں ان کے لئے نکال دیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا اس میں سے حفصہ (رضی اللہ عنہا) کے لئے بھی نکالو۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ان کے لئے بھی ایک پیالے میں نکال دیا حتیٰ کہ آپ ﷺ نے اپنی تمام ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے لئے نکلوایا پھر فرمایا اب اپنے والد اور شوہر کے لئے بھی نکالو۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ہمارے لئے بھی نکال دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اب نکالتے جاؤ اور کھاتے جاؤ، جب نکالنے کے بعد ہنڈیا اٹھائی تو وہ ویسے ہی بھری ہوئی تھی پھر جب تک اللہ عزوجل نے چاہا ہم اس میں سے کھاتے رہے۔ (طبقات الکبریٰ)

واقعہ نمبر ۲۲

وہ نعمتیں جن کے بارے میں پوچھا جائے گا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مسجد کی جانب نکلے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کی آہٹ سنی تو وہ بھی نکلے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پوچھا اس وقت کس چیز نے آپ رضی اللہ عنہ کو نکالا؟ انہوں نے فرمایا بھوک کی شدت نے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سنا تو کہا اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے مجھے بھی بھوک نے نکالا۔ ابھی دونوں باتیں کر رہے تھے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تمہیں کس چیز نے نکالا؟ انہوں نے عرض کیا اللہ کی قسم! ہمیں بھوک کی شدت نے نکالا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا مجھے بھی اسی نے نکالا ہے۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق وحضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم سب مل کر حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر گئے۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اس وقت اپنے باغ میں تھے انہیں جب اطلاع ہوئی تو وہ فوراً کھجوروں کا ایک خوشہ اتار کر لے آئے اور پھر انہوں نے بکری کا ایک بچہ ذبح کیا اور اس کا آدھا گوشت بھون لیا اور آدھے گوشت کا سالن بنا لیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھانا رکھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم ایک پیالہ میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دے آؤ اس نے کئی دنوں سے ایسا کھانا نہیں کھایا۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے وہ پیالہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پہنچا دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پرتکلف کھانے کے بعد رقت آمیز لہجے میں فرمایا یہ وہ نعمتیں ہیں جن کے بارے میں تم سے پوچھا جائے گا۔ (صحیح ابن حبان)

واقعہ نمبر ۲۳

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ایثار

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بنی سلیم کا ایک شخص حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا آپ ﷺ جادوگر ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کی بات سنی تو آگے بڑھ کر اسے سبق سکھانے کا ارادہ کیا۔ آپ ﷺ نے انہیں روک دیا اور پھر اس شخص کو آخرت کے عذاب سے ڈرایا اور اسے خدائے واحد کی عبادت کی دعوت دی۔ وہ شخص آپ ﷺ کی باتیں سن کر اور آپ ﷺ کا اخلاق دیکھ کر قائل ہوگیا اور اس نے اسلام قبول کر لیا۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا تیرے پاس کتنا مال ہے؟ اس نے عرض کیا میں بنوسلیم کا سب سے غریب شخص ہوں۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جانب دیکھا اور فرمایا تم میں سے کون ہے جو اسے اونٹ خرید کر دے اور جو اسے اونٹ لے کر دے گا اللہ عزوجل اسے بہترین جزاء عطا فرمائے گا۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میرے پاس ایک اونٹنی ہے وہ میں اسے دیتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کون ہے جو اس کا سر ڈھانپے؟ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنی دستار مبارک اس کے سر پر رکھ دی۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم اس کے کھانے کا انتظام کرو۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اٹھے اور مسجد نبوی کے اطراف میں موجود چند گھروں سے کھانے کے متعلق پوچھا مگر کہیں سے کچھ بھی کھانے کو نہ ملا۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے اور سارا واقعہ بیان کیا۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آبدیدہ ہوگئیں اور فرمایا اللہ کی قسم جس نے میرے والد کو نبی برحق بنا کر بھیجا ہمارے گھر میں کئی روز سے فاقہ ہے مگر تم میری یہ

چادر لے جاؤ اور اسے شمعون یہودی کو جا کر دینا کہ یہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چادر ہے اسے رکھ کر کچھ قرض دے دے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ وہ چادر لے کر شمعون کے پاس گئے اور جب اس نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی چادر دیکھی تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور وہ کہنے لگا اللہ کی قسم! یہی وہ نیک لوگ ہیں جن کی خبر اللہ عزوجل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دی تھی اور میں صدق دل سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاتا ہوں۔ یہ کہہ کر شمعون نے کلمہ پڑھا اور حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی چادر لوٹاتے ہوئے کچھ جو دے دیئے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ واپس حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور سارا واقعہ بیان کیا۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے شمعون کے حق میں دعائے خیر فرمائی اور ان جو کو پیس کر روٹی بنائی اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو دی۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ رضی اللہ عنہا کے گھر بھی فاقہ ہے کچھ اپنے اور بچوں کے لئے رکھ لیں۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا یہ کھانا اللہ عزوجل کی راہ میں دیا ہے اس لئے اب اس میں سے ہمارے لئے لینا درست نہیں۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ وہ کھانا لے کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچے اور تمام واقعہ بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ کھانا اس نومسلم کو دیا اور اپنی بیٹی کے گھر تشریف لے گئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیٹی کے چہرہ کو دیکھا تو وہاں فاقہ اور نقاہت کے آثار نمایاں تھے اور چہرے پر زردی چھائی ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پیار کیا اور انہیں تسلی دیتے ہوئے اپنا رخ انور آسمان کی جانب اٹھایا اور دعا کی:

''اے اللہ! فاطمہ (رضی اللہ عنہا) تیری باندی ہے تو اس سے راضی رہنا۔''

(نزہۃ المجالس)

واقعہ نمبر ۲٤

عورت کی سب سے عمدہ صفت

جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مہر نے
اس ردائے نزاہت پہ لاکھوں سلام

❶ حضور نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا عورت کے لئے کون سی چیز بہتر ہے؟ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خاموش رہے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اٹھا اور گھر آ کر حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا آج رسول اللہ ﷺ نے ہم سے پوچھا کہ عورتوں کے لئے کون سی چیز بہتر ہے؟ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نہ عورتیں غیر مردوں کو دیکھیں اور نہ ہی مرد غیر عورتوں کو دیکھیں۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے واپس جا کر حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں یہ جواب پیش کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا فاطمہ (رضی اللہ عنہا) میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔ (دارقطنی)

❷ حضور نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا بیٹی! یہ بتاؤ عورت کی سب سے عمدہ صفت کون سی ہے؟ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا عورت کی سب سے عمدہ صفت یہ ہے کہ وہ کسی غیر مرد کو نہ دیکھے اور نہ ہی کوئی غیر مرد اسے دیکھے۔ (احیاء العلوم)

واقعہ نمبر ۲۵

عادات واطوار، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشابہ

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا عادات و اطوار، صورت و گفتار الغرض ظاہری و باطنی اوصاف میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشابہت رکھتی تھیں اور بلاشبہ آپ رضی اللہ عنہا اپنے نیک اوصاف کی بناء پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شخصیت کا آئینہ تھیں۔

① ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو عادت و اطوار، سیرت و کردار اور نشست و برخاست میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ مشابہت والا نہیں دیکھا۔

(ابوداؤد)

② حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہم اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جمع تھیں اور کوئی ایک بھی ہم میں سے غیر حاضر نہ تھی اس دوران حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں اللہ کی قسم! ان کا چلنا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چلنے سے ذرہ بھر بھی مختلف نہ تھا۔ (بخاری)

③ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے اندازِ گفتگو اور بیٹھنے میں حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی اور کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس قدر مشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔ (معجم الکبیر)

واقعہ نمبر ۲۶

عبادت و ریاضت

خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنی عبادت و ریاضت میں یکتائے زمانہ تھیں اور آپ رضی اللہ عنہا کی زندگی قیامت تک کی عورتوں کے لئے ایک نمونہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے چونکہ کاشانہ نبوت میں پرورش پائی اور اپنے والد بزرگوار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر وقت یادِ الٰہی میں مستغرق اور عبادت و ریاضت میں مشغول پایا اسی لئے آپ رضی اللہ عنہا کے اندر بھی عبادت و ریاضت کا مادہ بدرجہ اَتم موجود تھا۔

① حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بسا اوقات میں نے اپنی والدہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو شام سے صبح تک عبادت و ریاضت اور اللہ عزوجل کی بارگاہ میں گریہ کرتے اور نہایت عاجزی کے ساتھ دعا مانگتے دیکھا اور میں نے دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہا کی اکثر دعائیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ہوتی تھیں۔ (مستدرک الحاکم)

② حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا معمول تھا کہ آپ رضی اللہ عنہا کھانا پکاتے ہوئے بھی قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتی تھیں اور تلاوتِ کلام پاک سے آپ رضی اللہ عنہا کو خصوصی شغف حاصل تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی نمازِ فجر کے لئے تشریف لے جاتے تو راستہ میں آپ رضی اللہ عنہا کے گھر سے گزر ہوتا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم چکی چلنے کی آواز سنتے تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے اے اللہ! میری فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کو اس کی ریاضت و قناعت پر اجر عظیم عطا فرما۔ (الحیات الحقی)

③ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنی والدہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا ہے وہ گھر کی مسجد کے محراب میں رات بھر نماز میں مشغول رہتی تھیں یہاں تک کہ طلوعِ صبح ہو جاتی تھی۔ (مدارج النبوۃ)

۴ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا معمول تھا کہ آپ رضی اللہ عنہا نے خادمہ کے ذمہ یہ لگا رکھا تھا کہ وہ سورج کو دیکھتی جب سورج غروب ہونے لگتا تو وہ آپ رضی اللہ عنہا کو آگاہ کرتی اور آپ رضی اللہ عنہا اس وقت دعا و استغفار میں مشغول ہو جاتی تھیں یہاں تک کہ سورج غروب ہو جاتا تھا۔ (احیاء العلوم)

۵ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کے حکم پر حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر گیا تو میں نے دیکھا کہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہم سو رہے ہیں اور آپ رضی اللہ عنہا انہیں پنکھا کر رہی ہیں اور ساتھ ہی ساتھ قرآن مجید کی تلاوت زبان پر جاری ہے۔ (شہادت نواسہ سیّد الابرار)

۶ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک مرتبہ رمضان المبارک کے مہینہ میں دوپہر کے وقت جب شدید گرمی پڑ رہی تھی میں حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر گئی تو میں نے دیکھا کہ دروازہ بند ہے اور چکی چلنے کی آواز آ رہی ہے، میں نے جھانک کر دیکھا تو آپ رضی اللہ عنہا چکی کے پاس سو رہی تھیں اور چکی خود بخود چل رہی تھی اور ساتھ ہی حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کا گہوارہ بھی خود بخود ہل رہا تھا، میں اسی حیرانگی میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس گئی اور سارا ماجرا بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا فاطمہ (رضی اللہ عنہا) روزہ سے ہے اور اللہ عزوجل نے فاطمہ (رضی اللہ عنہا) پر نیند غالب کر دی اور ملائکہ کو حکم دیا کہ وہ اس کے کام انجام دیں۔ (شہادت نواسہ سیّد الابرار)

واقعہ نمبر ۲۷

پہلا حق باہر والوں کا ہوتا ہے

حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں والدہ ماجدہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا مسلمانوں بالخصوص مسلمان عورتوں کے حق میں کثرت سے دعا مانگا کرتی تھیں اور ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہا گھریلو مسجد کی محراب میں کھڑی ہوئیں اور ساری رات نماز میں مشغول رہیں یہاں تک کہ صبح ہوگئی اور آپ رضی اللہ عنہا نے تمام مسلمانوں کے لئے دعا مانگی مگر اپنے لئے کوئی دعا نہ مانگی۔

حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا ماں! آپ رضی اللہ عنہا نے سب مسلمانوں کے لئے دعا مانگی مگر اپنے لئے کوئی دعا نہ مانگی؟

آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

''بیٹا! پہلا حق باہر والوں کا ہوتا ہے اس کے بعد گھر والوں کا حق ہوتا ہے۔''

(مدارج النبوۃ)

واقعہ نمبر ۲۸

پیٹ پر پتھر باندھنے کا واقعہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی شہزادی خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے تو دیکھا کہ وہ بھوک کی شدت سے نڈھال ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب حال دریافت کیا تو حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ تین دن سے فاقہ کشی کا عالم ہے اور پھر انہوں نے اپنے پیٹ پر باندھے ہوئے تین پتھر دکھائے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواباً اپنے پیٹ سے کپڑا ہٹایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار پتھر باندھ رکھے تھے۔

پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ کے مضافات میں چلے گئے اور دیکھا کہ ایک کنوئیں پر ایک اعرابی پانی نکال رہا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے پیش کش کی کہ اگر میں اسے پانی نکال دوں تو وہ کیا مزدوری دے گا؟ اس اعرابی نے کہا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک ڈول کے بدلے تین کھجوریں دوں گا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کنوئیں سے پانی نکالنا شروع کر دیا اور آٹھ مرتبہ اس کنوئیں سے پانی نکالا اور اس اعرابی نے بدلہ میں چوبیس کھجوریں دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب نویں مرتبہ ڈول اس کنوئیں میں ڈالا تو رسی ٹوٹ گئی اور ڈول کنوئیں میں گر گیا، وہ اعرابی غصہ میں آ گیا اور اس نے وہ چوبیس کھجوریں چھین لیں اور غصہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ مبارک کی جانب اپنا ہاتھ بڑھایا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم ناراض کیوں ہوتے ہو اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے اپنا ہاتھ مبارک کنوئیں میں ڈالا اور وہ ڈول نکال کر اسے دے دیا۔ وہ اپنی اس حرکت پر نادم ہوا اور وہ چوبیس کھجوریں آپ ﷺ کو واپس کر دیں۔

حضور نبی کریم ﷺ وہاں سے واپس لوٹ آئے۔ وہ اعرابی چونکہ آپ ﷺ کو جانتا نہ تھا اس لئے اس نے ایسی گستاخی کی پھر جب اسے علم ہوا کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ تھے تو وہ اپنی اس حرکت پر نادم ہوا اور اس نے اپنا ہاتھ کاٹ دیا جو اس نے آپ ﷺ کے چہرہ کی جانب بڑھایا تھا اور اپنے کٹے ہوئے ہاتھ سے خون کو صاف کرتا آپ ﷺ کی تلاش میں نکلا اور پھر اسے پتہ چلا کہ آپ ﷺ اس وقت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں موجود ہیں۔

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو بتایا کہ کوئی اعرابی آیا ہے جس کا ہاتھ کٹا ہوا ہے اور اس کے بازو سے خون بھی ٹپک رہا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے اور اس اعرابی کو دیکھا جو اپنی غلطی پر نادم ہو رہا تھا اور اپنا کٹا ہوا ہاتھ آپ ﷺ کو دکھا رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ میں نے اپنا وہ ہاتھ کاٹ ڈالا جس نے آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کی۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم دیر کس بات کی کرتے ہو آؤ اور سلامتی والے مذہب کو قبول کر لو۔ اس نے عرض کیا آپ ﷺ رحمت للعالمین ہیں کیا میرا ہاتھ بھی لوٹا دیں گے؟ آپ ﷺ نے اسے کلمہ پڑھایا اور اپنا لعابِ دہن اس کے کٹے ہوئے ہاتھ پر لگایا تو اس کا ہاتھ ٹھیک ہو گیا۔ (کتاب النوادر)

واقعہ نمبر ۲۹

حضور نبی کریم ﷺ کا احتراماً کھڑے ہونا

① ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب حضور نبی کریم ﷺ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو آتے ہوئے دیکھتے تو اپنی نشست سے کھڑے ہو جاتے اور انہیں خوش آمدید کہتے، انہیں بوسہ دیتے اور ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں اپنی نشست پر بٹھاتے تھے اور انہیں بوسہ دیتے تھے اور جب آپ ﷺ، حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے جاتے تو حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی آپ ﷺ کو یونہی خوش آمدید کہتیں، اپنی نشست پر بٹھاتی تھیں اور آپ ﷺ کو بوسہ دیتی تھیں۔ (بخاری)

② ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جب بھی حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو حضور نبی کریم ﷺ انہیں خوش آمدید کہتے اور کھڑے ہو کر ان کا استقبال کرتے اور ان کا ہاتھ پکڑ کر اسے بوسہ دیتے اور انہیں نشست پر بٹھاتے تھے۔ (مستدرک الحاکم)

③ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ نے اپنی چادر بچھائی ہوئی تھی پس اس پر آپ ﷺ میں یعنی حضرت علی المرتضیٰ، حضرت سیّدہ فاطمہ، حضرت سیّدنا امام حسن اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہم بیٹھ گئے اور آپ ﷺ نے اس چادر کے کنارے پکڑے اور ان پر ڈال کر اس میں گرہ لگا دی اور فرمایا اے اللہ! تو ان سے راضی ہو جا جس طرح میں ان سے راضی ہوں۔ (طبرانی)

واقعہ نمبر ۳۰

سفر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ابتداء اور انتہاء

① حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنے اہل و عیال سے ملنے کے بعد حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے مل کر سفر پر روانہ ہوتے تھے اور جب سفر سے واپسی ہوتی تو سب سے پہلے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے فرمایا کرتے تھے کہ میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔ (مستدرک الحاکم)

② حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر روانہ ہونے کا ارادہ فرماتے تو اپنے اہل و عیال میں سب سے بعد میں جس سے گفتگو کرتے وہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں اور جب سفر سے واپسی ہوتی تو سب سے پہلے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاتے تھے۔ (ابوداؤد)

③ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی سفر سے واپس لوٹتے تو سب سے پہلے اپنی صاحبزادی حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملتے اور انہیں بوسہ دیتے تھے۔ (طبرانی)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی سفر سے واپس لوٹتے تو حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا گلا چومتے تھے اور فرماتے تھے مجھے اس سے جنت کی خوشبو آتی ہے۔ (مسند احمد)

واقعہ نمبر ۳۱

جنتی عورتوں کی سردار

❶ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اے میری بیٹی! کیا تو اس پر خوش نہیں کہ تو سارے جہان کی عورتوں کی سردار ہے؟ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا وہ مریم علیہا السلام بنت عمران بھی تو ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ اپنے زمانہ کی عورتوں کی سردار تھیں اور تم اپنے زمانہ کی عورتوں کی سردار ہو اور اللہ کی قسم! تمہارے شوہر علی (رضی اللہ عنہ) دنیا و آخرت میں سردار ہیں۔ (شہادت نواسہ سیّد الابرار)

❷ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرماتی ہیں حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اے میری بیٹی! کیا تو اس پر راضی نہیں کہ تو سارے جہان اور جنت کی عورتوں کی سردار ہے۔ (مشکوٰۃ)

❸ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت کی عورتوں میں سب سے افضل عورتیں خدیجہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد، فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد ﷺ مریم علیہا السلام بنت عمران اور آسیہ رضی اللہ عنہا بنت مزاحم جو فرعون کی بیوی ہیں۔

(شہادت نواسہ سیّد الابرار)

❹ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اپنی والدہ سے اجازت لی کہ وہ مجھے اجازت دیں کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس جاؤں اور ان کی بخشش کے لئے دعا کرواؤں، میں مغرب کی نماز ادا کروں اور پھر حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کے لئے بخشش کی دعا کرواؤں۔ والدہ نے مجھے اجازت دے دی اور میں

حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مغرب کی نماز آپ ﷺ کے ہمراہ ادا کی اور پھر نوافل پڑھے اور پھر عشاء کی نماز بھی آپ ﷺ کے ساتھ ادا کی اور جب آپ ﷺ عشاء کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد گھر کی جانب چلے تو میں آپ ﷺ کے پیچھے چل پڑا، آپ ﷺ نے میرے قدموں کی آواز سنی تو فرمایا کیا میرے پیچھے آنے والا حذیفہ (رضی اللہ عنہ) تو نہیں؟ میں نے عرض کیا ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تجھے کیا حاجت پیش آئی اللہ عزوجل تجھے اور تیری ماں کو بخشے، یہ ایک فرشتہ ہے جو اس رات سے قبل کبھی زمین پر نہیں آیا اور اس فرشتے نے اللہ عزوجل سے مجھے سلام کرنے کی اجازت مانگی اور یہ مجھے اس کی بشارت دیتا ہے کہ میری بیٹی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سردار ہے اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہم جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔ (ترمذی)

۵ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! کیا تو اس پر راضی نہیں کہ تو اہل جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہو اور تیرے دونوں بیٹے جنت کے تمام نوجوانوں کے سردار ہوں۔

(مجمع الزوائد)

۶ حضرت صالح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کیا میں تمہیں خوشخبری نہ سناؤں کہ میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ اہل جنت کی عورتوں کی سردار صرف چار خواتین ہیں، مریم علیہا السلام بنت عمران، فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد ﷺ خدیجہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد اور فرعون کی بیوی آسیہ رضی اللہ عنہا۔ (مسند احمد)

واقعہ نمبر ۳۲

حضرت آدم علیہ السلام کا نورِ فاطمہ کا مشاہدہ کرنا

ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کو تخلیق کیا گیا اور نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب انہیں تفویض کیا گیا تو ان کے حسن و جمال کا یہ عالم تھا کہ ان کا دایاں رخسار سورج کی شعاعوں اور بایاں رخسار چاند کی چاندنی پر غالب تھا، پھر حضرت حوا علیہا السلام کو تخلیق کیا گیا تو ان کا حسن بھی بے مثل تھا۔ جس وقت حضرت آدم علیہ السلام و حضرت حوا علیہا السلام جنت میں پھرتے تھے ان دنوں ان کے مابین یہ موضوع زیر بحث آیا کہ کیا اللہ عزوجل نے ہم سے بھی زیادہ کسی کو حسین بنایا ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور انہیں اللہ عزوجل کے حکم سے جنت کے ایک محل میں لے گئے جو سرخ یاقوت کا بنا ہوا تھا اور اس محل کے اندر زمرد کے پایوں والا ایک سنہری تخت بچھا تھا جس پر ایک لڑکی بیٹھی تھی اور اس لڑکی کے سر پر سونے کا تاج تھا اور جسم سے نورانی شعاعیں بلند ہو رہی تھیں۔ حضرت آدم علیہ السلام نے جب اس لڑکی کا حسن دیکھا تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا اے اللہ! یہ کون ہے؟ اللہ عزوجل نے فرمایا یہ لڑکی فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا اس کا شوہر کون ہوگا؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام انہیں ایک دروازہ کی جانب لے گئے اور جب دروازے کو کھولا گیا تو سونے کے ایک تخت پر ایک خوبصورت نورانی چہرے والا نوجوان بیٹھا تھا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ علی رضی اللہ عنہ بن ابوطالب ہیں اور ان کا نکاح فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوگا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے انہیں دعا دی اور وہاں سے واپس لوٹ آئے۔ (نزہۃ المجالس)

واقعہ نمبر ۳۳

جہنم کی آگ کو حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا پر حرام کر دیا گیا

مل گئی مجھ کو جرأت ہو گیا بے باک بھی
مدحت زہرا نے بخشی قوتِ ادراک بھی

❶ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اللہ عزوجل تمہیں اور تمہاری اولاد کو آگ کے عذاب سے محفوظ رکھے گا۔ (طبرانی)

❷ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک فاطمہ (رضی اللہ عنہا) نے اپنی عصمت و پاک دامنی کی ایسی حفاظت کی ہے کہ اللہ عزوجل نے اسے اور اس کی اولاد کو آگ سے محفوظ فرما دیا۔ (حلیۃ الاولیاء)

❸ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاطمہ (رضی اللہ عنہا) نے اپنی عصمت و پاکدامنی کی ایسی حفاظت کی کہ اللہ عزوجل نے ان کی عصمت کے طفیل انہیں اور ان کی اولاد کو جنت میں داخل فرما دیا۔ (مجمع الزوائد)

❹ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنی بیٹی کا نام فاطمہ (رضی اللہ عنہا) اس لئے رکھا ہے کہ اللہ عزوجل نے اسے اور اس سے محبت رکھنے والوں کو دوزخ سے الگ کر دیا ہے۔ (کنز العمال)
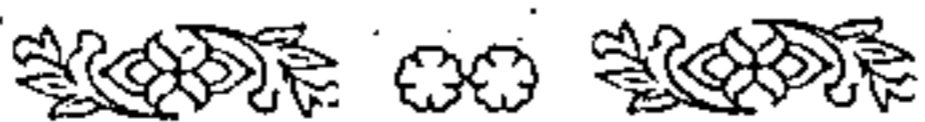
واقعہ نمبر ۳۷

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا دشمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دشمن

❶ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی، حضرت سیّدہ فاطمہ، حضرت سیّدنا امام حسن اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہم سے فرمایا میں اس سے لڑوں گا جس سے تم لڑو گے اور میں اس سے صلح کروں گا جس سے تم صلح کرو گے۔ (ترمذی)

❷ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی، حضرت سیّدہ فاطمہ، حضرت سیّدنا امام حسن اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہم کی جانب نگاہِ التفات فرمائی اور فرمایا جو تم سے لڑے گا میں اس سے لڑوں گا، جو تم سے صلح کرے گا میں اس سے صلح کروں گا۔ (مسند احمد)

❸ حضرت ابوحنظلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیشک فاطمہ (رضی اللہ عنہا) میری جان کا حصہ ہے جس نے اسے تنگ کیا اس نے مجھے تنگ کیا۔

(مستدرک الحاکم)

❹ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک فاطمہ (رضی اللہ عنہا) میری جان کا حصہ ہے اسے تکلیف دینے والی چیز مجھے بھی تکلیف دیتی ہے۔ (مسلم)

واقعہ نمبر ۳۵

شجر رسالت کی شاخ

زہرا ہیں یوں خیال سخنور کے آس پاس
خوشبوئے پاک جیسے گل تر کے آس پاس

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی نرینہ اولاد زندہ نہ رہی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلہ نسب حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے شہزادوں حضرت سیّدنا امام حسن اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہم سے چلا یہی وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے متعلق فرمایا کہ میں درخت ہوں، فاطمہ (رضی اللہ عنہا) اس درخت کی ایک شاخ ہے اور حسن و حسین رضی اللہ عنہم اس درخت کا پھل ہیں۔

❶ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایک درخت ہوں اور فاطمہ (رضی اللہ عنہا) اس کی ایک شاخ ہے، علی (رضی اللہ عنہ) اس کا شگوفہ ہے اور حسن و حسین (رضی اللہ عنہم) اس کا پھل ہیں اور اہل بیت سے محبت کرنے والے اس کے پتے ہیں، یہ سب جنت میں ہوں گے، یہ حق ہے حق ہے۔ (دیلمی)

❷ حضرت مسور رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاطمہ (رضی اللہ عنہا) میری شاخِ ثمر بار ہے، اس کی خوشی مجھے خوش کرتی ہے اور اس کی پریشانی مجھے پریشان کردیتی ہے۔ (مسند احمد)

واقعہ نمبر ۳۶

آگ کی زنجیر

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرتبہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات کی غرض سے ان کے گھر تشریف لے گئے اور میں اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اس وقت گلے میں سونے کی ایک زنجیر پہن رکھی تھی اور آپ رضی اللہ عنہا نے وہ زنجیر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دکھائی اور کہا کہ یہ زنجیر مجھے ابوالحسن (رضی اللہ عنہ) نے دی ہے۔ (ابوالحسن، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب وہ زنجیر دیکھی تو فرمایا اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! کیا تو اس بات کو اچھا جانتی ہے کہ لوگ کہیں کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں آگ کی زنجیر ہو؟ یہ فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے بغیر وہاں سے تشریف لے گئے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وہ زنجیر فوراً سے بیشتر فروخت کر دی اور اس کی قیمت سے ایک غلام آزاد کروا دیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کی خبر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"تمام تعریفیں اس اللہ عزوجل کے لئے ہیں جس نے فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کو آگ کے عذاب سے نجات عطا فرمائی۔"

(مستدرک)

واقعہ نمبر ۳۷

چاندی کے کڑے راہِ خدا میں خرچ کر دیئے

حضور نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ سفر سے واپسی پر حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دروازے پر ایک رنگین پردہ لٹکا ہوا دیکھا اور پھر جب آپ ﷺ کی ملاقات حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی تو ان کے ہاتھوں میں چاندی کے دو کڑے دیکھے۔ آپ ﷺ نے جب دیکھا تو فوراً ہی بغیر گفتگو کئے واپس لوٹ گئے۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کا ایسا رویہ دیکھا تو رو پڑیں۔ اس دوران آپ ﷺ کے غلام حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کسی کام کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور انہوں نے جب آپ رضی اللہ عنہا کو یوں روتے دیکھا تو رونے کی وجہ دریافت کی۔ آپ رضی اللہ عنہا نے انہیں حضور نبی کریم ﷺ کے یوں بغیر کوئی بات کئے لوٹ جانے کا بتایا اور بتایا کہ ایسا انہوں نے دروازے پر لگے رنگین پردے اور میرے ہاتھوں میں موجود چاندی کے کڑوں کی وجہ سے کیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہا نے وہ رنگین پردہ اور چاندی کے دونوں کڑے اتار کر حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کو دیئے کہ وہ اسے حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے جائیں اور ان سے کہیں کہ وہ انہیں راہِ خدا میں خرچ کر دیں۔ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے وہ چیزیں حضور نبی کریم ﷺ کو دے دیں اور آپ ﷺ نے انہیں فروخت کر کے ان کی قیمت اصحابِ صفہ کے خرچ کے لئے وقف کر دی۔ پھر آپ ﷺ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر گئے اور فرمایا میرے والد تم پر قربان ہوں تم نے اچھا کام کیا ہے۔ (قوت القلوب)

واقعہ نمبر ۳۸

حضور نبی کریم ﷺ کے متعلق فکر مند ہونا

حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ ایک غزوہ سے واپس لوٹے، آپ ﷺ مسجد میں تشریف لے گئے اور دو رکعت نماز پڑھی۔ آپ ﷺ کو یہ بات زیادہ پسند تھی کہ جب بھی سفر سے واپس لوٹتے تو مسجد میں دو رکعت نماز ادا فرماتے اس کے بعد اپنی بیٹی حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاتے اور پھر ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے ہاں تشریف لے جاتے۔ آپ ﷺ دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور وہ آپ ﷺ کے استقبال کے لئے دروازہ پر آئیں اور آپ ﷺ کا چہرہ چومنا شروع کر دیا اور رونے لگیں۔ رسول اللہ ﷺ نے دریافت کیا فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! کیوں روتی ہو؟ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا آپ ﷺ کا چہرہ مبارک کا رنگ مشقت کی وجہ سے متغیر ہو چکا ہے اور کپڑے پھٹ چکے ہیں انہیں دیکھ کر مجھے رونا آ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! تم یوں نہ رو، اللہ عزوجل نے تمہارے باپ کو ایک ایسے کام کے لئے بھیجا کہ روئے زمین پر کوئی اینٹ اور گارے کا مکان اور نہ کوئی ادنیٰ سوتی خیمہ بچے گا جس میں اللہ عزوجل کا یہ کام یعنی دین اسلام نہ پہنچا دوں اور یہ دین وہاں پہنچ کر رہے گا جہاں تک دن اور رات کی پہنچ ہے۔ (کنز العمال)

واقعہ نمبر ۳۹

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خون آلود چہرے کو صاف کرنا

غزوۂ احد کے موقع پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب زخمی ہوئے اور یہ افواہ سرگرم ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کر دیا گیا تو حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی ان میں شامل تھیں جو فرطِ غم سے نڈھال میدانِ جنگ میں پہنچیں اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو حواس بحال ہوئے اور حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خونِ آلود چہرہ صاف کرنا شروع کیا۔

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اس کردار کے متعلق حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دانت مبارک غزوہ احد میں شہید ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں کڑیاں پیوست ہو گئیں اور خون جاری ہو گیا جو رکنے کا نام نہ لیتا تھا۔ اس موقع پر حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک سے خون صاف کیا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پانی ڈالتے تھے۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جب دیکھا کہ خون نہیں رک رہا تو انہوں نے ٹاٹ کا ایک ٹکڑا جلایا اور اس کی راکھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم میں بھر دی جس سے خون نکلنا بند ہو گیا۔ (مسلم)

واقعہ نمبر ۴۰

شہادت حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور کیفیت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا

غزوۂ احد میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حضرت سیّدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے جامِ شہادت نوش فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہ کو ہندہ کے ایک حبشی غلام ''وحشی'' نے نیزہ مار کر شہید کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جوابی وار کرنا چاہا مگر زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے گر پڑے اور منصب شہادت پر فائز ہوئے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے چچا حضرت سیّدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کا بے حد غم تھا اور آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہر دلعزیز چچا کی تدفین احد کے مقام پر دیگر شہدائے احد کے ساتھ کی۔

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جب حضرت سیّدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر ملی تو آپ رضی اللہ عنہا نے بے اختیار رونا شروع کر دیا اور اتنا روئیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی آپ رضی اللہ عنہا کو دیکھ کر اپنے آنسوؤں پر ضبط نہ رکھ سکے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں سے بھی آنسو جاری ہو گئے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی پھوپھی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت عبدالمطلب اور حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تم خوش ہو جاؤ کہ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے مجھ سے کہا حمزہ رضی اللہ عنہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شیر ہیں۔

واقعہ نمبر ٤١

اولادِ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نسب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منسوب

نہیں وہ بے وفا ہو ہی نہیں سکتا زمانے میں
ترے غازی کا جو پرچم اٹھائے فاطمہ الزہرا

(۱) حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر ماں کی اولاد اپنے باپ کی طرف منسوب ہوتی ہے ماسوائے فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد کے پس میں ان کا ولی ہوں اور میں ہی ان کا نسب ہوں۔ (کنز العمال)

(۲) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر ماں کی اولاد کا باپ ہوتا ہے جس کی جانب وہ منسوب ہوتی ہے ماسوائے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بیٹوں کے کہ ان کا ولی میں ہوں اور ان کا نسب بھی میں ہوں۔ (مستدرک الحاکم)

(۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر عورت کی اولاد کا نسب اپنے باپ کی جانب ہوتا ہے ماسوائے فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد کے، ان کا نسب میں ہوں اور ان کا باپ بھی میں ہوں۔ (مسند احمد)

واقعہ نمبر ۴۲

ماسوائے نسب فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہر نسب منقطع ہو جائے گا

① حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب فرماتے ہیں میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے نسب اور رشتہ کے سوا بروزِ قیامت ہر نسب اور رشتہ منقطع ہو جائے گا۔ (مستدرک الحاکم)

② حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن ہر نسب و تعلق منقطع ہو جائے گا ماسوائے میرے نسب اور میرے تعلق کے۔ (بیہقی)

③ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز میرے رشتہ اور نسب کے سوا ہر رشتہ اور نسب منقطع ہو جائے گا۔

(طبرانی)

واقعہ نمبر ۴۳

ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) کی سفارش کرنے سے انکار

۶ ھ میں حضور نبی کریم ﷺ چودہ سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کی جانب عمرہ کی غرض سے عازمِ سفر ہوئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے حدیبیہ کے مقام پر پڑاؤ ڈالا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو مکہ معظمہ روانہ کیا تا کہ وہ سردارانِ قریش کے ساتھ مذاکرات کریں اور انہیں آگاہ کریں کہ ہم جنگ کی غرض سے نہیں بلکہ عمرہ کی ادائیگی کے لئے آئے ہیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ مکہ معظمہ پہنچے اور سردارانِ قریش سے مذاکرات شروع کئے اور جب انہیں آنے میں کچھ دیر ہو گئی تو یہ افواہ پھیلا دی گئی کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جمع کیا اور ان سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کا بدلہ لینے کے لئے بیعت کی جسے بیعت رضوان کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ سردارانِ قریش کو جب آپ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اس بیعت کی خبر ہوئی تو انہوں نے اپنا ایک وفد آپ ﷺ کے پاس بھیجا جس نے آپ ﷺ سے مذاکرات کئے اور پھر ایک معاہدہ تحریر کیا گیا جسے تاریخ میں معاہدہ حدیبیہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

اس معاہدہ کی رو سے یہ طے پایا کہ مسلمان اس سال عمرہ کی ادائیگی کے بغیر واپس لوٹ جائیں گے اور آئندہ سال عمرہ کی غرض سے آئیں گے اور صرف تین دن مکہ معظمہ میں قیام کریں گے۔ اس کے علاوہ اس معاہدہ میں یہ بھی طے پایا گیا قبائلِ عرب میں جو قبیلہ قریش کے ساتھ معاہدہ کرنا چاہے تو اس کو اجازت ہوگی اور جو قبیلہ حضور نبی کریم

ﷺ کے ساتھ معاہدہ کرنا چاہے تو اسے حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ معاہدہ کرنے کی اجازت ہوگی چنانچہ اسی بناء پر قبیلہ بنی بکر نے قریش کے ساتھ معاہدہ کرلیا اور قبیلہ بنی خزاعہ نے حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ معاہدہ کرلیا۔ یہ دونوں قبائل مکہ معظمہ کے نواح میں آباد تھے اور ان دونوں کے مابین ایک عرصہ سے عداوت چلی آ رہی تھی۔

۸ ھ میں قبیلہ بنی بکر نے قریش کی مدد سے قبیلہ بنی خزاعہ پر حملہ کردیا اور اس لڑائی میں قبیلہ بنی خزاعہ کے کئی سردار قتل ہو گئے۔ قبیلہ بنی خزاعہ کے کئی لوگ حرم کعبہ میں پناہ لینے پر مجبور ہو گئے مگر قبیلہ بنی بکر کے ایک سردار نوفل نے حرم کعبہ کے تقدس کو بھی پامال کرتے ہوئے ان کو وہاں بے دردی سے قتل کردیا۔ حضور نبی کریم ﷺ کو جب اس واقعہ کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ نے قریش کے پاس ایک قاصد بھیجا جس نے سرداران قریش کو تین شرائط پیش کیں کہ قبیلہ بنی خزاعہ کے مقتولوں کا خون بہا دیا جائے، قریش مکمل طور پر قبیلہ بنی بکر کی حمایت سے الگ ہو جائے یا پھر یہ اعلان کیا جائے کہ معاہدہ حدیبیہ ختم ہو گیا ہے۔

قریش نے حضور نبی کریم ﷺ کے قاصد سے کہا ہمیں تیسری شرط منظور ہے اور ہم کسی بھی طرح خون بہا نہیں دیں گے اور نہ ہی قبیلہ بنی بکر کی حمایت سے الگ ہوں گے۔ قاصد ان کا جواب لے کر واپس مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہوا تو سرداران قریش کو ہوش آئی کہ انہوں نے جلد بازی میں غلط قدم اٹھا لیا ہے۔ انہوں نے ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) کو جو اس وقت تک مسلمان نہ ہوئے تھے انہیں مدینہ منورہ بھیجا تاکہ وہ جا کر حضور نبی کریم ﷺ سے ملیں اور معاہدہ حدیبیہ کی تجدید کریں۔

ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہوا اور اپنی بیٹی ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے گھر پہنچا۔ ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے جب اسے اپنے گھر میں داخل ہونے کی اجازت دی تو ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) نے بستر پر بیٹھنا چاہا۔ ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے وہ بستر فوراً اٹھا دیا اور کہا یہ حضور نبی کریم ﷺ کا بستر ہے۔

ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) اس کے بعد پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور پھر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تاکہ یہ حضرت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سفارش کر سکیں اور معاہدہ حدیبیہ کی تجدید ہو سکے۔ ان حضرات نے ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) کی کسی بھی قسم کی مدد کرنے سے انکار کر دیا۔ ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچا تو اس وقت گھر میں حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی جانب سے صاف جواب سن چکا تو اس نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! اگر آپ رضی اللہ عنہا کا یہ پانچ برس کا بیٹا (حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ) ایک مرتبہ اپنی زبان سے کہہ دے کہ میں نے ان دونوں فریق کے مابین صلح کروا دی تو آج سے یہ بچہ عرب کا سردار کہہ کر پکارا جائے گا؟

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا بچوں کا ان معاملات سے کوئی تعلق نہیں ہے اور تم ان معاملات میں بچوں کو ملوث نہ کرو۔ ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) نے جب حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انکار سنا تو اس نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ اب آپ رضی اللہ عنہ کوئی مفید مشورہ دیں جس سے اس معاہدہ کی تجدید ہو سکے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم بنی کنانہ کے سردار ہو تم اپنی جانب سے یک طرفہ اعلان کر دو اور تمہارے پاس اب اس کے سوا کوئی راستہ نہیں ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے اس مشورہ کے بعد ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) نے مسجد نبوی میں جا کر یک طرفہ اعلان کیا کہ ہم نے معاہدہ حدیبیہ کی تجدید کر دی ہے مگر مسلمانوں کی جانب سے یا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے اسے کوئی جواب نہ دیا گیا یوں ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) اپنی سفارتی کوشش میں ناکامی کے بعد مکہ معظمہ واپس لوٹ گیا۔ (زرقانی)

واقعہ نمبر ٤٤

روزہ نفل تھا پھر کچھ حرج نہیں

۸ھ میں حضور نبی کریم ﷺ اپنے دس ہزار جانثاروں کے ہمراہ مکہ مکرمہ کی جانب روانہ ہوئے اور پھر اس شان سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے کہ کہیں خون خرابہ نہ ہوا اور مکہ مکرمہ فتح ہو گیا۔ فتح مکہ کے موقع پر حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی حضور نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھیں اور اس کا ثبوت حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کی اس روایت سے ملتا ہے۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں فتح مکہ کے بعد حضور نبی کریم ﷺ نے چند روز مکہ مکرمہ میں قیام کیا اس دوران ایک روز حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور حضور نبی کریم ﷺ کی بائیں جانب بیٹھ گئیں اور میں آپ ﷺ کی دائیں جانب بیٹھی ہوئی تھی۔ اس دوران ایک لونڈی آئی اور اس نے آپ ﷺ کو ایک برتن پیش کیا جس میں پینے کی کوئی چیز تھی۔ آپ ﷺ نے اس میں سے تھوڑا سا پی لیا باقی مجھے دے دیا۔ میں نے وہ پی لیا اور پھر عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میں روزہ سے تھی اور میں نے اسے پی لیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا کیا تم نے کوئی قضا روزہ رکھا تھا؟ میں نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر یہ روزہ نفل تھا تو پھر کچھ حرج نہیں۔ (مشکوٰۃ)

واقعہ نمبر ۴۵

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ہمسایہ کی تعزیت کرنا

حضرت عبداللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ایک میت کو دفنانے کے بعد فارغ ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے اور ہم بھی لوٹ آئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر کے دروازہ پر پہنچے تو رک گئے اور ہم نے ایک عورت کو آتے ہوئے دیکھا۔

راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو پہچان لیا تھا۔

جب وہ عورت چلی گئی تو معلوم ہوا کہ وہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر گئے اور پوچھا فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! تمہیں کس چیز نے گھر سے باہر نکلنے پر آمادہ کیا؟

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس میت کے لواحقین سے ہمدردی کرنے گئی تھی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاید تم ان کے ساتھ قبرستان پہنچ گئی تھیں؟ آپ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا معاذ اللہ! میں ایسا کیسے کرسکتی ہوں اور میں نے عورتوں کے قبرستان جانے کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سن رکھا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جواب سنا تو فرمایا اگر تم ایسا کرتیں تو میں تمہیں اس بات پر جھڑکتا۔ (سنن ابوداؤد)

واقعہ نمبر ٤٦

ہمسائیگی کا حق ادا کیا

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دل میں انسانی ہمدردی اور خدمت خلق کا جذبہ بدرجہ اَتم موجود تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا گھریلو امور کو خوش اسلوبی کے ساتھ نبھانے کے علاوہ عبادتِ الٰہی کا حق بھی ادا کرتی تھیں اور حقوق العباد کی ادائیگی میں بھی کسی قسم کی کوتاہی کا مظاہرہ نہ کرتی تھیں۔

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پڑوس میں ایک یہودی رہتا تھا جو دین اسلام کا سخت مخالف تھا۔ اللہ عزوجل نے اس یہودی کو ہدایت عطا فرمائی اور وہ اپنے عزیز واقارب سمیت مشرف بہ اسلام ہوا۔ اس یہودی کے اسلام قبول کرنے کی وجہ سے اس کے قبیلہ نے اس سے قطع تعلقی اختیار کر لی جس کی وجہ سے اس کا کاروبار ختم ہو گیا اور وہ مفلسی کے دن گزارنے پر مجبور ہو گیا۔ اس نومسلم کے حالات انتہائی تنگدستی میں بسر ہو رہے تھے کہ ناگہاں اس کی بیوی کا انتقال ہو گیا۔ قبیلہ والوں نے چونکہ اس سے قطع تعلقی اختیار کر لی تھی لہٰذا اس کی بیوی کی میت گھر پڑی تھی اور اسے غسل دینے والا کوئی بھی نہ تھا۔ وہ نومسلم اسی پریشانی میں مبتلا تھا کہ کیسے غسل وکفن کا انتظام کرے کہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس کی خبر ہوئی۔ رات ہو چکی تھی آپ رضی اللہ عنہا اسی وقت اپنی خادمہ حضرت فضہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ رات کے اندھیرے میں اس کے گھر گئیں اور اس کی بیوی کو غسل دینے کے بعد کفن پہنایا اور ہمسائیگی کا حق ادا کیا۔ (خاتونِ جنت)

واقعہ نمبر ٤٧

مادراں را اسوۂ کامل بتول

سیرتِ فرزندہا از امہات
جوہر صدق و صفا از امہات
مزرعِ تسلیم را حاصل بتول
مادراں را اسوۂ کامل بتول

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ایک مرتبہ چکی پیس رہی تھیں کہ آپ رضی اللہ عنہا کے کانوں میں پڑوسی عورت کی دردناک آواز سنائی دی۔ آپ رضی اللہ عنہا نے پڑوسی عورت کی چیخ و پکار سنی تو بے چین ہوگئیں اور اسی وقت اپنی خادمہ حضرت فضہ رضی اللہ عنہا کو لے کر اس کے گھر پہنچیں تا کہ جان سکیں کہ اس کے یوں چلانے کی وجہ کیا ہے؟ جب آپ رضی اللہ عنہا اس کے گھر پہنچیں تو وہاں جا کر معلوم ہوا کہ وہ عورت دردِ زہ میں مبتلا ہے اور اس کی حالت انتہائی خراب ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اس کے گھر والوں کو تسلی دی اور پھر اس عورت کی خبر گیری کی اور اسے تسلی دی، پھر اپنی خادمہ حضرت فضہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ مل کر اس کی مدد کی جس سے اس کا بچہ صحیح سلامت پیدا ہو گیا اور اس عورت کی جان بھی بچ گئی۔ آپ رضی اللہ عنہا اس فرض کی ادائیگی کے بعد گھر واپس لوٹیں تو اس قدر خوش تھیں کہ گویا سارے جہان کی نعمتیں آپ رضی اللہ عنہا کو مل گئی ہوں۔ (سیرتِ فاطمہ رضی اللہ عنہا)

واقعہ نمبر ۴۸

انفاق فی سبیل اللہ

حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت بابرکت میں ایک بیش قیمت چادر جس میں سونے کے تار تھے بطورِ ہدیہ بھیجی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اسے قبول فرما لیا اور ارشاد فرمایا کہ یہ چادر میں اسے دوں گا جو اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کو دوست رکھتا ہے اور اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ بھی اسے دوست رکھتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جب حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان سنا تو ہر ایک کے دل میں اس چادر کو حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوا اور وہ سب حضور نبی کریم ﷺ کی جانب دیکھنے لگے کہ آپ ﷺ یہ چادر کس کو عنایت کرتے ہیں؟

حضور نبی کریم ﷺ نے قدرے توقف کے بعد دریافت کیا کہ علی (رضی اللہ عنہ) کہاں ہے؟ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اس وقت وہاں موجود نہ تھے۔ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! علی (رضی اللہ عنہ) تو اس وقت گھر پر ہیں۔ آپ ﷺ نے انہیں بلا بھیجا۔ جب بلانے والے نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو جا کر بتایا کہ حضور نبی کریم ﷺ انہیں یاد کر رہے ہیں اور بلانے کا مقصد بھی بتایا۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جب گھر سے روانہ ہونے لگے تو حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ کہاں جاتے ہیں؟ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کے بلانے اور شاہ نجاشہ کی جانب سے بطورِ ہدیہ آنے والی بیش قیمت چادر کے عنایت کرنے کے متعلق بتایا۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہم اس بیش قیمت چادر کو لے کر کیا کریں گے؟ جس رب العالمین نے ہمیں یہ بیش قیمت چادر عطا فرمائی ہے

ہم وہ اسی کی راہ میں خرچ کر دیتے ہیں اور ہم اس چادر کو حاجت مندوں، غرباء و مساکین پر خرچ کر دیتے ہیں۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بات سنی اور اس کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ چادر آپ رضی اللہ عنہ کو مرحمت فرمائی اور فرمایا کہ تم دیگر لوگوں کی نسبت اس کا زیادہ حق رکھتے ہو۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ چادر لی اور پھر مدینہ منورہ کے مشہور بازار سوق اللیل میں گئے اور اس چادر سے سارا سونا نکلوا کر اسے غرباء و مساکین میں تقسیم کر دیا اور اس میں سے معمولی سی بھی مقدار اپنے لئے نہ رکھی۔ پھر گھر آ کر آپ رضی اللہ عنہ نے سارا واقعہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بتایا۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اللہ عزوجل کا شکر ادا کیا اور اس دن گھر میں فاقہ تھا اور کسی نے کچھ نہ کھایا تھا۔

میرا ذکر ان کے طفیل سے
میری فکر ان کے طفیل سے
کہاں مجھ میں اتنی سکت بھلا
کہ ہو منقبت کا بھی حق ادا

واقعہ نمبر ۴۹

گنہگاروں کی شفاعت

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضور سرورکائنات ﷺ کی تعظیم وتوقیر کا بہت زیادہ خیال رکھا کرتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کی ضیافت کی اورعرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میرے غریب خانہ پر اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سمیت تشریف لائیں اور کھانا تناول فرمائیں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے یہ دعوت قبول فرمالی اوروقت مقررہ پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے جانے کے لئے روانہ ہوئے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم ﷺ کے پیچھے پیچھے چلنا شروع ہو گئے اور حضور نبی کریم ﷺ کا ایک ایک قدم اطہر جو ان کے گھر کی طرف چلتے ہوئے زمین پر پڑ رہا تھا گننے لگے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا اے عثمان رضی اللہ عنہ! یہ میرے قدم کیوں گن رہے ہو؟ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں، میں چاہتا ہوں کہ آپ ﷺ کے ایک ایک قدم مبارک کے عوض میں آپ ﷺ کی تعظیم وتوقیر کی خاطر ایک ایک غلام آزاد کردوں چنانچہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر تک حضور اقدس ﷺ کے جس قدر قدم مبارک پڑے اسی قدر غلام حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے آزاد فرمائے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے اس فعل سے بہت متاثر ہوئے اور انہوں نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا آج میرے دینی بھائی حضرت

عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انتہائی شاندار دعوت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر قدم مبارک کے عوض ایک غلام بھی آزاد کیا میری خواہش ہے کہ کاش ہم بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس طرح کی دعوت کر سکتے؟

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی زبانی جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی دعوت کا قصہ سنا تو آپ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ بھی جا کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دیں اور اللہ عزوجل نے چاہا تو جو ہم سے ان کی شایانِ شان ہو سکا ہم بھی ان کی خاطر کریں گے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی تحریک پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سمیت دعوت دی اور پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک کثیر جماعت کے ہمراہ اپنی بیٹی کے گھر تشریف فرما ہوئے۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا خلوت میں گئیں اور سربسجود ہو کر بارگاہِ الٰہی میں دعا کی:

"اے اللہ! تیری اس بندی نے تیرے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دعوت کی ہے اور تیری اس بندی کو تجھ پر بھروسہ ہے کہ تو میری عزت رکھے گا اور اس دعوت کے لئے کھانے کا انتظام غیبی طور پر کرے گا۔"

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اس دعا کے بعد اٹھیں اور ہانڈیوں کو چولہوں پر چڑھا دیا۔ اللہ عزوجل نے آپ رضی اللہ عنہا کی دعا قبول فرمائی اور تمام ہانڈیاں لذیذ کھانوں سے بھر گئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا ان میں سے کھانا نکالتی جاتی تھیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خدمت میں پیش کرتی جاتی تھیں حتیٰ کہ سب نے وہ کھانا سیر ہو کر کھایا اور ایسا لذیذ کھانا انہوں نے پہلے کبھی نہ کھایا تھا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حیرانگی کو بھانپ لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ یہ کھانا کہاں سے آیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے

عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! ہم نے ایسا کھانا پہلے کبھی نہیں کھایا اور اللہ عزوجل اور اس کے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ بہتر جانتے ہیں کہ یہ کھانا کہاں سے آیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل نے یہ کھانا ہمارے لئے جنت سے بھیجا ہے۔

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کھانا کھلانے کے بعد ایک مرتبہ پھر خلوت میں چلی گئیں اور بارگاہِ الٰہی میں سربسجود ہوکر عرض کیا:

''اے اللہ! حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے تیرے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ہر قدم کے بدلہ میں ایک غلام آزاد کیا مگر تیری یہ بندی اس کی توفیق نہیں رکھتی، اے میرے پروردگار! جیسے تو نے جنت سے کھانا بھیج کر میری عزت رکھی اب اپنے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے جتنے قدم میرے گھر تشریف لاتے ہوئے اٹھائے تو ان کے بدلہ میں ان کی امت کے اتنے ہی گنہگاروں کو دوزخ سے رہائی عطا فرما دے۔''

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جب دعا مانگ کر فارغ ہوئیں تو اسی وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور حضور نبی کریم ﷺ کو یہ بشارت دی کہ یارسول اللہ ﷺ! اللہ عزوجل نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی دعا کو قبول فرما لیا اور اللہ عزوجل نے آپ ﷺ کے ہر قدم کے بدلہ میں آپ ﷺ کی امت کے ایک ہزار گنہگاروں کو دوزخ سے خلاصی عطا فرما دی۔ (جامع المعجزات)

واقعہ نمبر ۵۰

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی مثال دینا

فتح مکہ کے موقع پر بنی مخزوم کی ایک فاطمہ نامی عورت چوری کرتے ہوئے پکڑی گئی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شریعت کے مطابق اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ اس عورت کے رشتہ داروں اور قبیلہ کے دیگر لوگوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو بطورِ سفارش حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیجا۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے جب اس عورت کی سفارش کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ناگواری کا اظہار کیا اور فرمایا کہ تم اللہ عزوجل کی قائم کردہ حدود میں رعایت کی سفارش کرتے ہو۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معافی مانگی۔ شام ہوئی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کے ایک مجمع سے خطبہ دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ عزوجل کی حمد وثناء کے بعد ارشاد فرمایا:

> ”امابعد! پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے جب ان کا کوئی معزز آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور آدمی چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے تھے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر اس کی جگہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی چوری کرتی تو میں اس کے ہاتھ کاٹ دیتا۔“

واقعہ نمبر ۵۱

تمام اچھے کھانے آگ پر ہی پکتے ہیں

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ ان کے ہاں حاضر تھے، میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں گوشت پیش کیا اور آپ ﷺ نے اسے تناول فرمایا۔ اس دوران نماز کا وقت ہو گیا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور انہوں نے آپ ﷺ کو نماز کی اطلاع دی۔ آپ ﷺ فوراً نماز کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ میں نے آپ ﷺ کا فرمان سن رکھا تھا کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے لہٰذا میں نے آپ ﷺ کا دامن پکڑا اور عرض کیا:

''یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ وضو نہیں کریں گے؟''

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا میری بیٹی! میں کس وجہ سے وضو کروں؟ میں نے عرض کیا آپ ﷺ نے آگ پر پکی ہوئی چیز تناول فرمائی ہے اور میں نے آپ ﷺ سے ایک مرتبہ سنا تھا کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟ (آپ رضی اللہ عنہا کو اس بات کا مفہوم سمجھنے میں غلطی ہوئی تھی) حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا بیٹی! تمام اچھے کھانے آگ پر ہی پکتے ہیں اور کیا تمہارا کھانا آگ کے چھونے کی وجہ سے زیادہ پاک نہیں ہو گیا۔ (مسند احمد)

واقعہ نمبر ۵۲

علمی مقام

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اٹھارہ احادیث مروی ہیں اور امام دار قطنی نے انہیں ''مسند فاطمہ'' کے نام سے جمع کیا ہے۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے گو کہ بہت زیادہ احادیث روایت نہیں کیں مگر آپ رضی اللہ عنہا سے مروی ان اٹھارہ احادیث کو جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جن میں حضرت علی المرتضیٰ، حضرت سیّدنا امام حسن، حضرت سیّدنا امام حسین، حضرت انس بن مالک، ام المومنین حضرت ام سلمٰی اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم شامل ہیں انہوں نے آپ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے بیان کیا ہے۔ ذیل میں حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے مروی چند احادیث بطورِ نمونہ بیان کی جا رہی ہیں۔

① حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتداء میں قربانی کرنے والوں کو قربانی کا گوشت کھانے سے منع فرمایا تھا مگر بعد میں اس کی اجازت دے دی تھی۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اس اجازت کا علم نہ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ ایک سفر پر تھے اور جب سفر سے واپس لوٹے تو حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے قربانی کا گوشت آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھ دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کے کھانے سے منع کیا ہے؟

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو فرمایا اب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دے دی ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی تسلی نہ ہوئی اور آپ رضی اللہ عنہ اسی وقت اٹھ کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے اور دریافت کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاطمہ (رضی اللہ عنہا) نے صحیح کہا اب تم یہ گوشت کھا سکتے ہو۔ (مسند احمد)

۲ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا میری امت کے برے لوگ وہ ہیں جو طرح طرح کی نعمتوں سے پروان چڑھتے ہیں، مختلف انواع کے کھانے کھاتے ہیں، طرح طرح کے لباس زیب تن کرتے ہیں اور پر تکلف گفتگو کرتے ہیں۔

۳ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے اور میں صبح کے وقت کروٹ کے بل لیٹی ہوئی تھی آپ ﷺ نے میرے پاؤں ہلائے اور فرمایا اے بیٹی! اٹھو اپنے رب کے رزق کے لئے حاضر ہو اور غافلوں میں سے نہ ہو، میرا رب غنی ہے جو طلوعِ فجر سے لے کر سورج طلوع ہونے تک لوگوں کا رزق تقسیم فرماتا ہے۔ (شعب الایمان)

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضور نبی کریم ﷺ نے ہمیں تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا صبح کے وقت یہ پڑھا کرو:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ

''اللہ پاک ہے اور تمام خوبیاں اسی کے لئے ہیں اور نیکی کی توفیق اور گناہ سے بچنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے، اللہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے اور جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا، مجھے یقین ہے کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے اور اللہ کا علم ہر شے کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔''

واقعہ نمبر ۵۳

بیش قیمت لباس

ایک مرتبہ مہاجرین وانصار کی کچھ عورتیں ایک جگہ جمع ہوئیں اور انہوں نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلا بھیجا کہ وہ بھی ان کے اس اجتماع میں شامل ہوں۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس اس اجتماع میں جانے کے لئے کوئی مناسب لباس نہ تھا آپ رضی اللہ عنہا نے تامل کا اظہار کیا۔ حضور نبی کریم ﷺ کو علم ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا بیٹی! ہمارا طریقہ دوسروں کو مایوس کرنا نہیں۔

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جب حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان سنا تو اس اجتماع میں شریک ہوگئیں مگر جب اس اجتماع سے واپس لوٹیں تو چہرے پر پریشانی کے آثار تھے۔ حضور نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور آپ رضی اللہ عنہا کو دلاسہ دیا۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے اس اجتماع میں شریک ایک عورت کو بلا بھیجا۔ جب وہ عورت تشریف لائی تو آپ ﷺ نے اجتماع کے متعلق دریافت کیا۔ اس عورت نے بتایا کہ اس اجتماع میں خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا لباس سب سے قیمتی تھا اور ہم سب آپ رضی اللہ عنہا پر رشک کرتی تھیں۔ جب وہ عورت چلی گئی تو حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا اگر میرا لباس سب سے قیمتی تھا تو پھر مجھے کیوں دکھائی نہ دیا؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تمہارا لباس یہی تھا جو تم نے پہن رکھا ہے مگر اس وقت تمہارے جسم کے ساتھ لگنے کی وجہ سے یہ دوسری عورتوں کی نگاہوں میں بیش قیمت ہوگیا تھا۔ (شواہد النبوۃ)

واقعہ نمبر ٥٤

ترازو دو پلڑوں پر قائم رہتا ہے

بتولے باش و پنہاں شو ازیں عصر
کہ در آغوش شبیرے بگیری

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں ایک مرتبہ گھر پہنچا تو میں نے دیکھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے گھر تشریف فرما ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کو اپنی دائیں گود میں بٹھا رکھا ہے جبکہ حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بائیں گود میں بیٹھے ہوئے ہیں اور خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے تشریف فرما تھیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب مجھے دیکھا فرمایا:

"اے علی (رضی اللہ عنہ)! حسن اور حسین رضی اللہ عنہم دونوں میزان کے پلڑے ہیں اور فاطمہ رضی اللہ عنہا اس کا ترازو ہیں اور ترازو دو پلڑوں پر ہی قائم رہتا ہے اور اے علی (رضی اللہ عنہ)! تم بروزِ حشر لوگوں کا اجران میں تقسیم کرو گے۔"

واقعہ نمبر ۵۵

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا پردہ کرنا

ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے:

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ (سورۃ النور: پ ۱۸)

''اور فرما دیجئے مسلمان عورتوں سے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عزت کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رکھیں۔''

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادمِ خاص تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر ایک فرد کی حیثیت رکھتے تھے انہوں نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پردہ کے متعلق بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ان کا بچہ مانگا تو آپ رضی اللہ عنہا نے پردہ کے پیچھے سے ہاتھ بڑھا کر مجھے بچہ پکڑا دیا اور آپ رضی اللہ عنہا میرے سامنے نہ آئیں۔ (فتح القدیر)

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں عورتیں بغیر کسی اشد ضرورت کے ایک دوسرے کو ننگے بدن نہ دیکھیں اور کسی اشد ضرورت کے تحت دوسری عورت کے ننگے بدن کو دیکھ لیا تو اسے اپنے شوہر کے سامنے ہرگز بیان نہ کریں۔

واقعہ نمبر ۵۶

مجھے دکھائی دیتا ہے

حضور نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ اپنے ایک نابینا صحابی حضرت ابن مکتوم رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے اور دروازہ پر پہنچ کر اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دروازہ کھول دیا اور آپ ﷺ گھر کے اندر تشریف لے گئے۔ حضرت ابن مکتوم رضی اللہ عنہ نے بھی آپ ﷺ کی پیروی کی اور وہ بھی گھر کے اندر تشریف لے گئے۔

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حضرت ابن مکتوم رضی اللہ عنہ کے آنے کی خبر ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہا نے پردہ کر لیا حالانکہ حضرت ابن مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا تھے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! تم نے پردہ کیوں کیا جبکہ ابن مکتوم (رضی اللہ عنہ) تو نابینا ہیں؟

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم ﷺ کی بات سنی تو عرض کیا بابا جان! ابن مکتوم (رضی اللہ عنہ) نابینا ہیں جبکہ مجھے دکھائی دیتا ہے اسی لئے میں نے ان سے پردہ کر لیا۔

واقعہ نمبر ۵۷

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم کا ٹکڑا

ایک مرتبہ ابوجہل کے بھائی نے حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کو غوراء بنت ابوجہل سے نکاح کی ترغیب دی اور آپ رضی اللہ عنہ بھی غوراء سے نکاح کے لئے راضی ہو گئے۔ غوراء بنت ابوجہل کے سرپرست، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کی اجازت لینے کے لئے آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات انتہائی ناگوار گزری۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے اور منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا:

''امابعد! بنی ہشام بن مغیرہ، علی (رضی اللہ عنہ) سے اپنی بیٹی کا نکاح کرنا چاہتے ہیں اور مجھ سے اجازت مانگتے ہیں مگر میں ہرگز انہیں اس کی اجازت نہ دوں گا البتہ علی (رضی اللہ عنہ) میری بیٹی کو طلاق دے کر ان کی لڑکی سے نکاح کرسکتا ہے۔ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) میرے جسم کا ٹکڑا ہے جس نے اسے اذیت دی گویا اس نے مجھے اذیت دی۔''

(بخاری)

واقعہ نمبر ۵۸

انصاف کا تقاضہ

بیدم یہی تو ہیں پانچ مقصودِ کائنات
خیرالنساء حسین و حسن مصطفیٰ علی

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روز حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اس وقت سو رہے تھے۔ حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ جو ابھی بچے تھے انہیں پیاس لگی اور انہوں نے پینے کے لئے مانگا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھر میں موجود بکری کا دودھ نکالا اور ابھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ دودھ کا پیالہ کسی کو بھی نہ دیا تھا کہ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ آ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کو ہٹا دیا۔

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا بابا جان! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان دونوں میں سے دوسرا پیارا ہے؟

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایسی کوئی بات نہیں ہے بلکہ دوسرے نے پہلے مانگا تھا۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! میں، تم اور یہ دونوں بچے اور یہ سونے والا ہم سب قیامت میں ایک جگہ پر ہوں گے۔''

(اسد الغابہ)

واقعہ نمبر ۵۹

حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ سے محبت کی ترغیب دینا

وہ حسن مجتبےٰ سیّد الاسخیاء
راکب دوش عزت پہ لاکھوں سلام

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک دن میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر گیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے متعلق دریافت کیا اور پھر حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کو گلے سے لگالیا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی:

''اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما اور جو اس سے محبت کرے تو اس سے بھی محبت فرما۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ اس وقت کی بات ہے جب حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ ابھی چھوٹے تھے۔ (مشکوٰۃ)

واقعہ نمبر ۶۰

حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی پیدائش کا واقعہ

خون خیر الرسل ہے جن کا خمیر
ان کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام

حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت سے قبل حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس سے فرمایا کہ تم میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہو اور جب ان کے ہاں بچہ کی ولادت ہو جائے تو مجھے اس کی خبر دینا اور میرے آنے تک کوئی کام نہ کرنا۔ ب کام میں خود کروں گا۔ پھر حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی پیدائش ہوئی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اطلاع دی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور اپنا لعابِ دہن ان کے منہ میں ڈالا اور یہ دعا فرمائی:

"اے اللہ! میں اسے تیری پناہ میں دیتا ہوں اور اس کو بھی اور اس کی اولاد کو بھی شیطان کے شر سے جو تیری بارگاہ سے راندا گیا پناہ طلب کرتا ہوں۔"

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس فرماتی ہیں جب حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی اس وقت میں حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی اور میں نے دایہ کے فرائض انجام دیئے۔ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت کے وقت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا کوئی خون وغیرہ نہ نکلا۔ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب اس بات کا ذکر

کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اے اسماء (رضی اللہ عنہا)! کیا تم جانتی نہیں کہ میری بیٹی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) طاہرہ و مطہرہ ہے اور اس کو خونِ حیض نہیں آتا۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم ﷺ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی پیدائش کے وقت تشریف لائے اور آپ ﷺ نے ان کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں تکبیر فرمائی اور پھر ولادت کے ساتویں روز عقیقہ فرمایا اور سر کے بال منڈوائے اور پھر ہمیں حکم دیا کہ ان کے وزن کے برابر چاندی صدقہ دو۔

(ترمذی)

حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کا عقیقہ کرنے کے وقت یہ دعا فرمائی:

"اے اللہ! اس کی ہڈی بعوض مولود کی ہڈی ہے اور اس کا گوشت بعوض مولود کے گوشت کے ہے اور اس کا خون بعوض مولود کے خون کے ہے اور اس کے بال بعوض مولود کے بال ہیں۔ اے اللہ! اس قربانیِ عقیقہ کو محمد ﷺ اور اس کی آل کے لئے بچانے والا بنا۔"

واقعہ نمبر ۶۱

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حسنین کریمین رضی اللہ عنہم سے محبت

پارہ ہائے صحف غنچہ ہائے قدس
اہل بیت نبوت پہ لاکھوں سلام
آبِ تطہیر سے جن کے پودے جمے
اس ریاض نجابت پہ لاکھوں سلام

❶ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حسنین کریمین رضی اللہ عنہم سے بے پناہ محبت تھی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اہل بیت میں سب سے زیادہ محبت کس سے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے حسن و حسین رضی اللہ عنہم دونوں سے زیادہ محبت ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کرتے تھے کہ میرے بیٹوں کو میرے پاس لاؤ اور پھر جب حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ان کو لے کر آتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں اپنے سینہ اقدس سے لگاتے اور ان کے جسم کو سونگھا کرتے تھے۔ (ترمذی)

❷ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ایک رات میں کسی حاجت کی خاطر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس حال میں باہر تشریف لائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اوپر کمبل اوڑھ رکھا تھا اور کوئی چیز اس میں حرکت کر رہی تھی، میں حیران ہوا مگر جان نہ سکا کہ اس وقت کمبل میں کیا ہے؟ پھر جب میں

اپنی ضرورت بیان کر چکا تو میں نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ آپ ﷺ کے کمبل میں کیا چیز ہے جو حرکت کر رہی ہے؟ آپ ﷺ نے اپنا کمبل کھول دیا اور میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کو اٹھا رکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ دونوں میری بیٹی کے بیٹے ہیں اور پھر آپ ﷺ نے دعا فرمائی:

"اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں پس تو بھی ان سے محبت فرما اور جو ان سے محبت کرے تو ان سے بھی محبت فرما۔"

(ترمذی)

۳۹ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے حسنین کریمین رضی اللہ عنہم اور ان کی والدہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور مجھ سے محبت رکھی وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ہوگا۔

۴۰ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدہ فاطمہ، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت سیّدنا امام حسن اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہم کے لئے دعا فرمائی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میرے لئے بھی دعا فرمائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا میں اس شرط پر تمہارے لئے دعا کروں گا کہ تم اپنے گھر کے دروازہ پر چبوترہ نہیں بناؤ گے اور کبھی کسی امیر سے مانگنے نہیں جاؤ گے۔

واقعہ نمبر ٦٢

حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی پیدائش کا واقعہ

شاہ است حسین بادشاہ ہست حسین
دین ہست حسین دین پناہ ہست حسین
سر داد نہ داد دست در دست یزید
حقا کہ بنائے لا الہ ہست حسین

حضرت سیّدہ ام الفضل رضی اللہ عنہا بنت حارث سے روایت ہیں میں نے انتہائی پریشان کرنے والا خواب دیکھا اور میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے بہت عجیب خواب دیکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم نے کیا دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم مبارک کا ایک ٹکڑا کاٹ کر میری گود میں رکھ دیا گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ یہ تو بڑا مبارک خواب ہے اللہ عزوجل میری بیٹی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کو بیٹا عطا فرمائے گا اور تم اسے اپنی گود میں لو گی۔ (مشکوٰۃ)

حضرت سیّدہ ام الفضل رضی اللہ عنہا جو کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہیں فرماتی ہیں کہ میں اس خواب کی تعبیر سننے کے بعد چلی گئی پھر شعبان المعظم ۴ ھ میں حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی پیدائش ہوئی اور پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق انہیں میں نے دودھ

پلایا اور مجھے ان سے ایسی ہی محبت تھی جیسے کسی ماں کو اپنے حقیقی بیٹے سے ہوتی ہے۔

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی پیدائش ہوئی تو حضور نبی کریم ﷺ لائے اور فرمایا میرے بیٹے! میرے جگر کے ٹکڑے کو میرے پاس لاؤ چنانچہ حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو ایک سفید کپڑے میں لپیٹ کر آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا آپ ﷺ نے انہیں اپنی گود میں لیا اور ان کے دائیں کان میں اذان کہی اور بائیں کان میں تکبیر کہی، پھر اپنا لعابِ دہن ان کے منہ میں ڈالا اور ان کے حق میں دعا فرمائی۔ پھر آپ ﷺ نے نومولود کا نام حسین (رضی اللہ عنہ) رکھا اور پھر ساتویں روز حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا عقیقہ ہوا اور ان کے بال منڈوائے گئے اور بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کی گئی۔ (اسد الغابہ)

حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا حسین (رضی اللہ عنہ) مجھ سے ہے اور میں حسین (رضی اللہ عنہ) سے ہوں جو حسین (رضی اللہ عنہ) سے محبت کرے گا اللہ عزوجل اس سے محبت کرے گا اور حسین (رضی اللہ عنہ) میری بیٹی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے ہیں۔ (شہادت نواسہ سیّد الابرار)

واقعہ نمبر ۶۳

حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کی تختیاں

حیاتِ جاودانی پا گئے جو مر مٹے ان پر
حقیقت میں ہیں بیدم چشمہ آبِ بقا وارث

حضرت سیّدنا امام حسن اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہم نے بچپن میں تختیاں لکھیں اور پھر دونوں بھائیوں میں اس بات پر تکرار ہوئی کہ کس کا خط شاندار ہے؟

دونوں بھائی اپنے والد بزرگوار حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے دریافت کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ فیصلہ کریں کس کا خط زیادہ اچھا ہے؟ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کا فیصلہ تو تمہاری والدہ خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کریں گی کہ کس کا خط زیادہ اچھا ہے؟

دونوں شہزادے اپنی والدہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے دریافت کیا کہ امی جان! آپ رضی اللہ عنہا بتائیں کہ ہم دونوں میں سے کس کا خط زیادہ اچھا ہے؟

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تم یہ تختیاں اپنے نانا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دکھاؤ اور وہ فیصلہ کریں گے کہ کس کا خط زیادہ اچھا ہے؟

دونوں شہزادے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی تختیاں دکھائیں اور دریافت کیا کہ کس کا خط زیادہ اچھا ہے؟

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں اس کا فیصلہ جرائیل علیہ السلام پر چھوڑتا ہوں اور وہ بتائیں گے کہ کس کا خط زیادہ اچھا ہے؟ پھر حضرت جرائیل علیہ السلام حاضر خدمت

ہوئے اور حضور نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ بتاؤ کس کا خط زیادہ اچھا ہے؟

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! اس کا فیصلہ تو اللہ عزوجل خود کرے گا کہ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کا خط زیادہ عمدہ ہے یا پھر حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا خط زیادہ عمدہ ہے؟

اللہ عزوجل نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ جنت سے ایک سیب لائیں اور سیب کو ان دونوں کی تختیوں پر ڈال دیں پھر وہ سیب جس کی تختی پر جائے گا اس کا خط زیادہ عمدہ ہوگا۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام جنت میں گئے اور ایک سیب لے کر آئے اور پھر انہوں نے وہ سیب حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کی تختیوں پر ڈال دیا۔ اللہ عزوجل کی قدرت وہ سیب دو ٹکڑے ہو گیا اور اس کا ایک حصہ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی تختی پر اور دوسرا حصہ حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی تختی پر آ گیا۔ اللہ عزوجل کا فیصلہ ہو چکا تھا کہ کس کا خط زیادہ عمدہ ہے؟ (نزہۃ المجالس)

واقعہ نمبر ٦٤

شہادت حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ اور کیفیت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا

حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ جو حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے چچا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے سگے بھائی تھے انہوں نے غزوۂ موتہ میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب اہل موتہ کی شہادت کی خبر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتنے غمزدہ ہوئے کہ چہرۂ مبارک سے حزن وملال پہچانا جاتا تھا۔ (بخاری)

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس جو حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی زوجہ تھیں فرماتی ہیں کہ حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر سننے کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے اور فرمایا کہ ان کے بچے کہاں ہیں؟ میں بچوں کو لائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بوسہ دیا اور گود میں لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر (رضی اللہ عنہ) کے متعلق سنا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! انہیں شہید کر دیا گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے اسماء (رضی اللہ عنہا)! کوئی نازیبا الفاظ منہ سے نہ نکالنا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیٹی حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے اور وہ اے چچا! اے چچا! کہہ کر رو رہی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی (رضی اللہ عنہ)، جعفر (رضی اللہ عنہ) کی مانند ہیں اور رونے والی کو رونا چاہیے۔

واقعہ نمبر ۶۵

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے صبر و شکر کا بدلہ

روایات میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ عذابِ جہنم کے متعلق چند آیات نازل ہوئیں تو حضور نبی کریم ﷺ اس قدر روئے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی آپ ﷺ کو دیکھ کر رونا شروع ہو گئے اور وہ اس بات سے بے خبر تھے کہ آپ ﷺ کیوں رو رہے ہیں؟ جب انہیں آپ ﷺ کے یوں رونے کی وجہ سمجھ نہ آسکی تو انہوں نے باہمی مشورہ سے یہ فیصلہ کیا کہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا جائے اور آپ ﷺ کی عادتِ کریمہ تھی کہ چاہے جتنے بھی افسردہ ہوں مگر حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھ کر آپ ﷺ کا چہرہ کھل اٹھتا تھا۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جب حضور نبی کریم ﷺ کے یوں رونے کی خبر ملی تو وہ بھی پریشان ہو گئیں اور فوراً ہی اپنے پیوند لگے کمبل کو اوڑھ کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ ﷺ نے جب خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا کو دیکھا تو قرار آ گیا اور آپ ﷺ نے انہیں اپنے سینہ سے لگا لیا اور آنے کی وجہ دریافت کی؟ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا میں یہاں آنے سے قبل چکی پیس رہی تھی اور قرآن مجید کی تلاوت کر رہی تھی۔ آج پانچ برس میری شادی کو ہو گئے اور علی (رضی اللہ عنہ) کے لئے بکری کی ایک کھال کے سوا بچھانے کے لئے کوئی دوسری چیز نہیں ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تمہارے صبر و شکر کا بدلہ اللہ عزوجل کے آخرت کے خزانہ میں امانت ہے۔ پھر آپ ﷺ نے عذابِ جہنم کے متعلق نازل ہونے والی آیات کی تلاوت کی جنہیں سن کر حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی بے قرار ہو گئیں۔

واقعہ نمبر ٦٦

بیت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا دروازہ مسجد نبوی میں باقی رکھا گیا

کیا تجلی ہے کہ خورشید فلک چکر میں ہے
نور ہے مرکز پہ لیکن روشنی منظر میں ہے

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے گھروں کے دروازے مسجد نبوی میں کھلتے تھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا:

''فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کے گھر کے دروازے کے سوا تمام دروازے جو مسجد نبوی میں کھلتے ہیں انہیں بند کر دیا جائے۔''

پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم مبارک کی تعمیل کی گئی اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے گھروں کے دروازے جو مسجد نبوی میں کھلتے تھے وہ بند کر دیئے گئے اور حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کا دروازہ باقی رہنے دیا گیا۔

واقعہ نمبر ٦٧

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب کون؟

① حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہم کو ایک فرش پر بٹھا کر ان کی دلجوئی فرمائی۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مجھ سے زیادہ پیار ہے یا حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا زیادہ پیاری ہیں؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ مجھے تم سے زیادہ پیاری ہیں اور تم مجھے اس سے زیادہ پیارے ہو۔ (معجم الکبیر)

② حضرت جمیع بن عمیر تیمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اپنی پھوپھی کے ہمراہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے پوچھا گیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کون زیادہ محبوب تھا؟

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ عرض کیا گیا مردوں میں کون سب سے زیادہ محبوب تھا؟ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ان کے شوہر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور جہاں تک میں ان کے متعلق جانتی ہوں وہ بہت زیادہ روزے رکھنے والے اور کثرت سے عبادت کرنے والے تھے۔ (ترمذی)

واقعہ نمبر ۶۸

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول

تازہ انجم کا فضائے آسماں میں ہے ظہور
دیدۂ انساں سے نامحرم ہے جن کی موجِ نور
جو بھی ابھرے ہیں ظلمت خانہ ایام سے
جن کی ضو ناآشنا ہے قیدِ صبح و شام سے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چھ ماہ تک یہ معمول رہا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نمازِ فجر کے لئے گھر سے نکلتے اور راستہ میں حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے پاس سے گزرتے اور فرماتے تھے:

"اے اہل بیت! اللہ عزوجل تو یہی چاہتا ہے کہ نبی کے گھر والو تم سے ہر طرح کی ناپاکی کو دور فرمادے اور تمہیں پاک وصاف کر دے اور خوب ستھرا کر دے۔" (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اہل بیت کے متعلق دریافت کیا گیا کہ اہل بیت کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَابْنُهُمَا

"علی (رضی اللہ عنہ) اور فاطمہ (رضی اللہ عنہا) اور ان کے دونوں بیٹے۔"

واقعہ نمبر ٦٩

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی الفت سو جگہ نفع پہنچاتی ہے

مومن از عشق است و عشق از مومنست
عشق را ناممکن ما ممکن است

حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میری بیٹی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے محبت کرے گا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا اور جو میری بیٹی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے دشمنی رکھے گا اسے جہنم میں داخل کیا جائے گا اور میری بیٹی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی الفت سو جگہ نفع پہنچاتی ہے اور ان جگہوں میں سے چند ایک یہ ہیں۔ موت کا وقت، قبر میں نکیرین کے سوال و جواب کا وقت، حساب و کتاب کے وقت، میزان اور پل صراط کے وقت شامل ہیں اور میری بیٹی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جس سے راضی ہوں گی میں اس سے راضی ہوں گا اور جس سے میں راضی ہوں گا اللہ عزوجل بھی اس سے راضی ہوگا اور میری بیٹی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جس سے ناراض ہوگی میں بھی اس سے ناراض ہوں گا اور جس سے میں ناراض ہوں گا اللہ عزوجل بھی اس سے ناراض ہوگا اور جو شخص ان کے شوہر علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پر یا ان کی اولاد پر ظلم کرے گا اس کے لئے ہلاکت کے سوا کچھ نہیں ہے۔

واقعہ نمبر ۷۰

خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی مسکراہٹ کا نور

اپنے صحرا میں بہت آہو ابھی پوشیدہ ہیں
بجلیاں برسے ہوئے بادل میں بھی خوابیدہ ہیں

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اکثر و بیشتر اپنی خوش قسمتی کا بیان کرتے تھے اور کہتے تھے کہ میں اس پر جتنا بھی فخر کروں کم ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی لاڈلی بیٹی، خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح مجھ سے کیا اور پھر میں ان کے بچوں کی وجہ سے اہل بیت میں شامل ہوا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت جنت کے باغات میں ہوں گے اچانک ایک نور بلند ہوگا اور گمان یہی ہوگا کہ شاید سورج طلوع ہوا ہے اور پھر اہل بیت ایک دوسرے سے کہیں گے کہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے کہ جنت میں سورج نہیں ہے۔ ابھی وہ یہ باتیں کرتے ہوں کہ اللہ عزوجل ان سے فرمائے گا یہ نور حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی مسکراہٹ کا نور ہے اور اس نور کی چمک سے جنت کے باغات روشن ہوں گے۔

واقعہ نمبر ۷۱

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی آمد پر اہلِ حشر کا نگاہیں جھکانا

❶ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے قیامت کے روز عرش کی گہرائیوں سے ایک ندا دینے والا ندا دے گا اے حشر میں جمع ہونے والو! اپنے سروں کو جھکا لو اور اپنی نگاہیں نیچی کر لو تا کہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جنت کی جانب گزر جائیں۔ (کنز العمال)

❷ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز ایک ندا دینے والا ندا دے گا اپنی نگاہیں جھکا لو تا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم گزر جائیں۔ (تاریخ بغداد)

❸ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قیامت کا دن ہو گا تو ندا ہو گی اے اہلِ محشر! اپنی نگاہیں جھکا لو تا کہ دخترِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا گزر جائیں پس وہ سبز چادروں میں لپٹی ہوئی گزر جائیں گی۔

(مسند احمد)

❹ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ قیامت کے دن ایک ندا دینے والا پردے کے پیچھے سے ندا دے گا اے اہلِ محشر! اپنی نگاہیں جھکا لو تا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم گزر جائیں۔

(مستدرک الحاکم)

واقعہ نمبر ۷۲

خاتونِ جنت کا ستر ہزار حوروں کے ساتھ پل صراط سے گزرنا

❶ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا قیامت کے دن یوں اٹھے گی کہ اس پر عزت کا جوڑا ہوگا جسے آبِ حیات سے دھویا گیا ہوگا، ساری مخلوق اسے دیکھ کر حیران ہوگی، پھر اسے جنتی لباس پہنایا جائے گا جس کا ہر حُلّہ ہزار حُلّوں پر مشتمل ہوگا اور ہر ایک پر سبز خط سے لکھا ہوگا ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کو احسن صورت، اکمل ہیبت، تمام تر کرامت اور بے پناہ عزت واحترام کے ساتھ جنت میں لے جاؤ'' پس آپ رضی اللہ عنہا کو دلہن کی مانند سجا کر ستر ہزار حوروں کے جھرمٹ میں جنت کی جانب لے جایا جائے گا۔

❷ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بروزِ حشر قیامت کی گہرائیوں سے ایک ندا دینے والا ندا دے گا اے حشر والو! اپنی نگاہوں کو نیچا کرلو تاکہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پل صراط سے گزر جائیں پس آپ رضی اللہ عنہا پل صراط سے گزر جائیں گی اور آپ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حورِعین میں سے چمکتی بجلیوں کی مانند ستر ہزار خادمائیں ہوں گی۔ (کنز العمال)

واقعہ نمبر ۷۳

خاتونِ جنت کا حضور نبی کریم ﷺ کی سواری پر سوار ہونا

❶ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا انبیاء کرام علیہم السلام قیامت کے دن اپنی سواری کے جانوروں پر سوار ہو کر اپنی قوم میں سے ایمان لانے والوں کے ہمراہ میدانِ محشر میں تشریف لائیں گے اور حضرت صالح علیہ السلام اپنی اونٹنی پر لائے جائیں گے مجھے براق پر لایا جائے گا جس کا قدم اس کی منتہائے نگاہ پر پڑے گا اور میرے آگے فاطمہ (رضی اللہ عنہا) ہوگی۔ (مستدرک الحاکم)

❷ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ بروزِ قیامت اپنی اونٹنی عضباء پر سوار ہو کر گزریں گے؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں اس براق پر سوار ہوں گا جو انبیاء کرام علیہم السلام میں خصوصی طور پر مجھے عطا کیا گیا اور میری بیٹی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) میری سواری عضباء پر سوار ہوگی۔ (ابن عساکر)

❸ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن مجھے براق پر اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کو میری سواری عضباء پر سوار کیا جائے گا۔

(ابن عساکر)

واقعہ نمبر ۷۴

حضور نبی کریم ﷺ اور اہل خانہ کے ہمراہ جنت میں داخلہ

آیا نہ ہو گا اس طرح رنگ و شباب ریت پر
گلشن فاطمہ کے تھے سارے گلاب ریت پر
جانِ بتول کے سوا کوئی نہیں کھلا سکا
قطرۂ آب کے بغیر اتنے گلاب ریت پر

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) ہے۔

(۲) حضرت ابو یزید مدنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جنت میں داخل ہونے والوں میں سب سے پہلے میری بیٹی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) ہو گی اور اس امت میں وہ ایسی ہی ہیں جیسے بنی اسرائیل میں مریم علیہا السلام۔ (کنز العمال)

(۳) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والوں میں حضور نبی کریم ﷺ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہم اور میں (حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ) ہوں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! جو ہم سے محبت کرتا ہو گا وہ کہاں ہو گا؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا وہ ہمارے پیچھے ہو گا۔ (مستدرک الحاکم)

واقعہ نمبر ۷۵

بروزِ حشر مسکن عرشِ خداوندی کے نیچے سفید گنبد ہوگا

اسلام کی طرف ہم تمہیں دعوت دیتے ہیں
یہ دین حق ہے اس کے اندر بڑی صفائی ہے
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا جھنڈا ہمیشہ رہے گا
قیامت تک اس کی ہوا اللہ نے چلائی ہے

① حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا بے شک آخرت میں فاطمہ، علی، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم جنت میں سفید گنبد میں مقیم ہوں گے جس کی چھت عرشِ خداوندی ہوگا۔ (کنز العمال)

② حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا بروزِ قیامت میں، علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم عرش کے نیچے گنبد میں مقیم ہوں گے۔ (زرقانی)

واقعہ نمبر ۷۶

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا خون آلود قمیص پکڑ کر فریاد کرنا

(۱) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے قیامت کے روز عرش سے ایک منادی کرنے والا ندا کرے گا اے اہل حشر! اپنی آنکھیں بند کرلو تا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خونِ حسین رضی اللہ عنہ سے رنگین قمیص کو اپنے ہمراہ لئے گزر جائیں پس حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا عرش کو پکڑ کر عرض کریں گی اے اللہ! تو جبار ہے اور تو عادل ہے، تو میرے بیٹے حسین رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کے اور میرے درمیان حکم فرما۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ربِ کعبہ کی قسم! اللہ عزوجل میری بیٹی کے حق میں فیصلہ فرمائے گا اور اس کے بعد میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا عرض کرے گی اے اللہ! جو لوگ میرے حسین رضی اللہ عنہ پر روئے مجھے ان کا شفیع مقرر فرما اور اللہ عزوجل میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو شفیع بنائے گا۔ (حیات الحی)

(۲) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا اس حال میں آئے گی کہ اس نے بے شمار لہو سے رنگین کپڑے پکڑے ہوں گے اور وہ عرش کا ستون پکڑ کر فریاد کرے گی اے اللہ! میرے اور میرے بچوں کے قاتلوں کے مابین فیصلہ فرما۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ربِ کعبہ کی قسم! اللہ عزوجل میری بیٹی کے حق میں فیصلہ فرمائے گا۔ (حیات الحی)

واقعہ نمبر ۷۷

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا فخر

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی حضرت سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ حضرت ابوجعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے حضرت سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے نکاح کی بات کی۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ام کلثوم (رضی اللہ عنہا) ابھی چھوٹی ہے اور میں نے اپنی بیٹیوں کو حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے بیٹوں کے لئے روک رکھا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم! روئے زمین پر ام کلثوم (رضی اللہ عنہا) سے کرامت و بزرگی کا کوئی بھی اتنا منتظر نہ ہوگا جتنا کہ میں ہوں اور پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اصرار پر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حق مہر چالیس ہزار درہم مقرر کیا اور نکاح کے وقت فرمایا میں نے حضرت سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے نکاح اس لئے کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ بروز حشر تمام نسب اور تعلق ختم ہو جائیں گے مگر میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نسب اور تعلق قائم رہے گا چنانچہ میں نے اہل بیت سے اپنا رشتہ استوار کرنے کے لئے ان سے نکاح کیا اور اگرچہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خسر تھا مگر میرا یہ تعلق اس تعلق سے زیادہ پائیدار ہے۔ (مسند احمد)

واقعہ نمبر ۷۸

سعادت حج بیت اللہ

۱۰ھ میں حضور نبی کریم ﷺ نے ذی قعدہ کے مہینہ میں حج بیت اللہ کی غرض سے مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی جانب سفر کا ارادہ فرمایا۔ یہ آپ ﷺ کا آخری حج تھا اسی لئے اسے حجۃ الوداع کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے جب حج کا پختہ ارادہ فرمالیا تو وہ قبائل جو مسلمان ہو چکے تھے انہیں بھی پیغام بھیجا کہ جو شخص حج کا ارادہ رکھتا ہو وہ آپ ﷺ کے قافلہ میں شامل ہو جائے۔

حضور نبی کریم ﷺ کے حج کی خبر جلد ہی مدینہ منورہ اور اطراف میں پھیل گئی جس کے بعد لوگ جوق در جوق مدینہ منورہ میں جمع ہونے لگے تاکہ آپ ﷺ کی صحبت میں رہ کر مناسک حج سیکھ سکیں۔ حضور نبی کریم ﷺ جب حج بیت اللہ کے لئے مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے تو بے شمار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ امہات المومنین رضی اللہ عنہن اور حضرت علی المرتضیٰ، حضرت سیّدہ فاطمہ اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کے ہمراہ حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔

ایک روایت کے مطابق حضور نبی کریم ﷺ کے ہمراہ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے والوں کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار تھی جبکہ ایک اور روایت کے مطابق یہ تعداد نوے ہزار تھی اور ایک اور روایت کے مطابق یہ تعداد چالیس ہزار تھی۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور نبی کریم ﷺ کے اردگرد نگاہ دوڑائی تو حدنگاہ انسانوں کا ہجوم دکھائی دیا۔

حضور نبی کریم ﷺ ۴ ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور نمازِ فجر کی ادائیگی

کے بعد آپ ﷺ نے غسل کیا اور پھر مسجد حرام میں داخل ہوئے اور جب بیت اللہ شریف پر نگاہ پڑی تو آپ ﷺ نے یہ دعا پڑھی:

''اے اللہ! تو سلامتی دینے والا ہے اور سلامتی تیری ہی جانب سے ہے۔ اے اللہ! تو ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ۔ اے اللہ! تو اس گھر کی عظمت و ہیبت و شرف کو مزید بڑھا اور جو اس گھر کا حج کرے یا عمرہ کرے اس کو بزرگی و شرف و عظمت عطا فرما۔''

پھر حضور نبی کریم ﷺ نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور حجر اسود کا بوسہ لیا اور آبِ زم زم سے پانی پیا۔ (نسائی)

حضور نبی کریم ﷺ ۸ ذی الحجہ کو منیٰ تشریف لے گئے اور پانچ نمازیں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر منیٰ میں ادا فرمائی اور ۹ ذی الحجہ کو میدانِ عرفات تشریف لے گئے اور وہاں مقیم ہوئے۔ میدانِ عرفات میں آپ ﷺ نے تاریخی خطبہ دیا:

''سن لو! زمانہ جاہلیت کے تمام دستور میرے قدموں تلے ہیں، بے شک تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ ایک ہے۔ سن لو! کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی گورے کو کسی کالے پر اور کسی کالے کو کسی گورے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ماسوائے تقویٰ کے۔ تمہارا خون اور تمہارا مال تاقیامت اسی طرح حرام ہے جیسے یہ دن، یہ مہینہ اور یہ شہر محترم ہے۔''

پھر حضور نبی کریم ﷺ نے جب اپنا خطبہ ختم کیا تو لوگوں سے پوچھا جب اللہ عزوجل کے ہاں تم سے میرے متعلق پوچھا جائے گا تو کیا جواب دو گے؟ لوگوں نے یک زبان ہو کر کہا ہم کہیں گے آپ ﷺ نے رسالت کا حق ادا کر دیا اور اللہ عزوجل کا پیغام ہم تک پہنچا دیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے یہ سن کر اپنی انگلی آسمان کی جانب اٹھائی اور تین مرتبہ فرمایا اے اللہ! تو گواہ رہنا۔

حضور نبی کریم ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمانے کے بعد ظہر وعصر کی نماز ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ادا فرمائی۔ پھر آپ ﷺ غروبِ آفتاب کے بعد مزدلفہ پہنچے اور وہاں مغرب اور عشاء کی نماز ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ادا فرمائی اور سورج نکلنے سے قبل مزدلفہ سے منیٰ کے لئے روانہ ہو گئے اور منیٰ میں آپ ﷺ جمرہ کے پاس تشریف لے گئے اور کنکریاں ماریں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے سعی سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا جس کے ساتھ قربانی کے جانور نہیں وہ احرام اتار دے اور حلال ہو جائے اور جب بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یوں قربانی کے بغیر احرام سے باہر نکلنا گراں گزرا تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر میرے ساتھ ہدی نہیں ہوتی تو میں بھی حلال ہو جاتا۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور بعض امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے ساتھ ہدی نہیں تھیں لہٰذا انہوں نے احرام اتار دیا اور حلال ہو گئیں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے قربانی کے بعد جب اپنے بال منڈوائے تو آپ ﷺ کے موئے مبارک اس وقت موجود تمام مسلمانوں میں بطورِ تبرک تقسیم کر دیئے گئے۔

(صحیح مسلم)

روایات میں آتا ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اس دوران آئے اور آپ رضی اللہ عنہ اس وقت یمن سے وہاں پہنچے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ اس حالت میں حضور نبی کریم ﷺ سے ملے کہ احرام باندھ رکھا تھا اور چند اونٹ حضور نبی کریم ﷺ کے ہدی کی نیت سے ان کے ہمراہ تھے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تم نے کب احرام باندھا اور تم نے کیا نیت کی؟

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! چونکہ مجھے علم نہ تھا کہ میں کیا نیت کروں لہٰذا میں نے یہ نیت کی اے اللہ! میں وہ احرام باندھتا ہوں جو تیرے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے باندھا ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے علی (رضی اللہ عنہ)! میں نے حج کا احرام باندھا

ہے اور قربانی کے اونٹ ساتھ لایا ہوں تم اپنے احرام پر ثابت قدم رہو اور ہدی میں میرے شریک ہو۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جب حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا تو انہوں نے رنگین کپڑے پہن رکھے تھے اور احرام سے باہر آ چکی تھیں۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حیرانگی کا اظہار کیا اور احرام اترانے کی وجہ دریافت کی؟

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کا حکم دیا ہے اور پھر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جب اس کی تصدیق حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! میں نے ہی ایسا حکم دیا تھا۔

حج بیت اللہ اور طوافِ کعبہ سے فارغ ہونے کے بعد حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ اپنی والدہ ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک جو کہ جنت المعلیٰ میں واقع ہے تشریف لے گئیں اور یہ ہجرتِ مدینہ کے بعد پہلا واقعہ تھا کہ آپ رضی اللہ عنہا مکہ مکرمہ آئی تھیں اور والدہ کے وصال کے بعد پہلی مرتبہ ان کی قبر پرنور پر حاضر ہوئی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا جب والدہ کی قبر پر پہنچیں تو آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو گئے اور آپ رضی اللہ عنہا کو اپنی والدہ کے ساتھ گزارا ہوا وقت یاد آ گیا اور ان کا مشفقانہ رویہ اور ان کی تربیت کا انداز یاد آ گیا اور آپ رضی اللہ عنہا ان دنوں کو بھی نہ بھولی تھیں جو آپ رضی اللہ عنہا نے اپنی والدہ اور والد بزرگوار کے ہمراہ شعب ابی طالب میں گزارے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہا کافی دیر تک والدہ کی قبر پر آنسو بہاتی رہیں اور پھر فاتحہ خوانی کے بعد وہاں سے رخصت ہوئیں اور والدہ ماجدہ کی قبر پر حاضری کے بعد آپ رضی اللہ عنہا کو قلبی سکون میسر آیا۔

عالم تخیل میں مسلّم ہوا کس کا گذر
میری یادوں کے کئی لمحے معطر ہو گئے

واقعہ نمبر ۷۹

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے معاملہ میں کچھ کام نہ آئیں گے

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تربیت وتزکیہ نفس میں کسی کا لحاظ نہ کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج رضی اللہ عنہن، اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اپنی اولاد وعزیز واقارب کو ہر وقت خوفِ خدا کی تلقین کرتے اور انہیں آخرت کے عذاب سے ڈراتے تھے۔ جب اللہ عزوجل نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر آیت کریمہ جس کا مفہوم یہ ہے کہ اور اپنی قریبی عزیزوں کو ڈرایئے، نازل فرمائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رشتہ داروں اور گھر والوں کو آخرت کے عذاب سے ڈرایا۔

بخاری شریف کی روایت ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اہل قریش! تم اپنے نفوس کو دوزخ سے بچاؤ میں اللہ عزوجل کے معاملہ میں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا۔ اے بنی عبد مناف! میں اللہ عزوجل کے معاملہ میں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا۔ اے عباس (رضی اللہ عنہ)! میں اللہ عزوجل کے معاملہ میں آپ رضی اللہ عنہ کے کچھ کام نہ آؤں گا۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا جو کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی مخاطب کرتے ہوئے فرمایا میں اللہ عزوجل کے معاملہ میں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! تم میرے مال میں سے جو چاہو لے لو مگر میں اللہ عزوجل کے معاملہ میں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا تم خود کو دوزخ سے بچاؤ۔

واقعہ نمبر ۸۰

حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ ریاض الجنہ میں تشریف فرما تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت آپ ﷺ کے سامنے نگاہیں جھکائے مؤدب بیٹھی ہوئی تھی۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے سلام عرض کیا۔ سلام عرض کرنے کے بعد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ابھی بیٹھنے نہ پائے تھے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے علی (رضی اللہ عنہ)! کیا تم نے مجھے کبھی دیکھا ہے؟

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں نے آپ ﷺ کو دیکھا ہے جیسے دیکھنے کا حق ہے اور مجھے آپ ﷺ کے ہمراہ سفر و حضر میں اور غزوات میں اور ہر جگہ جہاں آپ ﷺ اپنی شانِ نبوت و رسالت کے ساتھ جلوہ افروز ہوئے رہنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے اور میں خود کو بے حد خوش نصیب سمجھتا ہوں کہ میں اس سعادت کا حقدار ہوا۔

حضور نبی کریم ﷺ نے جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو فرمایا اے علی (رضی اللہ عنہ)! تم نے مجھے نہیں دیکھا اور یہ کلمات آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمائے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جب حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان سنا تو گھبرا گئے اور ٹانگیں کانپنا شروع ہو گئیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے اجازت طلب کی اور گھر آ گئے اور گھر آتے ہی حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو سب واقعہ بیان کیا۔

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی کیفیت دیکھی تو انہیں چادر اوڑھا دی اور پھر ایک کنیز کو حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بھیجا کہ جب

بھی آپ ﷺ فارغ ہوں ہمارے گھر تشریف لائیں۔

حضور نبی کریم ﷺ کو جب حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا پیغام ملا تو آپ ﷺ بغیر کسی تاخیر کے اپنی بیٹی کے گھر پہنچے۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جب آپ ﷺ کو دیکھا تو سلام عرض کیا اور مؤدبانہ انداز میں عرض کیا ابا جان! آپ ﷺ نے اپنے ابن عم کا دل توڑ دیا اور انہیں آپ ﷺ کی بات سن کر بخار ہو گیا، آپ ﷺ میری خاطر انہیں اپنا حقیقی حسن اور حقیقت محمدی ﷺ دکھا دیجئے؟

حضور نبی کریم ﷺ گھر کے اس حصہ میں تشریف لے گئے جہاں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ موجود تھے اور آپ ﷺ کے ہمراہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنا ایک ہاتھ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے کندھے پر رکھا اور فرمایا اے علی (رضی اللہ عنہ)! تم اس ہاتھ کے نیچے سے نکل کر مجھے دیکھ لو۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا اور جب ہاتھ کے نیچے سے نکل کر سامنے آئے تو بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش آیا تو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں نے واقعی کبھی آپ ﷺ کو حقیقت میں نہ دیکھا تھا اور آج میں نے حقیقت میں آپ ﷺ کو دیکھ لیا۔

واقعہ نمبر ۸۱

امہات المومنین سے تعلقات

ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد کا جب وصال ہوا اس وقت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کم سن تھیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے وصال کے بعد ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا جنہوں نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا بے حد خیال رکھا اور ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ہمیشہ اپنی حقیقی بیٹی ہی سمجھا اور آپ رضی اللہ عنہا نے ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو اپنی ماں سمجھا اور ہمیشہ ان کی خدمت کو اپنا شعار بنائے رکھا۔

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جب نکاح ہوا تو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جو کہ بظاہر آپ رضی اللہ عنہا سے عمر میں چھوٹی تھیں مگر ماں ہونے کا فرض بخوبی ادا کیا اور آپ رضی اللہ عنہا کی شادی میں بھرپور حصہ لیا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی ہوئی تو ان کے لئے جو گھر تجویز کیا گیا اسے ہم نے بطحا کے کنارے سے نرم مٹی منگوا کر اپنے ہاتھوں سے اس کا فرش بچھایا اور پھر کھجور کی چھال کے دو تکیے تیار کئے اور ہم نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بہتر کسی اور کی شادی نہیں دیکھی۔

اس کے علاوہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے تعلقات اپنی دیگر ماؤں کے ساتھ بھی نہایت عمدہ تھے اور آپ رضی اللہ عنہا وقتاً فوقتاً ان کی خدمت میں حاضر ہوتی رہتی تھیں اور وہ بھی آپ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نہایت عمدہ سلوک روا رکھتی تھیں اور آپ رضی اللہ عنہا کے احترام میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑتی تھیں۔

واقعہ نمبر ۸۴

حضور نبی کریم ﷺ کا اپنے وصال کی خبر دینا

حضور نبی کریم ﷺ ۱۰ھ میں اپنے اہل وعیال کے ہمراہ حج بیت اللہ کی سعادت کے لئے تشریف لے گئے اور یہ آپ ﷺ کی ظاہری زندگی میں آخری حج تھا اور اسے حجۃ الوداع کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ حجۃ الوداع کے موقع پر فرمانِ الٰہی کا نزول ہوا کہ آج ہم نے آپ ﷺ پر دین کو مکمل کر دیا۔ آپ ﷺ نے اس موقع پر تمام حاضرین کو گواہ بنایا کہ جب اللہ عزوجل کے ہاں تم سے میرے متعلق پوچھا جائے گا تو تم اللہ عزوجل کو کیا جواب دو گے؟ حاضرین نے کہا ہم اللہ عزوجل سے کہیں گے کہ آپ ﷺ نے پیغام الٰہی ہم تک پہنچا دیا اور رسول ہونے کا حق ادا کر دیا۔ آپ ﷺ نے آسمان کی جانب انگلی اٹھائی اور تین مرتبہ فرمایا اے اللہ! تو گواہ رہنا۔ (ابوداؤد)

حضور نبی کریم ﷺ کو ان کے وصال کی خبر اللہ عزوجل نے پہلے ہی دے دی تھی اور آپ ﷺ نے مختلف مواقع پر اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس کی خبر دینا شروع کر دی تھی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ہم مسجد نبوی میں موجود تھے اور حضور نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ نے مرض کی شدت کی وجہ سے سر پر پٹی باندھ رکھی تھی۔ آپ ﷺ نے ہمیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، میں اس وقت حوضِ کوثر پر موجود ہوں۔ اللہ کا ایک بندہ ہے جس پر دنیا اور اس کی زینت پیش کی گئی مگر اس نے آخرت کو ترجیح دی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی بھی آپ ﷺ کی بات کو نہ

سمجھ سکا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ زاروقطار رو دیئے اور عرض کرنے لگے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں ہم اپنی ہر شے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کردیں گے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو منبر سے اتر کر اپنے حجرہ مبارک میں واپس تشریف لے گئے۔

۱۱ھ ماہِ صفر کے اواخر میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں مقیم تھے تو مرض نے شدت اختیار کر لی اور اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اور حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہیں عیادت کے لئے حاضر ہوتے رہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دیگر ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے مشورہ کے بعد ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں منتقل ہو گئے اور تاوقتیکہ وصال وہیں مقیم رہے۔ (مدارج النبوۃ)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض وصال کے دوران ایک دن حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کے لئے تشریف لائیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مرحبا کہا اور اپنے پاس بٹھا لیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے کان میں کچھ کہا تو انہوں نے رونا شروع کر دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دیر بعد ان کے کان میں کچھ کہا تو وہ ہنسنا شروع ہو گئیں۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے یوں رونے اور ہنسنے کی وجہ دریافت کی تو آپ رضی اللہ عنہا ٹال گئیں اور کہا کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا راز ظاہر نہ کروں گی۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اور میں نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اس دن رونے اور ہنسنے کی وجہ دوبارہ دریافت کی تو حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا:

''حضور نبی کریم ﷺ نے پہلی مرتبہ میرے کان میں فرمایا حضرت جبرائیل علیہ السلام ہر سال میں ایک مرتبہ مجھ سے قرآن مجید کا دور کرتے تھے اور اس سال انہوں نے دو مرتبہ دور کیا ہے اور میرے وصال کا وقت نزدیک ہے، میں نے سنا تو میں رو پڑی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا تم میرے اہل وعیال میں سب سے پہلے مجھ سے آن ملو گی اور کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم جنت کی عورتوں کی سردار ہو؟ میں نے جب یہ سنا تو میں ہنس پڑی۔'' (بخاری)

حضرت علاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم ﷺ کے وصالِ ظاہری کا وقت نزدیک آیا تو آپ ﷺ نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلا بھیجا اور فرمایا دیکھو میرے بعد تم رونا نہیں اور جب میں وصال کر جاؤں تو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنا اور ہر انسان کو مشکل وقت میں اس آیت کو پڑھ لینے سے اس مشکل کا عوض ملتا ہے۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کیا آپ ﷺ سے بھی؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہاں مجھ سے بھی۔

حضور نبی کریم ﷺ کے مرض میں ایک روز ظہر کے وقت کچھ افاقہ ہوا تو آپ ﷺ نے حکم دیا کہ پانی کی سات مشکیزیں مجھ پر ڈالی جائیں۔ جب آپ ﷺ غسل کر چکے تو حضرت عباس اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کے بازو تھامے اور آپ ﷺ کو مسجد نبوی لے گئے جہاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نمازِ ظہر پڑھا رہے تھے آپ ﷺ کی آہٹ پا کر انہوں نے ہٹنا چاہا تو آپ ﷺ نے اشارہ سے ان کو روکا اور پھر ان کے پہلو میں بیٹھ کر ان کی معیت میں نمازِ ظہر ادا فرمائی۔ پھر آپ ﷺ نے نماز کی ادائیگی کے بعد خطبہ دیا جس میں بے شمار وصیتیں اور دین اسلام کے احکام کو بیان کیا اور انصار کے فضائل اور ان کے حقوق کا بھی ذکر کیا پھر آپ ﷺ نے سورۃ العصر کی تلاوت فرمائی اور واپس حجرۂ مبارک میں تشریف لے گئے۔ (مدارج النبوۃ)

حضور نبی کریم ﷺ کے مرضِ وصال کے دوران حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے بچوں حضرت سیّدنا امام حسن، حضرت سیّدنا امام حسین، حضرت سیّدہ زینب اور حضرت سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہم کے ہمراہ حاضر ہوئیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہا کو پیار کیا اور دعا دیتے ہوئے نصیحت کی کہ وہ بچوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں۔

حضور نبی کریم ﷺ اٹھارہ روز مرضِ وصال میں مبتلا رہے اور اس دوران صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عیادت کے لئے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارک میں تشریف لاتے رہے۔ جس وقت ملک الموت، حضور نبی کریم ﷺ کی روح مبارک قبض کرنے کے لئے آئے اور ایک اعرابی کی صورت میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں میں داخل ہونے کی اجازت طلب کی۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس وقت موجود حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا آپ رضی اللہ عنہا اس اعرابی کو جواب دیں۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے اللہ کے بندے! اللہ عزوجل تمہارے آنے کا اجر دے اس وقت حضور نبی کریم ﷺ کی طبیعت ٹھیک نہیں۔ ملک الموت نے ایک مرتبہ پھر اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پھر وہی جواب دیا۔ پھر تیسری مرتبہ جب ملک الموت نے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا ایک شخص بار بار اندر آنے کی اجازت مانگ رہا ہے؟

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! کیا تم جانتی ہو کہ اس وقت دروازے پر کون ہے؟ وہ لذتوں کو ختم کرنے والا، گروہوں کو توڑنے والا، بیویوں کو بیوہ کرنے والا، اولادوں کو یتیم کرنے والا، گھروں کو ویران کرنے والا، قبروں کو آباد کرنے والا ملک الموت ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے ملک الموت! تجھے اجازت ہے اللہ عزوجل تجھ پر رحم فرمائے۔ پھر ملک الموت حاضر خدمت ہوئے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے دریافت کیا تم میری زیارت کے لئے آئے ہو یا

پھر روح قبض کرنے کے لئے؟ ملک الموت نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میں آپ ﷺ کی زیارت کے لئے بھی آیا ہوں اور مجھے آپ ﷺ کی روح قبض کرنے کا بھی حکم ہوا ہے اللہ عزوجل نے فرمایا ہے اگر آپ ﷺ کی اجازت ہو تو میں آپ ﷺ کی روح قبض کروں اور اگر آپ ﷺ اجازت نہ دیں تو میں واپس لوٹ جاؤں گا۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم میرے دوست جبرائیل علیہ السلام کو کہاں چھوڑ آئے ہو؟ ملک الموت نے عرض کیا وہ آسمانِ دنیا میں ہیں اور فرشتے ان سے آپ ﷺ کی تعزیت کرتے ہیں۔

پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے جبرائیل (علیہ السلام)! یہ دنیا سے کوچ کا وقت ہے تم جو کچھ اللہ عزوجل کے پاس میرے لئے ہے اس کی بشارت دو۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا اے حبیب خدا ﷺ! آپ ﷺ خوش ہو جائیں کہ میں آسمانوں کے دروازے کھلے چھوڑ کر آیا ہوں، فرشتے صف در صف سلامتی کی دعائیں مانگتے ہیں اور خوشبو میں بسے آپ ﷺ کی روح مبارک کے استقبال کے منتظر ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تمام تعریفیں اللہ عزوجل ہی کے لئے ہیں تم مجھے اور خوشخبری دو۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا جنتوں کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور اس کی نہریں جاری ہیں، اس کے درخت ہرے بھرے ہیں اور حوریں آراستہ ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تمام تعریفیں رب تعالیٰ کے لئے ہیں مجھے اور کچھ خوشخبری دو۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا آپ ﷺ سب سے قبل شفاعت فرمانے والے ہوں گے اور آپ ﷺ کی شفاعت قبول ہو گی۔ حضور نبی کریم ﷺ

نے فرمایا تمام تعریفیں میرے رب کے لئے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے چند مزید سوالات کئے اور پھر فرمایا اے ملک الموت! تم اپنا کام کرو۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ ﷺ کو غسل کون دے گا اور کفن کن کپڑوں میں ہو گا، آپ ﷺ کی نماز کون پڑھے گا اور قبر میں کون اتارے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا اے علی (رضی اللہ عنہ)! مجھے غسل تم دو گے اور پانی فضل بن عباس رضی اللہ عنہما ڈالیں گے اور جبرائیل علیہ السلام اس وقت تمہارے ساتھ ہوں گے۔ جب تم میرے غسل سے فارغ ہو چکو تو مجھے تین نئے کپڑوں میں کفن دینا اور پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے جنتی خوشبو لگائیں گے، جب تم مجھے چارپائی پر لٹا چکو تو پھر مجھے مسجد میں رکھ کر چلے جانا کہ سب سے پہلے اللہ رب العزت مجھ پر درود بھیجے گا اور پھر جبرائیل، پھر میکائیل، پھر اسرافیل علیہم السلام اور پھر دیگر ملائکہ مجھ پر درود بھیجیں گے اس کے بعد تم صف در صف آنا اور مجھ سے آگے کوئی نہ بڑھے۔

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا آج جدائی کا دن ہے پھر میری اور آپ ﷺ کی ملاقات کہاں ہو گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا تم مجھ سے میزان کے پاس ملو گی جہاں میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا اگر وہاں نہ پا سکوں تو پھر کہاں ملوں گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا تم مجھے پل صراط کے پاس پاؤ گی جہاں میں اپنے رب کے حضور پکاروں گا اے میرے رب! میری امت کو آگ سے سلامتی کے ساتھ گزار دے۔ (معجم الکبیر)

واقعہ نمبر ۸۳

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سن رکھا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم تندرستی کی حالت میں اکثر فرماتے تھے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کو اختیار دیا گیا ہے وہ چاہیں تو موت کو قبول کریں چاہیں تو حیاتِ دنیا کو قبول کریں پھر وصال سے قبل آپ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار فرماتے تھے ان لوگوں کے ساتھ جن پر اللہ کا انعام ہوا اور کبھی یہ فرماتے اللہ سب سے بڑا رفیق ہے اور کبھی لا الہ الا اللہ پڑھتے تھے۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو میں نے سمجھ لیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخرت کو قبول کر لیا۔ (بخاری)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وصال سے قبل حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک ایسا معلوم ہوتا تھا گویا قرآن کا کوئی ورق ہو یعنی چہرہ مبارک سفید ہو گیا تھا۔ (بخاری)

ملک الموت نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح قبض کرنا شروع کی اور جب روح ناف تک پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیسا سختی کا وقت ہے؟ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بے چین ہو کر کہا ہائے میرے بابا جان کی تکلیف۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کے بعد تمہارے باپ کو کوئی تکلیف نہ ہو گی۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک جسم اطہر سے جدا ہو گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کے مطابق حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے غسل دیا اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کی معیت میں قبر پرنور میں اتارا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین سے فارغ ہونے کے بعد جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ گھر لوٹے تو حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے

پوچھا اے ابوالحسن (رضی اللہ عنہ)! کیا آپ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کو دفن کر دیا؟ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ہاں میں جواب دیا۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آپ رضی اللہ عنہ کے دل نے کیسے گوارا کر لیا کہ آپ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ پر مٹی ڈالو اور کیا آپ رضی اللہ عنہ کے سینہ میں معمولی سا بھی رحم نہ آیا اور کیا وہ بھلائی کی بات کہنے والے نہ تھے؟ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! اللہ عزوجل کا حکم ٹالا نہیں جا سکتا۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے روتے ہوئے کہا اب جبرائیل علیہ السلام کبھی بھی نہیں آئیں گے۔

(معجم الکبیر)

حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں یہ اختلاف ہوا کہ آپ ﷺ کو کہاں دفن کیا جائے؟ کچھ لوگوں کا کہنا تھا کہ مسجد نبوی میں تدفین ہونی چاہئے اور کچھ کی رائے تھی کہ جنت البقیع میں دفن کیا جانا چاہئے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس موقع پر فرمایا میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ نبی کی وفات جس جگہ ہوتی ہے اسے اسی جگہ دفن کیا جاتا ہے چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ کو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں جہاں آپ ﷺ کا وصال ہوا تھا قبر مبارک تیار کر کے دفن کیا گیا۔ (ابن ماجہ)

حضور نبی کریم ﷺ کا وصال ہوا تو حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا بابا جان! اللہ عزوجل نے آپ ﷺ کو اپنے پاس بلا لیا اب آپ ﷺ جنت میں مقیم ہیں اور اللہ عزوجل سے بے حد قریب ہیں۔

واقعہ نمبر ۸٤

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی قلبی کیفیت

دل میں یاد ان کی نگاہوں صورت ان کی
زندگی بن کے ملی ہم کو محبت ان کی
وہ تو ہر عہد میں سارے جہانوں کے نبی
ہے سمیٹے ہوئے کونین کو وسعت ان کی

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بے حال تھے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار کو میان سے نکال لیا تھا اور اعلان کرتے تھے کہ جس نے کہا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہو گیا ہے میں اس کا سر قلم کر دوں گا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ شدتِ غم سے نڈھال تھے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی حالت بھی بے حد خراب تھی مگر جو صدمہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پہنچا تھا وہ بیان سے باہر تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت بابرکت میں تربیت پائی تھی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ رضی اللہ عنہا کے والد بزرگوار تھے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد آپ رضی اللہ عنہا اکثر رویا کرتی تھیں اور کہتی تھیں ہائے ابا جان! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رب کو پیارے ہو گئے اور خلد کے باغات میں آرام پذیر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیج رہا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا تو حضرتِ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا شدتِ غم سے نڈھال تھیں اور فرماتی تھیں ہائے بابا جان!

آپ ﷺ نے اپنے رب کے بلاوے کو قبول کر لیا، ہائے بابا جان! آپ ﷺ کا قیام جنت الفردوس میں ہوا، ہائے بابا جان! ہم جبرائیل علیہ السلام کو تعزیت دیتے ہیں۔ پھر جب حضور نبی کریم ﷺ کو دفن کر دیا گیا تو خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا اے انس (رضی اللہ عنہ)! کیا تمہارے دلوں نے گوارا کر لیا کہ تم رسول اللہ ﷺ پر مٹی ڈالو۔ (بخاری)

حضرت ابوجعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد کبھی حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہا مرض الموت میں مبتلا ہوئیں اور بیماری نے شدت اختیار کر لی۔

حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے چہرے کی مسکراہٹ چلی گئی اور پھر آپ رضی اللہ عنہا کو کسی نے کبھی ہنستے ہوئے نہ دیکھا۔

(مدارج النبوۃ)

حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا زیادہ وقت عبادتِ الٰہی میں بسر ہونے لگا اور آپ رضی اللہ عنہا اپنے بچوں پر خصوصی توجہ دینے لگیں اس دوران حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بہت کوشش کی کہ آپ رضی اللہ عنہا کسی طرح دوبارہ زندگی کی جانب لوٹ آئیں مگر آپ رضی اللہ عنہا کے گریہ میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا گیا یہاں تک کہ موت کا بلاوا آپ رضی اللہ عنہا کے لئے بھی آ گیا۔

واقعہ نمبر ۸۵

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی قبر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آمد

لا یمکن الثناء کما کان حقہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین کے بعد قبر مبارک پر تشریف لائیں اور آپ رضی اللہ عنہا نے قبر مبارک کی خاک کو مٹھی میں لیا اور انہیں اپنے آنکھوں پر لگاتے ہوئے زاروقطار رونا شروع کر دیا اور کہنے لگیں جس کو احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مزارِ اقدس کی یہ خوشبودار مٹی ملے اس کو زمانہ بھر کی خوشبوئیں پسند نہیں آئیں گی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے جو سخت مصیبت مجھ پر آئی ہے اگر وہ دن پر آجاتی تو وہ رات بن جاتے۔

(مدارج النبوۃ)

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جب دوسری مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر نور پر حاضر ہوئیں تو آپ رضی اللہ عنہا نے ذیل کے اشعار پڑھے:

اِذَا اشْتَدَّرَتْ قَبْرَكَ بَاكِيًا

اَنُوَاعَ وَاَشْكُرُمَا اَرَاكَ مَجَابِيًا

"جب شوقِ ملاقات میں شدت کی کیفیت پیدا ہو تو میں روتے ہوئے آپ کی قبر کی زیارت کے لئے آجاتی ہوں اور شکوہ کرتی ہوں اور دیکھتی ہوں کہ آپ کوئی جواب نہیں دیتے۔"

يَـا سَـاكِنِ ابَطْـحَـا اِعْلَمْتَنِي الْبُكَـاءَ

وَذِكْـرُكَ اِنسَـانِـىْ جَـمِيْعَ الْمَصَـائِبَـا

''اے قبر پرنور میں آرام فرمانے والے! میرے گریہ کو دیکھ کہ ان مصائب میں تیری یاد ہی میرے قلب کا سکون ہے۔''

فَـاِنْ كُـنْـتَ عَـنِّى فِى التُّـرَابِ مِغَيَّبًـا

فَـمَـا كُـنْـتَ عَـنْ قَـلْبِى الْـحَزِيْنِ بِغَائِبًا

''آپ بظاہر مجھ سے (دور) قبر کی مٹی میں پوشیدہ ہیں مگر میرے قلب سے پوشیدہ نہیں ہیں۔''

كَـفِـىْ عَـلَـى زَفْـرَاقِهَـا مَحْبُوْسَةً

يَـا لَيْتَهَـا خَـرَجَـتْ مَعَ الـذَّفَـوَاتِ

''میری جان درد وغم اور رنج والم میں قید ہے اے کاش یہ جان درد وغم کے ساتھ ہی نکل جاتی۔''

لَا خَيْـرَ بَـعْـدَكَ فِى الْـحَيٰـوةَ وَاِنَّـمَـا

اَبْـكِـى فَـخَـافَةَ اَنْ تَـطُـوَّلَ حَيَـاتِـىْ

''آپ کے بعد زندہ رہنے کا کوئی فائدہ نہیں اور میں اس خوف سے نہیں روتی کہ کہیں میری زندگی طویل نہ ہو جائے۔''

(مدارج النبوۃ)

واقعہ نمبر ۸۶

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے غم میں لوگوں کی شمولیت

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی کے غم میں اس قدر غمگین تھیں کہ آپ رضی اللہ عنہا کے غم سے دوسرے لوگ بھی متاثر ہوئے اور انہوں نے جو اشعار آپ رضی اللہ عنہا سے منسوب کر کے کہے وہ طبقات ابن سعد میں منقول ہیں۔

اَفَاطِمَ نَاصْبِرِیْ فَلَقَدْ اَصَابَتْ
وَزُرِیَّتَكِ التَّهَائِمِ نُجُوْدَا

''اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! صبر کرو بے شک تمہارے غم نے دور کے لوگوں کو غمزدہ کر رکھا ہے۔''

اَشَابَ زَوَابَتِیْ اَذَكَ رُكْنِیْ
بَكَاؤُكِ فَاطِمَه الْمَیْتِ الْفَقِیْدَا

''اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! اس وصال پانے والے کے غم میں تیرے گریہ نے میرے بال سفید کر دیئے اور مجھے ضعیف کر دیا۔''

وَاَهْلَ الْبِرِّ وَالْاَبْحَارِ طِرًا
فَلَمْ تَحْظِیْ مُصِیْبَةٍ وَحِیْدًا

''اور خشکی وتری والے سب اس غم میں شامل ہیں اور اس غم نے کسی کو تنہا نہیں چھوڑا۔''

واقعہ نمبر ۸۷

رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی نے جان دے دی

تو نے دیا مفہوم نمو کو
تو نے حیات کو معنی بخشے
تیرا وجود اثبات خدا کا
تو جو نہ ہوتا کچھ بھی نہ ہوتا

حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے غم میں آپ ﷺ کی اونٹنی نے کھانا پینا چھوڑ دیا تھا چنانچہ ایک رات وہ اونٹنی حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ملی تو اس نے کہا اے شہزادی رسول اللہ ﷺ! آپ رضی اللہ عنہا کو میرا سلام ہو۔ کیا آپ رضی اللہ عنہا اپنے والد گرامی کو کوئی پیغام دینا چاہتی ہیں؟ اگر آپ رضی اللہ عنہا نے انہیں کوئی پیغام دینا ہے تو دے دیں میں ان کے پاس جا رہی ہوں۔

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اونٹنی کی بات سنی تو بے اختیار رو پڑیں۔ اس اونٹنی نے اپنا سر آپ رضی اللہ عنہا کی گود میں رکھا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس اونٹنی نے اپنی جان آپ رضی اللہ عنہا کی گود میں دے دی۔

حضرت سیّدہ فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا کے کہنے پر اس اونٹنی کو کفن دے کر دفنا دیا گیا اور پھر تین دن بعد جب قبر کو کھولا گیا تو وہاں کوئی نشان باقی نہ تھا۔ (نزہۃ المجالس)

واقعہ نمبر ۸۸

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے وقت حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ یمن میں تھے۔ ایک رات انہوں نے ندائے غیبی سنی کہ اے معاذ (رضی اللہ عنہ)! تم سورہے ہو جبکہ حضور نبی کریم ﷺ مٹی کے نیچے مدفون ہو گئے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فوراً اٹھے اور بے چین ہو گئے۔ صبح جب تلاوتِ قرآن پاک کے لئے قرآن مجید کھولا تو آیہ مبارکہ انك ميّت وانّهم ميّتون پر نظر پڑی اور صبر کا دامن ہاتھ سے چھوٹ گیا۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رونے لگے اور مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہوئے اور شدتِ غم سے پکارتے تھے یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کہاں ہیں؟ کیا آپ ﷺ زمین پر ہیں یا زیرِ زمین ہیں؟

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ جب مدینہ منورہ کی حدود میں داخل ہوئے تو ایک جانب سے آواز سنائی دی ہر ذی نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ اس آواز کی جانب بڑھے تو وہ ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کی آواز تھی اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کی تصدیق کی۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے جب حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کی خبر سنی تو بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش آیا تو ان انصاری صحابی نے ایک خط پیش کیا جو حضرت

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھا اور اس پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر مبارک کندہ تھی جبکہ دستخط حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے تھے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اس نام مبارک کا بوسہ لیا اور پھر روتے ہوئے مدینہ منورہ میں داخل ہو گئے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے بعد ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے تعزیت کی اور پھر حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:

''السلام علیکم یا اہل بیت!''

اور پھر حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے تعزیت کی۔

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سنایا جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا تھا کہ میری جانب سے تم معاذ (رضی اللہ عنہ) کو یہ خبر دے دینا کہ اب وہ میرے علماء کے جلو میں حاضر ہو گا۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے تعزیت کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پرنور پر حاضری دی اور کافی دیر تک وہاں آنسو بہاتے رہے۔

واقعہ نمبر ۸۹

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی چادر کی برکت

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے شب و روز گریہ میں بسر ہونے لگے اور انہوں نے کھانا پینا بھی ترک کر دیا یہاں تک کہ بینائی بھی کمزور پڑ گئی اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ جسمانی قوت نے بھی جواب دینا شروع کر دیا۔ ایک روز رات کے اندھیرے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر پہنچے۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ان کی حالت دیکھی تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جدائی کے غم میں مبتلا ہوں اور آپ رضی اللہ عنہا کے پاس اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ شاید کچھ کھانے کو مل جائے۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے بلال (رضی اللہ عنہ)! اللہ عزوجل کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میرے گھر میں اس وقت کچھ بھی کھانے کو نہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہا نے قدرے توقف کے بعد فرمایا کہ میں تمہیں اپنی چادر اوڑھاتی ہوں اس کی برکت سے تمہیں بھوک اور پیاس کا احساس بھی نہ ہوگا اور پھر حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں اپنی چادر اوڑھا دی اور پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بھوک کا شائبہ بھی نہ رہا اور وہ وہاں سے رخصت ہو گئے۔

واقعہ نمبر ۹۰

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مطالبہ میراث

حضور نبی کریم ﷺ کے ظاہری وصال کے بعد حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو امیر المومنین منتخب ہو چکے تھے ان سے حضور نبی کریم ﷺ کے ترکہ سے میراث کا مطالبہ کیا۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مطالبہ میراث کے متعلق کتب سیر میں کئی روایات منقول ہیں اس سلسلے میں کچھ مستند روایات ذیل میں بیان کی جا رہی ہیں۔

(۱) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہوں نے مطالبہ کیا کہ فدک کی زمین اور خیبر سے انہیں میراث کا حصہ دیا جائے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے سن رکھا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں بنتا اور ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے نہ کہ اس مال سے محمد ﷺ کی آل کھائے اور اللہ عزوجل کی قسم! میں اپنے عزیز و اقارب کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے سے زیادہ اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے عزیز و اقارب کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤں۔ (بخاری)

(۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور کہا اگر آپ رضی اللہ عنہ کا وصال ہو جائے تو آپ رضی اللہ عنہ کا وارث کون ہوگا؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا میری اولاد۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا پھر میں اپنے والد بزرگوار کی وارث کیوں نہیں ہو سکتی؟ حضرت ابوبکر صدیق

رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے سن رکھا ہے کہ ہم انبیاء کرام علیہم السلام کوئی وراثت نہیں چھوڑتے۔ ہاں! میں اس کی غمخواری کروں گا جس کی غمخواری حضور نبی کریم ﷺ کرتے رہے اور میں اس پر ضرور خرچ کروں گا جس پر حضور نبی کریم ﷺ خرچ کرتے رہے ہیں۔ (ترمذی)

۳ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھ سے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، آپ ﷺ کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور انہوں نے مطالبہ کیا کہ اللہ عزوجل نے جو مال بطورِ فئی رسول اللہ ﷺ کو عطا کیا اور جسے آپ ﷺ چھوڑ گئے اس میں سے میرا حصہ مجھے دیا جائے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کا فرمان سن رکھا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں بنتا یعنی انبیاء علیہم السلام کا مال کسی کی وراثت نہیں بنتا اور ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو ناراض ہوگئیں اور انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا اور پھر یہ سلسلہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے وصال تک جاری رہا۔ حضور نبی کریم ﷺ کے بعد حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا چھ ماہ تک اس دنیا میں رہیں۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مطالبہ تھا کہ حضور نبی کریم ﷺ خیبر، فدک اور مدینہ منورہ میں جو کچھ چھوڑ گئے ہیں اس میں سے ان کا حصہ دیا جائے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ جس عمل کو حضور نبی کریم ﷺ انجام دیا کرتے تھے میں اس میں سے کسی کو بھی ترک نہیں کروں گا اور میں وہی کام کروں گا جو آپ ﷺ کیا کرتے تھے اور میں آپ ﷺ کے عمل میں سے کسی بھی عمل کو ترک نہیں کروں گا کہ مجھے خوف ہے کہ کہیں میں راہِ حق سے دور نہ ہو جاؤں۔ (بخاری)

۴ حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا وراثت کے مطالبہ کے لئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب اللہ عزوجل کسی نبی کو موت کا ذائقہ چکھائے گا تو وہ مال اس کے لئے ہے جو ان کا قائم مقام ہو۔

(ابوداؤد)

۵ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد امہات المومنین رضی اللہ عنہن نے وراثت کا مطالبہ کرنے کے لئے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو اپنے نمائندہ کے طور پر بھیجنے کا ارادہ کیا تو میں نے ان سے کہا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ہم انبیاء علیہم السلام کوئی وراثت نہیں چھوڑتے اور ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے۔ (بخاری)

۶ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے امہات المومنین رضی اللہ عنہن کی جانب سے وراثت کے مطالبہ پر کہا کیا تم اللہ عزوجل سے نہیں ڈرتیں؟ کیا تم نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نہیں سنا کہ ہم انبیاء علیہم السلام وراثت نہیں چھوڑتے اور ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے اور یہ مال آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کے قائم مقام اور ان کے مہمانوں کے لئے ہے، جب ہم اس دنیا سے کوچ کریں گے تو یہ مال اس کے ہاتھ میں ہوگا جو ہمارے بعد خلیفہ منتخب ہوگا۔ (ابوداؤد)

واقعہ نمبر ۹۱

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے راضی ہونا

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے وراثت کے معاملہ پر کوئی ناراضگی نہ تھی۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی علالت کے دوران حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے اور دروازے پر کھڑے ہو کر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ وہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی عیادت کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا ابوبکر (رضی اللہ عنہ) آئے ہیں اور وہ آپ رضی اللہ عنہا کی عیادت کے لئے اجازت طلب کرتے ہیں؟ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کیا آپ رضی اللہ عنہ پسند کرتے ہیں میں انہیں اجازت دوں؟ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تو پھر انہیں آنے کی اجازت ہے چنانچہ اجازت ملنے کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اندر تشریف لائے اور آپ رضی اللہ عنہا کی عیادت کی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے اپنا گھربار، مال و دولت، اہل و عیال سب اللہ عزوجل اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل بیت کی رضا اور ان کی محبت میں چھوڑ دیئے۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو راضی ہو گئیں۔

ایک روایت کے مطابق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دروازے پر تشریف لائے اور کہا میں یہاں سے اس وقت تک نہیں جاؤں گا جب تک کہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے راضی نہ ہو جائیں گی۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو قدم دے کر کہا کہ وہ راضی ہو جائیں اور پھر حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا راضی ہو گئیں۔

واقعہ نمبر ۹۲

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا اپنے وصال سے باخبر ہونا

(۱) ام المومنین حضرت ام سلمٰی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جب اپنے مرض الموت میں مبتلا ہوئیں تو میں ان کی تیمارداری کے لئے گئی۔ پھر دورانِ مرض میں نے ایک دن دیکھا کہ ان کی حالت قدرے بہتر ہے اور اس وقت حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کسی کام کی غرض سے گھر سے باہر تھے۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا اماں! میرے غسل کے لئے پانی لائیں۔ میں پانی لائی تو آپ رضی اللہ عنہا نے غسل کیا اور میں نے دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہا نے بہترین غسل کیا۔ غسل کرنے کے بعد آپ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا اماں! میرے لئے نیا لباس لائیں۔ میں نے انہیں نیا لباس دیا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے وہ لباس زیب تن کیا اور پھر قبلہ رخ ہو کر لیٹ گئیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہا نے اپنا ہاتھ مبارک رخسار کے نیچے رکھ لیا اور فرمایا اماں! میرا وصال ہونے والا ہے اور میں پاک ہو چکی ہوں لہٰذا مجھے کوئی عریاں نہ کرے۔ پس اسی حالت میں آپ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا۔ پھر حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ گھر تشریف لائے اور انہیں آپ رضی اللہ عنہا کے وصال کی خبر دی گئی۔

(مسند احمد)

(۲) روایات کے مطابق حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے وصال کے دن جب گھر تشریف لائے تو دیکھا کہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے باوجود بیماری کے آٹا گوندھا اور روٹیاں پکائی تھیں اور حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ اور بچوں کے کپڑے

دھو رکھے تھے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے تمہیں کبھی دو کام اکٹھے کرتے نہیں دیکھا اور آج تم نے دو کام اکٹھے کئے ہیں؟

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آج رات مجھے خواب میں والد بزرگوار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت باسعادت نصیب ہوئی اور میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے منتظر ہیں۔ میں نے عرض کیا بابا جان! میری جان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جدائی کے غم میں مبتلا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! میں بھی تمہارا منتظر ہوں چنانچہ اس خواب کے بعد میں نے جان لیا کہ میرا اس دنیا میں یہ آخری دن ہے اور اب میں اس دنیا سے عنقریب جانے والی ہوں۔ میں نے روٹیاں اس لئے پکائی ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ میرے غم میں مبتلا ہوں گے اور مبادا کہیں میرے بچے بھوکے نہ رہ جائیں اور کپڑے اس لئے دھو دیئے کہ میرے بعد نجانے کپڑے کون دھوئے گا؟

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جب خاتونِ جنت کی یہ باتیں سنیں تو ان کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو گئے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جدائی کے بعد اب ایک غمخوار بیوی، دختر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، خاتونِ جنت بھی ان سے جدا ہونے والی تھیں اور یہ آپ رضی اللہ عنہ کے لئے کسی کاری زخم سے کم نہ تھا۔

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی حالت دیکھی تو فرمایا اے علی (رضی اللہ عنہ)! صبر سے کام لیں اور غم نہ کریں بے شک اللہ عزوجل صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

واقعہ نمبر ۹۳

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی آخری مسکراہٹ

جتنے سوال عشق نے آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کئے
ایک سے بڑھ کر ایک دیا سب نے جواب ریت پر

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری وصال کے بعد کسی نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس سے مروی ہے فرماتی ہیں میں نے حبش میں دیکھا تھا کہ وہ جنازے پر شاخیں باندھ کر اسے ایک ڈولی کی صورت بنا دیتے ہیں اور اس پر پردہ ڈال دیتے ہیں۔ پھر میں نے کھجور کی شاخیں منگوا کر ان پر کپڑا تان کر خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دکھایا تو آپ رضی اللہ عنہا کے لبوں پر مسکراہٹ آ گئی اور یہ آپ رضی اللہ عنہا کی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد پہلی اور آخری مسکراہٹ تھی۔

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا میرے جنازہ بھی یوں اٹھایا جائے اور بے پردگی نہ ہونے دی جائے۔ (حلیۃ الاولیاء)

واقعہ نمبر ۹۴

حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کو روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھیجنا

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس فرماتی ہیں حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا فلاں مقام پر کھانا لگا دو اور جب تک میرے بیٹے کھانا نہ کھالیں تم میرے پاس نہ آنا۔ کچھ دیر بعد حسنین کریمین رضی اللہ عنہم تشریف لائے اور جب میں نے انہیں کھانا پیش کیا تو انہوں نے کھانے سے انکار کر دیا اور کہا ہم نے آج تک اپنی والدہ کے بغیر کھانا نہیں کھایا اور کیا وجہ ہے کہ آج آپ رضی اللہ عنہا ہمیں ان کے بغیر کھانا کھلانا چاہتی ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے کہا آج ان کی طبیعت قدرے ناساز ہے لہٰذا آپ دونوں بھائی کھانا کھالو۔ حسنین کریمین رضی اللہ عنہم نے فرمایا ہم اپنی والدہ کے بغیر کھانا نہیں کھا سکتے اور پھر وہ دونوں اپنی والدہ کے پاس چلے گئے۔

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بچوں کو دیکھا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا انہیں ان کے نانا جان کے روضہ مبارک پر لے جائیں۔ پھر حسنین کریمین رضی اللہ عنہم سے فرمایا تم اپنے نانا جان کے روضہ مبارک کی زیارت کر آؤ۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کا ہاتھ پکڑا اور انہیں روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لے گئے۔ کچھ دیر بعد دونوں شہزادے روتے ہوئے لوٹ آئے اور وہ کہہ رہے تھے ہمیں اپنی والدہ کا آخری دیدار کرنے دیں۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ انہیں سمجھا رہے تھے کہ ان کی طبیعت ناساز ہے مگر وہ کہہ رہے تھے جب ہم نانا جان کے روضہ

پر پہنچے تو ہمارے کانوں میں یہ آواز آئی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی آواز آئی جو فرما رہے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کہتے ہیں فاطمہ رضی اللہ عنہا کے یتیم آئے ہیں اور یہ قیامت کے دن کے شفیع ہوں گے اور نانا جان فرما رہے تھے میرے جگر کے ٹکڑے آئے ہیں۔ پھر جب ہم نے السلام علیک یا رسول اللہ ﷺ کہا تو قبر مبارک سے آواز آئی میرے بیٹو! تم گھر لوٹ جاؤ اور اپنی والدہ کا آخری دیدار کرلو کہ ہم انہیں انبیاء کرام علیہم السلام کے گروہ کے ہمراہ لینے آئے ہیں۔

پھر حسنین کریمین رضی اللہ عنہم نے روتے ہوئے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پکارا امی جان! اپنی آنکھیں کھولیں اور ہمارے حال پر نگاہ دوڑائیں۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آنکھیں کھولیں اور اپنی بانہیں پھیلا کر حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کو اپنی آغوش میں لے لیا اور فرمایا میرے بعد نجانے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہا نے اپنی دونوں بیٹیوں حضرت سیّدہ زینب اور حضرت سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہن کو بلایا اور ان کو بھائیوں کے سپرد کیا اور ایک مرتبہ پھر پیار کرنے کے بعد حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کو دوبارہ روضہ رسول اللہ ﷺ پر بھیج دیا۔

تجھے واسطہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا
میری لاج رکھ لو دو عالم کے والی

واقعہ نمبر ۹۵

امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے دعا کرنا

خیرات مجھے اپنی محبت کی عطا کر
آیا ہوں بڑی دور سے بادامانِ دریدہ

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس فرماتی ہیں حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے فرمایا کہ میں ان کے حجرہ سے باہر چلی جاؤں چنانچہ میں باہر چلی گئی اور آپ رضی اللہ عنہا نے بارگاہِ الٰہی میں مناجات شروع کر دیں۔ میں نے حجرہ کے دروازہ پر کان لگائے تو آپ رضی اللہ عنہا کو کہتے ہوئے سنا:

"اے اللہ! میرے والد بزرگوار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے سے اور اس شوق کے صدقے سے جو وہ میری ملاقات کا رکھتے ہیں اور علی رضی اللہ عنہ کے دردِ دل کے صدقے سے جو میری جدائی کے غم میں مبتلا ہیں اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کے اس غم کے صدقے سے جو انہیں میری جدائی کی صورت میں انہیں ملنے والا ہے اور میری چھوٹی چھوٹی بچیوں کے صدقہ سے جو میرے غم کو برداشت نہ کر پائیں گی تو میرے بابا جان کی گنہگار امت کو بخش دے اور ان کے حال پر رحم فرما اور ان سے عفوو درگزر کا معاملہ فرما۔"

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے آپ رضی اللہ عنہا کی دعا سنی تو بے اختیار میری چیخ نکل گئی۔ (روضۃ الشہداء)

واقعہ نمبر ۹٦

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وصیتیں

مضمر تیری تقلید میں عالم کی بھلائی
میرا یہی ایمان ہے یہی میرا عقیدہ

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے وصال سے قبل حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو تین وصیتیں کیں۔

۱۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ آپ رضی اللہ عنہ میرے وصال کے بعد حضرت امامہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لیں گے۔

۲۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میرا جنازہ پر کسی نامحرم کی نگاہ نہ پڑے لہٰذا میرے جنازہ ایک ڈولی کی مانند کھجور کی شاخیں اس کے گرد باندھ کر کے اس پر پردہ ڈال دیا جائے۔

۳۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا میری تدفین رات کے وقت عمل میں لائی جائے۔

(حلیۃ الاولیاء)

واقعہ نمبر ۹۷

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا وصال

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری وصال کے قریباً چھ ماہ بعد ۳ رمضان المبارک ۱۱ھ بروز منگل اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔

محمد بن عمر الواقدی کی سند سے امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے ''مستدرک'' میں روایت بیان کی ہے کہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ۳ رمضان المبارک کو اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا اور اس وقت آپ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک قریباً ۲۹ برس تھی۔ (مستدرک الحاکم)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا وصال حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری وصال کے چھ ماہ بعد ہوا۔

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے وصال سے قبل حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے غسل کا پانی منگوایا اور پھر خود غسل کیا۔ غسل کرنے کے بعد آپ رضی اللہ عنہا نے کفن منگوایا ورحنوط کی خوشبو لگائی اور پھر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو وصیت کی کہ میرے وصال کے بعد مجھے کوئی نہ کھولے اور اسی کفن میں میری تدفین کی جائے۔ (حلیۃ الاولیاء)

ایک اور روایت کے مطابق حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وصال سے قبل حضرت سماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس سے کہا اب میرا وصال ہو جائے گا اور تم اور علی (رضی اللہ عنہ) مجھے غسل ینا اور تمہارے علاوہ کوئی میرے نزدیک نہ آئے چنانچہ جب آپ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا تو ضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس نے غسل دیا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ان کی معاونت ی۔ (حلیۃ الاولیاء)

واقعہ نمبر ۹۸

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ اور تدفین

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ کس نے پڑھائی اس کے متعلق مختلف روایات پائی جاتی ہیں۔ایک قول کے مطابق آپ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب نے پڑھائی۔ ایک اور قول کے مطابق آپ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے پڑھائی جبکہ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق آپ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ ذیل میں ہم حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ کے متعلق روایات میں سے چند ایک کا مختصراً ذکر کرتے ہیں۔

❶ حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا بنت عبدالرحمٰن فرماتی ہیں حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب نے پڑھائی اور حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں قبر میں اتارا۔ (طبقات ابن سعد)

❷ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ (طبقات ابن سعد)

❸ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مرفوعاً مروی ہے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ (طبقات ابن سعد)

❹ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ جنازہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پڑھائی اور انہوں نے نمازِ

جنازہ چار تکبیروں کے ساتھ پڑھائی۔ (طبقات ابن سعد)

۵ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جب علیل ہوئیں تو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس سے فرمایا کیا آپ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ جب چارپائی پر میت اٹھائی جاتی ہے تو میت کی بے پردگی ہوتی ہے؟

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس نے عرض کیا بے شک ایسا ہی ہوتا ہے۔ پھر انہوں نے عرض کیا میں آپ رضی اللہ عنہا کے لئے ایسی کھاٹ بناؤں گی جیسی میں نے حبشہ میں دیکھی تھی۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تو پھر مجھے بنا کر دکھاؤ؟

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس نے مدینہ کے گلی کوچوں سے کھجوروں کی تازہ شاخیں منگوائیں اور ایک چارپائی پر ایک گہوارہ نما نعش بنائی جو اسلام میں ایک نئی چیز تھی جسے دیکھ کر آپ رضی اللہ عنہا مسکرا دیں۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس فرماتی ہیں میں نے آپ رضی اللہ عنہا کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد پہلی مرتبہ مسکراتے دیکھا تھا۔ پھر جب آپ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا تو ہم نے رات کے وقت جنازہ اٹھایا اور رات کے وقت ہی تدفین عمل میں آئی۔

(مستدرک الحاکم)

۶ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سعید بن عفیر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا وصال ۳ رمضان المبارک ۱۱ھ کو ہوا اور اس وقت آپ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک ستائیس برس تھی اور آپ رضی اللہ عنہا کی تدفین رات کے وقت ہوئی۔

واقعہ نمبر ۹۹

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی قبر کے متعلق مختلف روایات

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی تدفین کس جگہ ہوئی اس کے متعلق بھی دو قول پائے جاتے ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا کو جنت البقیع میں مدفون کیا گیا اور ایک قول یہ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کے خاص جوار میں مدفون کیا گیا۔

بیشتر مورخین اس بات پر متفق ہیں حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جنت البقیع میں حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کے قبہ میں دفن کیا گیا کہاں تمام اہل بیت آسودۂ خاک ہیں اور پھر جنت البقیع کے تمام مزارات اور قبوں کو ۱۳۴۳ھ میں شہید کر دیا گیا۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ان کے گھر میں ہی مدفون کیا گیا جو مسجد نبوی میں ہے اور قبہ عباسی کے نام سے منسوب ہے اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے بقیع کی زیارت میں اس مسجد کا ذکر کیا ہے اور اس مسجد میں نماز پڑھنے کی وصیت بھی کی ہے۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد تنہائی اختیار کر لی تھی اور آپ رضی اللہ عنہا کا میل جول بھی محدود ہو گیا تھا اور آپ رضی اللہ عنہا جنت البقیع کے نزدیک ایک گھر میں مقیم ہو گئی تھیں جسے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے خریدا تھا۔ (مدارج النبوۃ)

واقعہ نمبر ۱۰۰

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی قلبی کیفیت

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا وصال حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے لئے کسی عظیم سانحہ سے کم نہ تھا اور آپ رضی اللہ عنہ کے اس غم میں آپ رضی اللہ عنہ کے بچے بھی شریک تھے جو ابھی کم سن تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ بچوں کو صبر کی تلقین کرتے تھے اور اکثر و بیشتر انہیں یاد کیا کرتے تھے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی یاد میں کچھ اشعار بھی کہے۔

حَبِیْبٌ لَیْسَ بَعْدَ لَهٗ حَبِیْبٌ

وَمَا سَرَاهُ فِیْ قَلْبِیْ نَصِیْبٌ

”مجھ سے وہ پیارا جدا ہو گیا جس کے بعد اب کوئی پیارا دکھائی نہیں دیتا اور میرے دل میں اس کے سوا کسی کا حصہ نہیں ہے۔“

اَرٰی عِلَلَ الدُّنْیَا عَلٰی کَثِیْرَةٌ

وَصَاحِبِهَا حَتّٰی الْحَمَادَةَ عَلِیْلٌ

”میں دنیا کے بہت سے مرض دیکھتا ہوں اور مریضوں کو بھی دیکھتا ہوں بلکہ مجھے تو موت بھی بیمار دکھائی دیتی ہے۔“

لِکُلِّ اجْتِمَاعٍ مِّنْ خَلِیْلَیْنِ فُرْقَةٌ

وَکُلُّ الَّذِیْ دُوْنَ الْفِرَاقِ قَلِیْلُ

”ہر ملاقات کے بعد جدائی ہے اور ہر وصل سوائے فراق کے کم ہے۔“

وَاِنُ افُتِقَادِیُ فَاطِمًا بَعُدَ اَحُمَدَ
دَلِیُلٌ عَلٰی اَنُ لَّا یَدُوُمَ خَلِیُلُ

''اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کی جدائی احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس بات کی دلیل ہے کہ کسی کا دوست ہمیشہ اس کے پاس نہیں رہتا۔''

(مستدرک الحاکم)

ایک اور روایت کے مطابق حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک پر حاضری کی سعادت حاصل کی اور ذیل کے اشعار پڑھے:

مَالِیُ مَرَرُتُ عَلَی الُقُبُوُرِ مُسُلِمًا
قَبُرَ الُحَبِیُبِ فَلَمُ یَرُدَّ جَوَابِیُ

''میری حالت کیسی ہے کہ میں قبروں پر سلام کرنے آتا ہوں مگر دوست کی قبر سے میرے سوال کا کوئی جواب نہیں آتا۔''

یَا قَبُرَ مَالِكٍ لَا تُجِیُبُ مُنَادِیًا
اَمَلَلُتِ بَعُدِیُ خُلَّةَ الْاَحُبَابِ

''اے قبر! تجھے کیا ہوا کہ تو پکارنے والے کو جواب نہیں دیتی کیا تو احباب کی محبت سے رنجیدہ ہوگئی۔''

سیرتِ فرزند ہا از امہات
جوہر صدق و صفا از امہات
مزرعِ تسلیم را حاصل بتول رضی اللہ عنہ
مادراں را اسوۂ کامل بتول رضی اللہ عنہ
ہوشیار از دستبردِ روزگار
گیر فرزندانِ خود را درکنار
فطرت تو جذبہ ہا وارد بلند
چشم ہوش از اسوۂ زہرا رضی اللہ عنہا مبند
تا حسینے رضی اللہ عنہ شاخِ تو بار آورد
موسم پیش بگلزار آورد
اگر پندے ز درویشے پذیری
ہزار امت تو نہ میری
بتولے باش و پنہاں سو ازیں عصر
کہ در آغوش شبیرے بگیری

(علامہ محمد اقبال)

حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے
۱۰۰ سو واقعات
مرتب: محمد محسن
شاکر پبلی کیشنز لاہور